فرمودات

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

ترتیب و تدوین:

احمد علی محمودیؔ

زیر نگرانی:

آصف حمید

ناظم شعبہ سمع و بصر

مکتبہ خُدّامُ القُرآن لاہور

36 کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون : 3-35869501

maktaba@tanzeem.org

جملہ حقوق بحق مرکزی انجمن خدام القرآن اور دین حق ٹرسٹ محفوظ ہیں!

مذکورہ بالا دونوں ادارے ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کی کتابوں، تحریروں اور اقتباسات کے ضمن میں اجازت دیتے ہیں کہ کوئی شخص یا پبلشر اگر ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کے علمی مواد کو شائع کرنا چاہتا ہے تو وہ اشاعت سے قبل چند ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے، قیمتاً فروخت کرنے یا مفت تقسیم کرنے کے لیے، تحریری اجازت بلا معاوضہ مذکورہ بالا دونوں اداروں میں سے کسی ایک سے ضرور حاصل کرلے۔ اگر کوئی فرد / پبلشر معین کردہ ضوابط کی خلاف ورزی کرے گا تو اُس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

نام کتاب ——— فرمودات ڈاکٹر اسرار احمدؒ

ترتیب وتدوین ——— احمد علی محمودی

طبع اول (نومبر 2021ء) ——— 1100

ناشر ——— ناظم نشر واشاعت، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مقامِ اشاعت ——— 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 35869501-3

مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت ——— 400 روپے

ISBN : 978 - 969 - 606 - 080 - 2

email:publications@tanzeem.org
website:www.tanzeem.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقدیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ !

ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ ایک عظیم مفکر، مدبر، مبشر، مصلح اور عبقری (Intellectual) شخصیت کے مالک تھے۔ موصوف کو بیسویں صدی عیسوی کے تحریر و تقریر اور بالخصوص درسِ قرآن کے میدان کا "مجدد" کہا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کی متاعِ عزیز تھے۔ وہ ایک وسیع المطالعہ اور عقابی نظر کی حامل شخصیت تھے۔ انہوں نے جس انداز میں اپنی زندگی کا ایک مقصد متعین کیا اور پھر پوری استقامت اور عزیمت کے ساتھ اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی پوری زندگی بسر کی، وہ ہمارے لیے بہترین مثال ہے۔ وہ جدید و قدیم علوم پر گہری نظر رکھتے اور اپنی بات بڑے سلیقے سے کہنے کا ہنر جانتے تھے۔ انہوں نے پوری کوشش کی کہ دین کے جس جامع تصور کو وہ درست سمجھتے ہیں، اسے لوگوں کے اذہان میں اتاریں اور اس کے مطابق ان کی تربیت کریں۔ اس لحاظ سے وہ بڑی ہمہ جہت شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی عظیم مقصد کی نذر کر دیا۔

ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کی دینی خدمات کے کئی پہلو ہیں اور ان کے فکر کی بے شمار جہتیں ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ کھلتی چلی جا رہی ہیں۔ ان کی تمام جدّ و جُہد، حرکت و عمل اور تنظیم و تحریک کا محور اور فکر کا منبع و ماخذ کُل کا کُل قرآن حکیم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تفہیم کے لیے ان کی زبان کی گرہیں کھول دی تھیں، گویا قرآن کو ان کی زبان پر آسان کر دیا تھا۔ ان کے دروسِ قرآن کی صدا آج بھی پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم کے بیان میں ان کا کوئی ثانی اور مدِ مقابل نہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کو اِس بات کا بھی شعوری ادراک تھا کہ اُمّتِ مُسلمہ کے زوال کی اصل وجہ قرآن حکیم سے دوری ہے۔ جب اُمّت نے قرآن کے پیغام کو فراموش کر دیا تو وہ فقہی، مسلکی اور فروعی مسائل میں الجھ کر رہ گئی۔ یوں باہمی اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی

گئی اور قرآن سے اُمت کا تعلق محض اسے ایک مقدس کتاب سمجھ کر حصولِ ثواب اور ایصالِ ثواب تک محدود ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحبؒ نے عظمتِ قرآن کو اجاگر کیا اور اس بات کو باور کرایا کہ قرآن مجید کی صورت میں اُمّتِ مُسلمہ کے پاس کتنی عظیم نعمت موجود ہے' یہ نبی کریم ﷺ کا زندہ و جاوید معجزہ ہے۔ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قرآن کی طرف راغب کرنے کے لیے ڈاکٹر صاحبؒ نے حضورِ اَقدس ﷺ کی اس حدیثِ مبارک کو زبان زدِ عام کیا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَہٗ (صحیح بخاری) ''تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن کو سمجھیں اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیں''۔ ڈاکٹر صاحبؒ کی زندگی بلاشبہ شیخ سعدی شیرازیؒ کے اس شعر کا مصداق نظر آتی ہے کہ:۔

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم!

''مَیں نے اپنی زندگی کا کُل سرمایہ محبوب کی راہ میں نچھاور کر دیا۔ مَیں خوش ہوں اپنی بیتی ہوئی زندگی سے کہ مَیں نے واقعتاً بہت خوب کام کیا ہے۔''

ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قرآنی خدمات کے ضمن میں اوّلیت تو اُن کے دروسِ قرآن کو حاصل ہے۔ ان دروسِ قرآن کے ذریعے انہوں نے لاکھوں انسانوں کو متاثر کیا اور ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا۔ ڈاکٹر صاحبؒ اس اعتبار سے انتہائی خوش قسمت انسان تھے کہ انہیں ایسے رفقاءِ کار میسّر آئے جو آپ کے کام کو جدید انداز میں محفوظ کرتے رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحبؒ کے دروسِ قرآن مرکزی انجمن خدام القرآن کے شعبہ سمع و بصر میں آڈیوز' ویڈیوز' کیسٹس' سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کی صورت میں محفوظ ہیں جو کہ ایک انتہائی قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے دروس و خطابات شعبہ مطبوعات ترتیب و تدوین کے بعد کتابی صورت میں پیش کر چکا ہے۔ سوشل میڈیا پر دعوتِ قرآن کی نشر و اشاعت میں ان کیسٹس اور سی ڈیز کی مدد سے تیار کردہ قلیل مدت کی ویڈیوز نے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی مدد سے پوری دنیا میں لاکھوں انسان نورِ قرآن سے مستفید ہو رہے ہیں۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ ڈاکٹر صاحبؒ کی تمام کتب سے اختصار اور جامعیت کے ساتھ ایسا بحوالہ مواد اخذ کیا جائے کہ جسے پوسٹس کی صورت میں سوشل میڈیا پر نشر کیا جا سکے۔ چنانچہ

ناظم شعبہ سمع و بصر آصف حمید صاحب نے اس اہم ضرورت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک پراجیکٹ تشکیل دیا۔ مذکورہ پراجیکٹ میں ڈاکٹر صاحبؒ کی تمام کتب سے اقتباسات اخذ کرنے کی ذمہ داری آصف حمید صاحب نے راقم کے سپرد کی۔ راقم کو اس کام میں تقریباً ایک سال سے زائد کا عرصہ لگا اور اس دوران دو ہزار سے زائد اقتباسات اخذ کیے گئے۔ خوبصورت بات یہ ہے کہ ساتھ ہی ساتھ سوشل میڈیا پر ان اقتباسات کی اشاعت بھی شروع کر دی گئی، جس کو تنظیمی اور عوامی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ موقع و محل اور حالاتِ حاضرہ کی مناسبت سے جب یہ سدا بہار اقتباسات سوشل میڈیا پر نشر کیے جاتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ ڈاکٹر صاحبؒ کی کوئی تازہ تحریر ہے جو سامنے آئی ہے۔

ڈاکٹر صاحبؒ کی کتب سے اخذ کردہ مواد کو اب "فرمودات ڈاکٹر اسرار احمدؒ" کے عنوان سے کتابی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ کی تحریروں پر مشتمل یہ خوبصورت گلدستہ یقیناً ایک انمول تحفہ ہے۔ آصف حمید صاحب کی زیرِ نگرانی اس کتاب کی تیاری کے مراحل میں حافظ خالد محمود خضر صاحب اور اُن کے معاونین کے علاوہ شمیم خان صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ حقیر اور ان تمام حضرات کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر اس کتاب کو قبولیتِ عامہ کا درجہ عطا فرمائے۔ نیز یہ کتاب ڈاکٹر اسرار احمدؒ، ان کے اہل خانہ اور ہم سب کے لیے بہترین توشۂ آخرت ثابت ہو۔

خاکسار

احمد علی محمودیؔ غفرلہ

۲۶/اکتوبر ۲۰۲۱ء۔ بمطابق ۱۹ ربیع الاوّل ۱۴۴۳ھ

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	آخرت	9
2	اتحاد	15
3	اختتام و تکمیلِ رسالت	17
4	اسلاف	20
5	اسلام اور ایمان	22
6	اسلامی انقلاب	32
7	اسلامی خلافت	40
8	اقامتِ دین	42
9	اقوامِ عالم	64
10	الیکشن	76
11	اُمّت	78
12	انسان	83
13	انفاق فی سبیل اللہ	92
14	انقلابی فکر	95
15	اقدام اور تصادم	96
16	بندۂ مؤمن	100
17	بیعت	104
18	برزخ	108
19	پاکستان	110
20	توبہ	120
21	تنظیمِ اسلامی اور تحریکِ خلافت	123

22	تفرقہ	127
23	تعلیم وتربیت	129
24	تقویٰ	158
25	تسبیح باری تعالیٰ	161
26	تعلق مع اللہ	162
27	توحید	163
28	جنّت اور دوزخ	166
29	جہاد وقتال فی سبیل اللہ	167
30	حزب اللہ اور حزب الشیطان	174
31	حکمِ الٰہی	178
32	حسنِ سلوک	182
33	خطبۂ جمعہ	184
34	خطبات قائداعظم	185
35	دین ومذہب	191
36	دعا	194
37	دنیا	197
38	دعوت وتبلیغ	202
39	ذرائع ابلاغ	216
40	سمع وطاعت	219
41	سلسلۂ ارشاد	229
42	سائنس اور ٹیکنالوجی	233
43	صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ	236
44	عدل وقسط	248
45	عذابِ الٰہی	251
46	علماء کرام	253
47	عیدالاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی	256

48	عبادات	258
49	فقہ	261
50	فتنہ	262
51	کفروشرک	265
52	کشمیر	271
53	قرآن کریم	273
54	قُربِ الٰہی	307
55	قادیانیت	308
56	مرداورعورت	310
57	مشاورت	315
58	مغربی تہذیب	316
59	مطالباتِ دین	319
60	مقصدونصب العین	335
61	منکرینِ حدیث	342
62	منکرات	344
63	حضرت مہدی ومسیح	346
64	محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	349
65	نبوت ورسالت	359
66	نظریہ	363
67	نفاق اورمنافقین	366
68	نکاح	371
69	نیکی کی حقیقت	372
70	وقت	379
71	یہودی	380

آخرت

فلاحِ آخرت

❁ انقلاب آئے یا نہ آئے' نظام بدلے یا نہ بدلے' اگر اقامتِ دین کی جدّوجُہد کرتے ہوئے' اللہ کے حضور حاضری ہوگئی تو چاہے شہادت کی موت نصیب ہو یا چاہے ویسے ہی طبعی موت آئے' آخرت میں یقیناً نجات مل جائے گی۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 44' طبع اول اکتوبر 1995ء)

الحسیب

❁ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ''الحسیب'' بھی ہے' وہ قیامت کے دن ہر انسان کی دُنیوی زندگی کے تمام اعمال ہی نہیں بلکہ اس کی نیتوں' اس کے ارادوں اور اس کے محرّکاتِ عمل کا بھی پورا حساب لے گا' اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کو کسی جمع یا تفریق کی ضرورت نہیں ہوگی' جو ہمیں ہوتی ہے' اس کے کمپیوٹرز کا کوئی تصوّر انسان کر ہی نہیں سکتا۔ (نورِ فطرت اور نورِ وحی: صفحہ 26)

قیامت کا دن

❁ قیامت کا دن ہی ہار اور جیت' اور کامیابی و ناکامی کے اصل فیصلے کا دن ہے' جو اس دن کامیاب قرار پائے گا' وہی حقیقی کامیاب ہوگا اور جو اس روز ناکام قرار دے دیا گیا' وہی اصلاً ناکام ہوگا۔ (ایمان اور اس کے ثمرات: صفحہ 22' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

آخرت کی کامیابی

❁ افسوس کہ دنیا میں ایسے انسان تو پھر بھی بہت سے مل جاتے ہیں جو دنیا کے حصول کے لیے محنت و مشقت بھی کرتے ہیں اور راحت و آرام کو بھی تج دیتے ہیں' لیکن آخرت کی کامیابی کے حصول کے لیے اس طرزِ عمل کے اختیار کرنے والے بہت

ہی کم ہیں۔ (اثباتِ آخرت کے لیے قرآن کا استدلال: صفحہ 42، طبع اوّل: اپریل 1999ء)

آخرت پر یقین

❁ مسلمان کا آخرت پر جتنا یقین مستحکم ہوگا وہ اتنا ہی دین کے لیے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لیے تیار ہوگا۔ (بصائر: صفحہ 120، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

نیک اور مقبول بندے

❁ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے کسی نیک اور مقبول بندے کو دنیا میں کسی تکلیف میں اس لیے مبتلا کر دیتا ہے کہ اسے اس کی کسی خطا کا کفارہ بنا دے، تاکہ وہ آخرت کی سزا سے بچ جائے۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 17، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

جواب دہی

❁ ہر حرکت جو ہمارے اعضاء و جوارح سے ہو، وہ ہاتھ سے ہو، پاؤں سے ہو، یہاں تک کہ آنکھ کی حرکت کی بھی جواب دہی کرنی ہوگی۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 11، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

اصل زندگی

❁ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے، جس میں اس دنیا کی زندگی کے تمام اعمال ہی کا نہیں بلکہ نیتوں اور ارادوں کا بھی حساب کتاب ہوگا۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 24، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

شعوری فیصلہ

❁ جو شعوری طور پر فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں تو آخرت و عاقبت کو اپنی منزل سمجھ کر اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جدّ و جُہد کا آغاز کر رہا ہوں تو ایسا شخص پھر اللہ کی راہ میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 186، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

فکرِ آخرت

❁ ایک خاندان اور کنبے کے سربراہ کی حیثیت سے مرد پر اپنے اہل وعیال کے صرف نان نفقے ہی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ انہیں اللہ کے عذاب اور آخرت کی سزا سے بچانے کی فکر کرے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 50، طبع اوّل: مارچ 1978ء)

آخرت کا خوف

❁ دنیوی احتساب کا، قانون وتعزیر کا، جیل، کوڑوں اور پھانسی کا بھی خوف اپنی جگہ رہے، اس کی ہرگز نفی نہیں ہے، لیکن اصلاً آخرت کا خوف ہی مؤثر ترین خوف ہے۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 45، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

آخرت کا خزانہ

❁ جو شخص اپنی پونجی آخرت کے خزانے میں جمع کرائے گا، اس کا دل بھی ہر وقت آخرت کی فکر میں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص موت سے ڈرتا نہیں بلکہ خوشی خوشی اس کا استقبال کرتا ہے۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 58، طبع اوّل: مئی 2017ء)

قدموں کے نشانات

❁ ایک شخص نماز پڑھنے کے لیے مسجد جاتا ہے تو زمین پر جہاں جہاں اس کے قدم پڑتے ہیں وہ اس کے ''آثار'' ہیں۔ بظاہر تو یونہی لگتا ہے کہ ان قدموں کے نشانات مٹ گئے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے تمام نشانات محفوظ رہیں گے اور قیامت کے دن اُس کی عدالت میں متعلقہ شخص کے حق میں گواہی دیں گے۔ (قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 59، طبع اوّل: مئی 2017ء)

نتائج کا دن

❁ یہ دنیا انسان کے لیے دارالامتحان ہے، جبکہ قیامت کا دن اس کے لیے اس امتحان

کے نتائج دیکھنے کا دن ہوگا۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 123، طبع اوّل: مئی 2017ء)

چہرے کے تاثرات

❁ جیسے سکول میں نتیجہ سنائے جانے کے دن اکثر بچوں کے چہروں کے تاثرات سے ان کا نتیجہ عیاں ہو رہا ہوتا ہے، اسی طرح قیامت کے دن بھی چہروں کے تاثرات سے ہر شخص کا اندازہ ہو جائے گا۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 218، طبع اوّل: اپریل 2017ء)

امتحانِ زندگانی

❁ یہ زندگی امتحان کے لیے ہے۔ ہم کمرہ امتحان میں بیٹھے ہیں۔ ہم بالعموم جس امتحان سے واقف ہیں، وہ تین گھنٹے کا ہوتا ہے مگر یہ امتحانِ زندگانی ساٹھ ستر سال کے عرصے پر محیط ہے۔ اس امتحان کا نتیجہ آخرت میں جنّت یا جہنّم کی صورت میں سامنے آئے گا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 133، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

ہار اور جیت کا فیصلہ

❁ ہار اور جیت کا فیصلہ تو وہاں (آخرت میں) ہوگا، یہاں کی ہار ہار نہیں، یہاں کی جیت جیت نہیں۔ کتنے ہیں جو جیت کر ہارتے ہیں اور کتنے ہیں جو ہار کر جیتتے ہیں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 255، طبع اوّل: جون 2006ء)

اللہ تعالیٰ کا دیدار

❁ آخری نعمت جو اہلِ جنّت کو نصیب ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ گویا حور و قصور اور جنّت کی جتنی نعمتوں کا بھی تذکرہ ہے، ان سب سے کہیں بڑھ کر اور آخری شے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ (اُمّ التسبیحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 34، طبع اوّل: جون 2005ء)

آخرت کی زندگی

❁ یہ زندگی تو بہت عارضی اور مختصر ہے، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، جسے کبھی ختم

نہیں ہونا اور اصل فیصلے کا دن تو قیامت کا دن ہے یعنی وہی ہے ہار اور جیت کے فیصلے کا دن۔ پس! اگر اس حقیقت کو جاننے کے بعد بھی تم نے اپنی بیویوں اور اولاد کی محبت سے مغلوب ہو کر اور ان کی خوشنودی کی خاطر اللہ کی حرام کردہ چیزوں میں منہ مارا ناجائز آمدنیوں کا رُخ کیا اور ان کو عیش کرانے اور ان کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے تم نے حلال و حرام کی تمیز کو ختم کر دیا اور جائز و ناجائز کا خیال نہ رکھا تو جان لو کہ یہ تمہارے حق میں محبت نہیں دشمنی ہے اور اگر تم محتاط چوکس اور چوکنے نہ رہے تو یہی بے جا محبت اور لاڈ پیار تمہاری عاقبت کی بربادی کا سبب بن جائے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل محبت: صفحہ 238، طبع دہم: اپریل 2019ء)

❁ اصل زندگی وہ نہیں جو ہم یہاں گزار رہے ہیں، بلکہ اصلی اور ابدی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 60، طبع اوّل: فروری 2003ء)

عملی تبدیلی

❁ اگر آخرت کا یقین ہوگا، مرنے کے بعد محاسبہ کے لیے جی اٹھنے کا یقین ہوگا، جزا و سزا کا یقین ہوگا، جنت و دوزخ کا یقین ہوگا تو انسان کے رویے میں عملی تبدیلی لازماً آئے گی۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 257، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمان بالآخرۃ

❁ جس کے دل میں ایمان بالآخرۃ ہوگا، وہ اپنے وقت کی جس طرح قدر و قیمت کا احساس کرے گا، ایسا اُس شخص کا معاملہ نہیں ہو سکتا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 323، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اہل و عیال کا امام

❁ ہر شخص فطری طور پر اپنے اہل و عیال کا امام ہے۔ قیامت کے روز جب لوگ اٹھیں

گئے تو ان کے پیچھے ان کی نسلیں چلی آ رہی ہوں گی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 365، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ڈنڈی مارنا

❁ ہاتھ کی ذرا سی جنبش بتا رہی ہے، تمہارا ڈنڈی مارنے کا یہ تھوڑا سا عمل اس بات کی پوری غمازی کر رہا ہے کہ تمہیں آخرت کا یقین نہیں، جزاء و سزا کا یقین نہیں، خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا یقین نہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 438، طبع دہم: اپریل 2019ء)

پردہ پوشی

❁ اگر دنیا میں تم اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 482، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اصل نفع

❁ اگر فی الواقع آنکھیں کھل گئی ہوں، حقیقت منکشف ہو گئی ہو، آخرت کا علم انسان کو حاصل ہو گیا ہو، تو اب ''نفع'' کا مفہوم بدل جائے گا۔ اب انسان کو نظر آئے گا کہ اصل نفع تو آخرت کا نفع ہے۔ اصل جیت وہاں کی جیت اور اصل ہار وہاں کی ہار ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 48، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اتحاد

اتحاد کی ٹھوس بنیاد

❁ موجودہ حالات میں ہر چہار طرف سے مسلمانوں سے یہ بات کہی جارہی ہے کہ انہیں متحد ہوجانا چاہیے اور انہیں اپنے سارے اختلافات ختم کر لینے چاہئیں۔ یہ بات اصولی طور پر تو درست ہے' لیکن اتحاد کی بات کرنے والے یہ نہیں بتاتے کہ بنائے اتحاد کیا ہو؟ وہ کونسی چیز ہے' جس کی بنیاد پر ہم مجتمع ہوسکتے ہیں؟ صرف خطرے کی بنیاد پر جو اتحاد ہوتا ہے۔ وہ منفی اتحاد ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ منفی اتحاد بہت ہوئے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ آج تک ان منفی اتحادوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ تو ضرورت مثبت اتحاد کی ہے' جس کے لیے کوئی ٹھوس بنیاد ہو اور قرآن حکیم نے اہلِ ایمان کے لیے اتحاد کی بنیاد یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیں۔

(عظمتِ قرآن: صفحہ 31' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

خودساختہ اختلافات

❁ اگر ہماری مذہبی جماعتیں واقعتاً چاہتی ہیں کہ یہاں اسلام آئے' اگر یہ خالی خولی دعویٰ نہیں ہے' محض سیاسی نعرہ نہیں ہے' اگر حقیقتاً کچھ کرنے کا ارادہ ہے' اگر صورتحال کی سنگینی اور اندرونی و بیرونی خطرات کا کوئی اندازہ ہے اور اگر اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں کے تمام مسائل کا حل ایک ہی ہے کہ یہاں اسلام قائم کیا جائے تو خدا کے لیے اپنے ان خودساختہ اختلافات کو ختم کیجیے اور اس کی ترتیب یہی ہوگی جو میں نے بیان کی ہے۔

(مذہبی جماعتوں کے باہمی تعاون ..... صفحہ 37' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

اسلام دشمنوں سے اتحاد

❁ ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہمارا نصب العین اسلامی نظام کا قیام ہے اور دوسری طرف یہ حال کہ بحالی جمہوریت کے لیے اسلام دشمنوں سے اتحاد کر لیا جاتا ہے۔

(مطالبات دین: صفحہ 112، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

مثبت اتحاد

❁ ضرورت مثبت اتحاد کی ہے، جس کے لیے کوئی ٹھوس بنیاد ہو اور قرآن حکیم نے اہل ایمان کے لیے اتحاد کی بنیاد یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 65، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

باہمی اتحاد

❁ آپ اتحاد کے موضوع پر وعظ کہتے رہیے، اتحاد کے لیکچر دیتے رہیے، اس پر مضامین لکھ کر چھاپتے رہیے، اتحاد نہیں ہو سکتا۔ باہم ذہنی اور فکری ہم آہنگی اگر پیدا ہو گی تو بامعنی اور پائیدار اتحاد جنم لے گا۔ اور اس کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ اللہ کی رسّی یعنی قرآن کو مل جل کر مضبوطی سے تھام لیا جائے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 103، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اختتام و تکمیلِ رسالت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصدِ بعثت کی دو شانیں

❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصدِ بعثت کی دو شانیں ہیں، اس لیے کہ اگرچہ آپؐ بھی یقیناً دوسرے انبیاءؑ کی طرح اللہ کے ایک نبی ہیں، لیکن آپؐ صرف نبی نہیں، بلکہ خاتم النّبیّین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اسی طرح اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیگر رسولوں کی طرح رسالت سے سرفراز کیا گیا ہے، لیکن آپؐ صرف ایک رسول نہیں، بلکہ آخر المرسلین بھی ہیں۔ گویا آپؐ کی بعثت کے مقاصد میں وہ تمام چیزیں بھی شامل ہیں جو تمام نبیوں اور رسولوں کے پیش نظر تھیں، اور اضافی طور پر آپؐ کے مقصدِ بعثت کی ایک خصوصی اور امتیازی شان ختم نبوت اور ختم الرسالت کے حوالے سے ہے، جس میں آپؐ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام میں ممتاز ہیں۔ (سورۃ الصف: صفحہ 26، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا امتیازی پہلو

❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ کوئی صاحبِ شریعت نبی اور نہ کوئی بغیر شریعت نبی، نہ کوئی ظلّی نبی اور نہ کوئی بروزی نبی! آپؐ پر ہر نوع کی نبوت و رسالت ختم ہو گئی۔ لیکن ختم نبوت و رسالت کا دوسرا اور اہم تر پہلو یہ ہے کہ آپؐ پر نبوت و رسالت کا محض اختتام ہی نہیں ہوا، اتمام بھی ہوا ہے، تکمیل بھی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا یہ وہ امتیازی پہلو ہے جو بالعموم ہماری نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔ (سورۃ الصف: صفحہ 27، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اور آخری رسول ہیں، جن کی بعثت پوری نوع انسانی کے لیے ہوئی ہے۔ (ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 35، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

تکمیل و ختمِ نبوت

❁ آنحضور ﷺ پر نبوت صرف ختم ہی نہیں ہوئی بلکہ مکمل بھی ہوئی ہے۔

(رسول کامل ﷺ: صفحہ 17، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

اِکمال و اِتمام نبوت

❁ نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ پر نبوت ہمیشہ کے لیے صرف ختم ہی نہیں ہوئی بلکہ نبوت کا اکمال و اتمام بھی ہوا ہے۔ اب قیامت تک کسی نوع کا، نہ بروزی نہ ظلی، کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو بھی اس قسم کا دعویٰ کرے وہ لازماً کاذب اور کافر ہوگا۔ (اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 148، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

حضور ﷺ کی بعثت

❁ حضور ﷺ کی بعثت انبیاء و رسلؑ کے سلسلہ کا خاتمہ اور تکمیل ہے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 59، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

دعوائے نبوت

❁ جس کسی نے بھی حضور ﷺ کے زمانے میں یا آپ ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کیا یا آئندہ کرے، وہ ملت اسلام سے خارج ہے۔ وہ کافر اور مرتد ہے، چاہے بظاہر وہ بڑا موحد ہو، نمازی اور روزے دار ہو، تقویٰ کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہو، عالم اور فلسفی ہو۔ اور جس نے اس کی تصدیق کی، وہ بھی کافر ہے۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 47، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

❁ حضور ﷺ کے بعد اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ کذاب، دجال، جھوٹا اور کافر ہے، اور جس کسی نے بھی اس کی تصدیق کی، اس کو مان لیا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد شمار ہوگا۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 476، طبع دوم: جولائی 2014ء)

جھوٹی نبوت کا اقرار

❁ اگر کسی نے حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی نبوت کا اقرار کرلیا یا خود اپنے نبی ہونے

کا دعویٰ کیا تو وہ مرتد ہے، واجب القتل ہے، اس کی بیوی کا اس سے نکاح ختم ہو گیا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 476، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حضور ﷺ خاتم النّبیین

❁ اس بات پر ابتداءِ اسلام سے اجماع (اُمّت) چلا آ رہا ہے کہ حضور ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ (سیرت خیر الانام علیہ السلام: صفحہ 50، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

حضور ﷺ کا دورِ رسالت

❁ اب تا قیامِ قیامت کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں۔ اب حضور ﷺ کا دورِ رسالت ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گا۔

(منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ: صفحہ 303، طبع اوّل: جون 1987ء)

خاتم النّبیین

❁ اگرچہ نبی اکرم ﷺ بھی یقیناً دوسرے انبیاء کی طرح اللہ کے ایک نبی ہیں، لیکن آپؐ صرف نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النّبیین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 92، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

خورشیدِ ہدایت

❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوتِ محمدی ﷺ کا خورشیدِ ہدایت طلوع ہوا، جن پر نبوت ختم اور رسالت کی تکمیل ہوئی۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 75، طبع دوم: جولائی 2014ء)

تکمیلِ رسالت کا مظہرِ اوّل

❁ محمدؐ رسول اللہ ﷺ پر رسالت کی تکمیل اس درجے میں یوں ہوئی کہ جو دینِ حق آپ ﷺ پر کامل ہو گیا، اسے آپ ﷺ نے عملاً قائم کر کے اور نافذ کر کے دکھایا۔ یہ ہے درحقیقت تکمیلِ رسالت کا مظہرِ اوّل۔

(رسولِ اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 495، طبع دوم: جولائی 2014ء)

اَسلاف

بزرگوں کی توہین

❁ کسی معتمد علیہ بزرگ کی توہین کرنا' ان کی تنقیص کرنا' ان کے احترام کو مجروح کرنا' یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمد' صفحہ 118' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

اَسلاف سے مضبوط تعلّق

❁ اَسلاف کے ساتھ دِلی محبّت اور عقیدت و احترام کا ہمارا تعلّق کسی طور سے بھی کٹنے نہ پائے۔ اس کا اس حد تک اہتمام کیا جائے کہ اگر ہمارے بزرگوں کی کتابوں میں کوئی ایسی چیز نظر آ بھی جائے جو ہمارے لیے بظاہر قابلِ اعتراض ہو تو اوّلاً ہم اس کی بہتر سے بہتر تاویل کرنے کی کوشش کریں گے' اگر تاویل کی گنجائش موجود ہو۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہم یہ رائے قائم کریں گے کہ یہ قابلِ اعتراض بات ان کی کتاب میں کسی اور نے شامل کر دی ہوگی۔ اس لیے کہ تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ اعداء نے بڑے پیمانے پر یہ کام کیے ہیں۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 352' طبع ششم: اپریل 2015ء)

اَسلاف سے منقطع

❁ اسلاف سے منقطع ہو کر انسان بے لنگر کا جہاز یا کٹی ہوئی پتنگ بن کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کا اسلاف کے ساتھ ادب' احترام' تعظیم' اعتماد اور محبّت کا تعلّق کمزور پڑ جاتا ہے یا منقطع ہو جاتا ہے وہ بڑی آسانی سے فتنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 353' طبع ششم: اپریل 2015ء)

کسوٹی

❁ جو شخص بھی دین کی کسی خدمت کا مدعی ہو اُس کو پرکھنے، اس کے خلوص کو جانچنے کا ایک معیار اور اصول یہ بھی بنا لیجیے کہ اس کی صحبت میں بیٹھنے سے، اُس کی باتیں سننے سے، اُس کی کتابیں پڑھنے سے آیا اَسلاف کے ساتھ دل میں احترام، محبّت اور حسن ظن پیدا ہوتا ہے یا اس کے برعکس سوءِ ظن کا معاملہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ گویا اس بات کے لیے ایک اہم پہچان ہوگی کہ جو کام بھی خدمتِ دین یا قرآن کے نام پر اٹھایا گیا ہے آیا وہ صحیح رُخ پر جا رہا ہے یا غلط رُخ پر۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 353، طبع ششم: اپریل 2015ء)

اسلام اور ایمان

بنیانِ مرصوص بنانے کی صلاحیت رکھنے والا نظریہ

❁ پاکستان میں بسنے والوں کی عظیم اکثریت کو ایک بنیانِ مرصوص بنانے کی صلاحیت رکھنے والا ''نظریہ'' صرف اور صرف ایمان ہے۔

(استحکامِ پاکستان، صفحہ 179، طبع اوّل، مارچ 1986ء)

ایمان اور توکّل

❁ ایمان کا سب سے بڑا ثمرہ توکّل ہے، یہ یقین کہ میرے لیے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ کی توفیق شامل نہ ہو۔ اقامتِ دین کی جدّوجُہد کی راہ میں قدم بڑھانے والوں میں یہ وصف ہونا ضروری ہے۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ: 17، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

ایمان کی رمق

❁ اگر بُرائیوں پر دل کی کڑھن بھی موجود نہ رہے تو معلوم ہوا کہ ایمان کی رمق بھی اندر باقی نہیں رہی ہے۔ (مقامِ عزیمت: صفحہ 22، طبع اوّل: جنوری 1992ء)

اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی

❁ اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی ہے، یہ اپنا غلبہ چاہتا ہے، یہ مغلوب ہونے کے لیے نہیں آیا۔ حق کا تو یہ حق ہے کہ وہ غالب ہو، سربلند ہو، نہ کہ وہ مغلوب اور پامال ہو۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت، صفحہ 6، طبع اوّل، اکتوبر 1995ء)

ایمان کی حقیقت

❁ انسان کے ایمان کا محل و مقام اس کا قلب ہے۔ ایمان حقیقت میں ایک روشنی ہے، ایک نور ہے۔ (عائلی زندگی کے بنیادی اُصول: صفحہ 29، طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

ایمان کی اہمیت

❁ کوئی عمل جس کی بنیاد میں ایمان نہیں ہے، وہ حقیقتاً نیکی نہیں ہے، بظاہر وہ نیکی کا کتنا ہی بڑا عمل نظر آتا ہو۔ (نورِ فطرت اور نورِ وحی: صفحہ 26)

اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ محبوب کے ہر نقشِ قدم کی پیروی اور ہر ادا کی نقالی اپنے اوپر لازم کر لی جائے، اسی طرزِ عمل کا نام قرآن مجید کی اصطلاح میں اتباع ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 16، طبع اوّل: مارچ 1974ء)

ایمان بالرسالت کی شرطِ لازم

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت اور قرآن و سنّت کے احکام پر سرِ تسلیم خم کرنا ایمان بالرسالت کی شرطِ لازم ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 13، طبع: مارچ 2020ء)

ایمان اور عملِ صالح

❁ ایمان اور عملِ صالح کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ دونوں باہم لازم و ملزوم ہیں۔

(راہِ نجات سورۃ العصر کی روشنی میں: صفحہ 53، طبع اوّل: ستمبر 1973ء)

امن و سلامتی کی راہ

❁ امن و سلامتی کی اس صراطِ مستقیم کے سوا جو ایمان و اسلام پر مبنی ہے، انسان کے لیے سکون اور اطمینان کی کوئی اور راہ ہے ہی نہیں، اور انسانی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ انسان نے اس شاہراہ سے ہٹ کر جب کبھی کوئی دوسری راہ اختیار کی، خدا کی زمین فتنہ و فساد سے بھر گئی۔ (قرآن اور امنِ عالم: صفحہ 10، طبع اوّل: جنوری 1970ء)

ضعفِ ایمان

❁ نفاق سے پہلے ایک منزل ضعفِ ایمان کی ہے کہ ایمان ابھی اس درجے پختہ نہیں ہوا کہ انسان کا عمل پورے طور پر اس کے تابع ہو سکے۔ چنانچہ عمل میں بھی کمی اور

کوتاہی کا صدور ہوتا رہتا ہے' لیکن ضعفِ ایمانی کی اس کیفیت کا یہ ایک لازمی امر ہے کہ انسان اپنی خطا کا اعتراف کرتا ہے' جھوٹ بہانے نہیں بناتا' بلکہ اپنی غلطی اور کوتاہی کو صاف تسلیم کر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے' نبی ﷺ سے بھی معذرت کرتا ہے اور استدعا کرتا ہے کہ میرے لیے اللہ سے استغفار کیجیے۔ جب تک یہ صورت برقرار رہے' اسے نفاق نہیں کہا جائے گا' بلکہ اسے ضعفِ ایمان سے تعبیر کیا جائے گا۔ (جہاد سے گریز کی سزا نفاق: صفحہ 8' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

اسلام ایک مکمل دین

❁ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اس میں انفرادی زندگی کے تین شعبے بھی ہیں (یعنی مذہب بھی ہے) اور اجتماعی زندگی کے تین گوشے یعنی معاشی' سیاسی' سماجی نظام بھی ہے۔ اسی معاشی' سیاسی اور سماجی نظام کے تحت قوانین بنتے ہیں' جیسے کریمنل لا' سول لا' قانونِ شہادت' قانونِ وراثت وغیرہ۔ اسلام کے معاشی قانون میں سود حرام ہے' جوا حرام ہے' سماجی قانون میں شراب حرام ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ مسلم معاشرہ مخلوط نہیں ہوگا بلکہ سوسائٹی جداگانہ ہوگی۔ ان ساری چیزوں سے جو نظام بنتا ہے' اسلام ان تمام چیزوں کا مجموعہ ہے۔ (ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 39' طبع اوّل: اگست 2014ء)

جہاں نما

❁ ایمان درحقیقت کوئی خارج سے ٹھونسی جانے والی چیز ہے ہی نہیں' اس کی شمع تو انسان کے اپنے باطن میں روشن ہے اور اس کا قلب بذاتِ خود وہ جہاں نما ہے جس میں کائنات کے وہ تمام حقائق از خود منعکس ہیں' جن کا دوسرا نام ایمان ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 11' طبع اوّل: جنوری 1969ء)

اسلام اور ایمان

❁ اسلام کا تعلق انسان کے ظاہری اعمال سے' جبکہ ایمان کا تعلق قلبی یقین سے ہے۔ اب جس شخص کو یہ دونوں حاصل ہوں' یعنی عمل میں اسلام کی پابندی ہو' شریعت کی

پابندی ہو اور دل میں اللہ پر اور تمام امورِ ایمانیہ پر یقین ہو تو اب اسے مسلم کہہ لیں یا مؤمن کہہ لیں، کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

(اسلام، ایمان اور احسان: صفحہ 25، طبع اوّل: نومبر 2010ء)

اُخروی نجات کا دارومدار

❁ اُخروی نجات کا دارومدار ایمان پر ہے۔ دل میں ایمان ہوگا تو نجات ہوگی، ورنہ نہیں۔

(اسلام، ایمان اور احسان: صفحہ 28، طبع اوّل: نومبر 2010ء)

بڑی سعادت

❁ اگر اسلام کے نفاذ کی وجہ سے کوئی شخص اقتدار اور منصب سے ہٹا دیا جائے تو اس سے بڑی سعادت اور کوئی نہیں۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 10، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

موم کی ناک

❁ اسلام موم کی ناک نہیں ہے کہ حسبِ خواہش اسے جس طرف چاہیں موڑ لیا جائے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 87، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

نورانی عنصر

❁ ہمارا جو نورانی عنصر ہے، ایمان اور عمل صالح سے اس کی نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے برعکس گناہوں اور نفسانیت سے یہ نور بجھتا چلا جاتا ہے۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 46، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

مادّی وسائل

❁ ہمارا سارا توکل اور انحصار مادی اسباب و وسائل پر ہے، اگر یہ حاصل ہیں تو دل جمعی بھی حاصل ہے، یہ نہیں ہیں تو دل اُڑا ہوا ہے۔ اللہ کی قدرت پر اتنا یقین نہیں ہے، جتنا کہ مادی وسائل کے نتائج پر یقین ہے۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 58، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

ابلیسیت کو خطرہ

❁ ابلیسیت کو کوئی خطرہ نہ جمہوریت سے ہے، نہ اشتراکیت سے، بلکہ صرف اور صرف اسلام سے ہے۔ (اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل: صفحہ 20، طبع اوّل: دسمبر 1994ء)

خالص اسلام کے لیے تحریک

❁ جب تک خالص اسلام کے حوالے سے تحریک نہیں چلے گی، کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ گڈمڈ کر کے تحریک چلائیں گے تو گڈمڈ نتیجہ نکلے گا۔

(بصائر: صفحہ 17، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

ایمان کی حیثیت

❁ ایمان کی حیثیت جڑ کی ہے اور اسلام کی حیثیت درخت کی ہے، جبکہ اعمالِ صالحہ اسی ایمان اور اسلام کے ثمرات ہیں۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 20، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

یقین

❁ آپ ماچس سے کاغذ جلا سکتے ہیں لیکن پھر بھی آپ کو یقین رہے کہ میں نہیں جلا سکتا اگر اللہ نہ چاہے۔ اور اگر اللہ چاہے تو دیا سلائی کے بغیر بھی کاغذ جل جائے گا۔ یہ یقین اگر نہیں ہے تو ایمان نہیں ہے۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 188، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

ایمان

❁ بغیر ایمان انسان کا کوئی عمل بارگاہِ خداوندی میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 66، طبع اوّل: مارچ 1978ء)

گناہِ کبیرہ

❁ گناہِ کبیرہ سے انسان ایمان و اسلام سے نکلے گا تو نہیں، البتہ گناہ کی کمیت و کیفیت کی نسبت سے ایمان کم ہو جائے گا۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 88، طبع اوّل: فروری 2003ء)

ایمان اور اسلام

❁ اسلام کی داخلی کیفیت کا نام ''ایمان'' ہے اور ایمان کے خارجی مظہر کا نام ''اسلام''

ہے۔ درحقیقت دونوں لازم وملزوم ہیں۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 116، طبع اوّل: فروری 2003ء)

نفاق سامنے کب آتا ہے؟

❁ اگر ایمان کے تقاضے پر لبیک کہا تو ایمان کی ترقی واضافے کی طرف سفر شروع ہوجائے گا۔ جبکہ دوسری طرف علائق دُنیوی انسان کو رکنے کا مشورہ دیتے ہیں کہ پاس بیٹھے رہو اور بہانہ بنادو، یا جھوٹ بول دو، بلکہ ضرورت پڑے تو قسمیں کھا کر اس آزمائش سے خود کو بچالو۔ پس! ایسے ہی موقع پر نفاق نکھر کر سامنے آجائے گا۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 163، طبع اوّل: فروری 2003ء)

شعوری ایمان

❁ شعوری ایمان وہ ہے جس میں دل ودماغ دونوں متحد ہوں اور حقیقت میں یہی ایمان مطلوب ہے۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 188، طبع اوّل: فروری 2003ء)

دوطرح کے نور

❁ نور دوطرح کے ہیں۔ ایک نورِ فطرت ہے جو انسان کے دل میں ہوتا ہے، اور دوسرا نورِ قرآن ہے۔ نورِ فطرت اور نورِ قرآن مل کر نورِ ایمان بنتے ہیں۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 150، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

❁ ﴿نُوْرٌ عَلٰی نُوْر﴾ میں ایک نورِ فطرت ہے اور ایک نورِ وحی، ان دونوں کے امتزاج سے نورِ ایمانی وجود میں آتا ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 122، طبع اوّل: جون 2005ء)

بتدریج زوال

❁ خلافتِ راشدہ کے خاتمے کے بعد سے اسلام کا بتدریج زوال شروع ہوگیا۔ یہ زوال اپنی انتہا کو اب پہنچا ہے، جبکہ پوری دنیا میں زمین کے ایک انچ پر بھی اللہ کا دین قائم نہیں ہے۔ (سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 237، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

رشتہ ایمان

❁ رشتہ ایمان موجود ہے تو محبت ہے' اور اگر یہ رشتہ ایمان موجود نہیں ہے تو چاہے حقیقی بھائی ہو' چاہے باپ اور بیٹے کی نسبت ہو' چاہے بیوی اور شوہر کا تعلق ہو' سب پس منظر میں جا کر دھندلا جائے گا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 146' طبع اوّل: جون 2006ء)

کل کی کل خیر

❁ ایمان سب سے بڑی خیر ہے' شریعت کل کی کل خیر ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 219' طبع اوّل: جون 2006ء)

ایمان کا جزوِ لازم

❁ اللہ تعالیٰ صرف کلیات کا عالم نہیں بلکہ جزئیات کا بھی عالم ہے' زمین و آسمان اور بحر و بر کا چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی اُس کے علم میں ہے۔ یہ بات اگرچہ ہمارے ذہن میں نہیں آسکتی' لیکن ایمان کا جزوِ لازم ہونے کی حیثیت سے اس پر ایمان رکھنا ناگزیر ہے۔ (اُمُّ التسبیحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 68' طبع اوّل: جون 2005ء)

ایمان اور عمل صالح

❁ ایمان اور عمل صالح کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایمان اگر حقیقی اور فی الواقع قلبِ انسانی میں جاگزیں ہو گیا ہو تو ممکن نہیں ہے کہ انسان کی سیرت و کردار میں اس کی جھلک نظر نہ آئے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 36' طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمان بالرسالت

❁ ملائکہ پر ایمان' کتابوں پر ایمان اور نبیوں پر ایمان' تو اگر ان تینوں کو بریکٹ کر لیا جائے تو ان کا حاصل ہو گا ''ایمان بالرسالۃ۔''

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 53' طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمان کا کمزور ترین درجہ

❁ اگر برائیوں پر دل کی کڑھن بھی موجود نہ رہے تو معلوم ہوا کہ ایمان کی رمق بھی اندر باقی نہیں رہی ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 84، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمانِ

❁ ایمان اَمن سے بنا ہے، اور امن کی ضد خوف بھی ہے اور غم بھی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 100، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمانِ حقیقی کی روشنی

❁ اگر ایمان حقیقی کی روشنی کسی کو میسّر آ گئی ہو تو اس کو عام کرنا اور اسے زیادہ سے زیادہ انسانوں تک پہنچانا اس کی ذمہ داری ہے اور یہ کام اس پر واجب اور فرض ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 204، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اصل نور

❁ نور تو اصل میں ایمان ہے، اگر ایمان میسّر نہیں تو پھر نور کہاں؟ اس صورت میں تو تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 205، طبع دہم: اپریل 2019ء)

نورِ ایمان

❁ نورِ ایمان نہ ہو تو حقائق کا ادراک ممکن نہیں ہے۔ اسی کو بصیرت یعنی باطنی مشاہدہ کہا جاتا ہے۔ رہی ہماری ظاہری بصارت تو وہ حیوانات کو بھی حاصل ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 205، طبع دہم: اپریل 2019ء)

❁ جب انسان کا باطن نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات اور اس کے ثمرات و نتائج انسانی شخصیت میں لازماً ظاہر ہوتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 231، طبع دہم: اپریل 2019ء)

❁ قلب میں جو نورِ ایمان ہے وہ میدانِ حشر میں ظاہر ہو جائے گا اور اس کی روشنی انسان کے سامنے پڑے گی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 397، طبع دہم: اپریل 2019ء)

فرشتوں پر ایمان

❁ فرشتوں پر ایمان ہمارے ایمانیات کا لازمی حصّہ ہے۔ دنیا میں دیوتاؤں کے تصوّرات درحقیقت ''فرشتوں پر ایمان'' ہی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس تصوّر میں بنیادی غلطی یہ ہوئی کہ فرشتوں کو بااختیار سمجھ لیا گیا۔ قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ اگرچہ ملائکہ ایک نوری مخلوق ہیں اور ان کا رتبہ بہت بلند ہے لیکن وہ بااختیار مخلوق نہیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 392، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمان کی حقیقت

❁ ایمان حقیقت میں ایک روشنی ہے، ایک نور ہے اور انسان کے ایمان کا محل و مقام اس کا قلب ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 397، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اصولِ ثلاثہ

❁ (۱) توحید (۲) معاد (۳) رسالت۔ اسلام کا پورا قصر انہی تین بنیادوں پر استوار ہوا ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 31، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

ایمان کی راہ

❁ ایمان کی راہ میں قدم رکھو تو ذہنی طور پر تیار ہو کر آؤ کہ آزمائشوں اور امتحانات سے گزرنا ہوگا۔ تکالیف اور مصائب تو اس راہ کے سنگِ میل ہیں اور یہ سب چیزیں اہلِ ایمان کو جانچنے اور مزید نکھارنے کا ذریعہ ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 242، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اہلِ سُنّت کا عقیدہ

❁ اہلِ سُنّت کا مجمع علیہ عقیدہ ہے کہ جس شخص کے دل میں ایمان کی کچھ رمق بھی ہوگی وہ

اپنے گناہوں کی سزا پا کر بالآخر جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ جہنّم میں خلود صرف ان کے لیے ہے جن کے دلوں میں سرے سے ایمان کی کوئی رمق نہیں ہوگی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 485، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اسلام پر عمل کرنا

اس وقت کے حالات میں جتنے اسلام پر عمل کرنا قانوناً ممکن ہے لازماً کیا جائے، مشکل اگرچہ کتنا ہی ہو۔ مشکل اور ناممکن میں فرق ہے۔ چور کا ہاتھ کاٹنا میرے لیے ناممکن ہے، زانی کو سنگسار کرنا میرے لیے ناممکن ہے، لیکن گھر میں شرعی پردہ نافذ کر لینا میرے لیے ممکن ہے، مشکل ضرور ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 377، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

ایمان کا تقاضا

ایک مؤمن کے ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ بڑے ذوق وشوق اور اشتیاق کے ساتھ اس بات کا منتظر رہے کہ کب وہ وقت آئے کہ وہ اللہ کی راہ میں گردن کٹا کر سرخرو ہو۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 331، طبع دوم: جولائی 2014ء)

اسلامی انقلاب

اسلامی انقلابی جدّوجُہد

❁ اسلامی انقلابی جدّوجُہد وہ واحد جدّوجُہد ہے' جس میں شریک افراد کے لیے ناکامی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (استحکام پاکستان' صفحہ 182' طبع اوّل' مارچ 1986ء)

پاکستان کے استحکام کا واحد ذریعہ

❁ پاکستان کے استحکام کا واحد ذریعہ اسلامی انقلاب ہے۔

(استحکام پاکستان' صفحہ 182' طبع اوّل' مارچ 1986ء)

اسلامی انقلاب

❁ اسلامی انقلاب کے لیے طریقِ محمدی ﷺ کو اختیار کرنا ہوگا۔

(ملفوظات ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 52' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

عظیم انقلابی جدّوجُہد

❁ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انسانی تاریخ کا عظیم ترین انقلاب برپا کیا اور اس کے لیے آپ ﷺ نے عظیم انقلابی جدّوجُہد کی۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 160' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

نظامِ خلافت کا آغاز

❁ نظامِ خلافت کے احیاء کے کام کا آغاز ان شاء اللہ العزیز افغانستان اور پاکستان پر مشتمل اس خطہ ارضی سے ہوگا۔ (تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 48' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

تکبیر رب کا مفہوم

❁ ''تکبیر رب'' کا حقیقی مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اُس کے احکام' اُس کی ہدایات اور اُس کے اوامر و نواہی کی تعمیل کی جا رہی ہو' اُس کا عطا کردہ آئین

اور اُس کے نازل کردہ قوانین عملاً نافذ ہوں' اور اس طرح اسے حقیقی طور مقتدر تسلیم کیا گیا ہو۔ (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 24' طبع: مارچ 2020ء)

اجتماعی ماحول کی تبدیلی

❁ اگر اجتماعی ماحول خراب ہے تو اس کی خرابی لازماً افراد کی زندگیوں میں سرایت کرے گی' اور اس سے بچنے کی ایک ہی راہ ممکن ہے کہ ماحول کو تبدیل کر دیا جائے یا کم از کم اس کو تبدیل کرنے کی جدّوجُہد مسلسل جاری رکھی جائے۔

(راہِ نجات سورۃ العصر کی روشنی میں: صفحہ 57' طبع اوّل: ستمبر 1973ء)

انقلاب

❁ انقلاب یہ ہوتا ہے کہ کسی جگہ پر جو نظام قائم ہے' اس کو جڑ سے اکھیڑنا ہے' بنیادی تبدیلی لانی ہے اور پورے نقشے کو بدلنا ہے۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 58' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

انقلابی مشن

❁ ایک نظام کو کسی معاشرے پر برپا کرنا اس کے بغیر ممکن نہیں کہ پہلے وہاں پر موجود نظام کو جڑوں سے اکھیڑا جائے۔ (سورۃ الصف: صفحہ 47' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

اہل مغرب کے لیے اصل خطرہ

❁ مغرب کو اصل خطرہ یہ ہے کہ کہیں لوگ اسلام کی طرف نہ دیکھنے لگیں۔ یہی بات اقبال نے اپنی نظم ''ابلیس کی مجلس شوریٰ'' کے اندر ابلیس کی زبان سے کہلوائی تھی:

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبرؐ کہیں!

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 43' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

اسلامک ورلڈ آرڈر

❁ اسلامک ورلڈ آرڈر منصفانہ اور عادلانہ نظام ہے' اور اس کے بارے میں محمد رسول

اللہ ﷺ نے خوشخبری دی ہے کہ یہ قیامت سے قبل پوری دنیا پر غالب ہوگا۔

(رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 9، طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

اسلام کا عالمی انقلاب

❁ اسلام کا عالمی انقلاب پکار رہا ہے اور ''مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ'' کی آواز ہم اپنے روحانی کانوں سے سن سکتے ہیں۔

(عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: صفحہ 56، طبع اوّل: جولائی 2001ء)

ہمہ گیر انقلاب

❁ دنیا کے تمام انقلابات جزوی تھے، جبکہ نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا انقلاب ہمہ گیر تھا۔

(انقلابِ نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 3)

فرد میں اسلامی انقلاب

❁ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک فرد میں اسلامی انقلاب آجائے تو ظاہر بات ہے کہ آپ کو سب سے پہلے اس کی سوچ اور اس کے نقطہ نظر کا جائزہ لینا ہوگا اور اس کے فکر کی اصلاح سے کام کا آغاز کرنا ہوگا۔ (انقلابِ نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 10)

واحد انقلاب

❁ دنیا میں جتنے بھی انقلاب آئے، اس کا آئیڈیا دینے والے کوئی اور لوگ تھے اور اس کو عملی جامہ پہنانے والے دوسرے لوگ۔ انقلابِ محمدی ﷺ وہ واحد انقلاب ہے جس کے تمام مراحل نبی کریم ﷺ کی حیاتِ دنیوی میں مکمل ہوئے۔

(بصائر: صفحہ 116، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

انقلاب کی ابتدا

❁ انقلاب کی ابتدا سیاسی میدان سے نہیں، بلکہ علم و فکر اور فلسفہ و حکمت کے میدان سے ہوگی۔ (پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 40، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

دورِ حاضر کا انقلاب

❁ اگرچہ دنیا میں سُنّیوں کے مقابلے میں شیعہ تعداد کے اعتبار سے بہت قلیل ہیں، لیکن

اس صدی میں اگر کہیں انقلاب برپا کیا تو شیعوں نے کیا' ایک بڑی مستحکم بادشاہت کا تختہ اُلٹا اور اپنی فقہ کے مطابق ایک نظام قائم کرلیا۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 107' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

قیامِ عدل وانصاف

❁ ادائے امانت اور قیامِ عدل وانصاف کے بغیر کسی بھی صحت مند اجتماعی نظام کی تعمیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 35' طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

انقلابِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ انقلابِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اساسی منہج کے چار عناصر ہیں: تلاوتِ آیات' تزکیہ اور تعلیم کتاب وحکمت۔ (اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 83' طبع اوّل: نومبر 2018ء)

انقلابی عمل کا ماخذ

❁ انقلابی عمل کا واحد ذریعہ اور ماخذ سیرتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 170' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

اسلامی نظام

❁ نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ سے کسی کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ دشمنوں کو پریشانی اُس وقت ہوتی ہے جب اسلامی نظام کی بات کی جاتی ہے۔

(سیرتِ خیر الانام علیہ السلام: صفحہ 41' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

کامل اور ہمہ گیر انقلاب

❁ کامل اور ہمہ گیر انقلاب کا منہاج اور نقشہ صرف سیرتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی مل سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخ انسانی میں کامل انقلاب صرف اور صرف حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برپا کیا ہے۔

(منہج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: صفحہ 23' طبع اوّل: جون 1987ء)

اسلامی انقلابی جماعت

❁ ایک منظّم اور تربیت یافتہ اسلامی انقلابی جماعت امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور تحفظ حدود اللہ کے لیے پُرامن مظاہروں اور ان تمام طریقوں سے حکومتِ وقت کو مجبور کر دے کہ وہ معروفات کی ترویج کرے‘ منکرات کا قلع قمع کرے اور حدود اللہ کو نافذ کرے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 366‘ طبع اوّل: جون 1987ء)

فلسفہ انقلاب

❁ اب ایک ہی راستہ ہے کہ جو سلیم الفطرت لوگ آ گئے ہیں‘ ان کو جمع کیا جائے اور ان کا تزکیہ کیا جائے۔ ان کی نیتیں بھی خالص ہو جائیں‘ کوئی کھوٹ نہ رہے۔ ان کی شخصیتیں نکھر جائیں۔ لوگوں کو ان کے کردار کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔ یہ آزمائشوں میں سے گزریں‘ امتحانوں میں سے نکلیں‘ اور کندن بن جائیں۔ پھر ان کو منظّم کرو‘ آرگنائز کرو اور ان کو بٹ کر کوڑا بنا لو۔ جیسے مختلف دھاگوں اور رسیوں کو بٹ دیں تو کوڑا بنتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دھاگا کمزور ہوتا ہے‘ اسے جو چاہے توڑ سکتا ہے۔ لیکن دھاگوں کو بٹ کر رسیاں اور رسیوں کو باہم بٹ کر جو کوڑا بنایا جاتا ہے‘ یہ بہت مضبوط ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ جو کوڑا بنایا ہے‘ اب یہ کوڑا باطل کے سر پر دے مارو۔ یہ ہے اصل میں فلسفہ انقلاب۔

(اُمّ المُسبِّحات‘ یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 297‘ طبع اوّل: جون 2005ء)

انقلاب کے ابتدائی مراحل

❁ کسی انقلاب کے جو ابتدائی مراحل ہوتے ہیں ان میں جنہوں نے اپنی جانیں کھپائیں‘ اپنے مال کھپائے‘ اپنی صلاحیتیں لگائیں‘ اپنا وقت لگایا‘ اپنی زندگی لگائی‘ ان کا جو رتبہ ہے وہ بعد والوں کو کبھی نہیں مل سکتا۔

(اُمّ المُسبِّحات‘ یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 312‘ طبع اوّل: جون 2005ء)

ذہین اقلیت

❁ آپ کسی بھی معاشرے میں تبدیلی برپا کرنا چاہتے ہیں، کسی قوم یا ہیئت اجتماعیہ کو اسلام کے حق میں بدلنا چاہتے ہیں یا یوں کہیے کہ کسی جگہ پر بھی آپ اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے نبی اکرم ﷺ کے طریق انقلاب پر اساسی منہاج یہی ہوگا کہ پہلے ذہین اقلیت کو تبدیل کیجیے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 160، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

فکر کی تبدیلی

❁ اصل معاملہ فکر ہی کا ہے۔ اگر فکر بدلے گا، سوچ بدلے گی، تو انسان بدلے گا۔ انسان کی انفرادی تبدیلی کے لیے بھی فکر کی تبدیلی لازمی ہے اور کسی معاشرے میں انقلاب برپا کرنے کے لیے بھی فکر کی تبدیلی ناگزیر ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 161، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

فکری بنیاد

❁ اسلامی انقلاب کے لیے فکری بنیاد بھی قرآن حکیم سے مہیا ہوتی ہے اور اس کا پورا اساسی منہاج بھی قرآن حکیم ہی پر مبنی ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 161، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

فیصلہ کن ولولہ

❁ کوئی شخص خواہ بظاہر دبلا پتلا اور نحیف الجثہ ہو، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مانند کہ جو نحیف ونزار ہی نہیں رقیق القلب بھی تھے، لیکن اندر اگر ایک عزیمت اور ایک فیصلہ کن ولولہ موجود ہو تو یہ شخص ان لوگوں میں سے ہوگا جو تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا کرتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 216، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

انقلابِ اسلامی کا منہجِ عمل

❁ اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ قرآن حکیم انقلابِ اسلامی کے لیے کسی منہجِ عمل کی جانب

رہنمائی نہیں کرتا تو اسے محسوس کرنا چاہیے کہ یہ قرآن مجید پر بھی ایک سنگین طعن ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی حد درجہ ناروا سوءِ ظن۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 191، طبع دوم: جولائی 2014ء)

اسلامی انقلاب کے لیے جماعت کی ضرورت

- اسلامی انقلاب کے لیے ایک جماعت چاہیے، جان نثاروں کی جماعت، جو پورے طور پر منظم ہو۔ جس کے لیے ہمارے دین کی اصطلاح ہے سمع وطاعت (Listen and obey) سنو اور اطاعت کرو۔ گویا ڈسپلن اس نوع کا ہونا چاہیے، جیسے فوج میں ہوتا ہے۔ ڈھیلے ڈھالے نظم کے ساتھ انقلاب نہیں لایا جا سکتا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 358، طبع دوم: جولائی 2014ء)

انقلاب کا طریقہ کار

- آج اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لیے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے انقلاب کا طریق کار اچھی طرح سمجھنا ہوگا اور پھر اسے apply کرنا ہوگا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 419، طبع دوم: جولائی 2014ء)

- اگر آپ کو انقلاب کا طریق کار درکار ہے تو اس کے لیے آپ کو پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 145، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

محمدؐ رسول اللہ ﷺ کا انقلاب

- محمدؐ رسول اللہ ﷺ کا انقلاب اس اعتبار سے منفرد اور لاثانی ہے کہ ایک انسانی زندگی کے اندر، کل 23 سال کے عرصے میں، الف سے ی تک انقلاب کے تمام مراحل طے ہو گئے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 428، طبع دوم: جولائی 2014ء)

انقلاب برپا کرنے کا کام

- انقلاب برپا کرنے کا کام گھر بیٹھے نہیں ہوا۔ اس کے لیے بڑی قربانیاں دی گئی ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 460، طبع دوم: جولائی 2014ء)

انقلابی عمل

❁ ''جہاد'' کے لیے آج کے دور کی اصطلاح ہے ''انقلاب''۔ انقلابی عمل ہی دراصل جہاد ہے۔ (جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 197، طبع ششم: اپریل 2015ء)

جہاد اور انقلابی عمل

❁ میرے نزدیک جہاد اور انقلابی عمل دونوں مترادف الفاظ ہیں، صرف اس فرق کے ساتھ کہ جہاد فی سبیل اللہ قرآن کی اصطلاح ہے۔ بڑی اہم مقدس و محترم اصطلاح ہے جبکہ انقلابی عمل اس دور کی اصطلاح ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 216، طبع ششم: اپریل 2015ء)

اقتدار سے محرومی

❁ آج کا کوئی حکمران اگر اس لیے اقتدار سے محروم کر دیا جائے کہ وہ خود مسلمان جینا اور رہنا چاہتا ہے اور ملک میں بھی اسلام لانا چاہتا ہے، اگر اس وجہ سے حکومت سے محروم ہونا پڑے تو یہ ایک بڑی شان دار اور تابناک مثال قائم ہو جائے گی۔ اس سے ایک جوش پیدا ہوگا، ولولہ ابھرے گا، امنگیں جوان ہوں گی اور کروٹیں لیں گی، اسلام کے حق میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوگا۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 560، طبع ششم: اپریل 2015ء)

تحریکِ شہیدینؒ

❁ برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں کی تاریخ میں ''تحریکِ شہیدین'' کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ دورِ صحابہؓ کے بعد ایک خالص اسلامی تحریک ہونے کے اعتبار سے، تحریکِ شہیدین کے ہم پلہ کوئی دوسری تحریک نظر نہیں آتی۔ اس تحریک کے قائد سید احمد بریلویؒ تھے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسماعیل شہیدؒ بھی شامل تھے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 120، طبع اوّل: جون 1987ء)

اسلامی خلافت

اسلامی خلافت

❁ فرعون اور نمرود دونوں کی بادشاہتیں کافرانہ اور مشرکانہ تھیں' کیونکہ وہ حاکمیت اور خدائی حقوق کے دعوے دار تھے۔ یعنی ہم جو چاہیں کریں گے' لوگوں پر ہمارا حکم چلے گا' جبکہ سیدنا داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی بادشاہت ایک اسلامی بادشاہت تھی' کیونکہ وہ حکم الٰہی کے تحت چل رہی تھی' اور یہی اسلامی خلافت ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 54'55)

ذمی کی اصطلاح

❁ ''ذمی'' کوئی قابل مذمت اصطلاح نہیں' یہ تو درحقیقت لفظ ''ذمہ'' سے بنا ہوا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسلامی ریاست یا نظام خلافت غیر مسلموں کی جان' مال اور عزّت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 78)

خلافت علیٰ منہاج النبوت

کرۂ ارضی پر بالآخر اُمتِ محمد ﷺ کی حکومت قائم ہوگی اور اللہ کے دین کا بول بالا ہوگا۔ گویا موجودہ نیو ورلڈ آرڈر' جو درحقیقت جیو ورلڈ آرڈر (یعنی یہودیوں کی بالادستی کا عالمی نظام) ہے' بالآخر اسلام کے ''جسٹ ورلڈ آرڈر'' (Just World Order) یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوت کے عدل و قسط پر مبنی عالمی نظام میں تبدیل ہو کر رہے گا۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 11' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

خلافت

❁ خلافت یا حکومت موجودہ اُمتِ مسلمہ (جو اُمتِ محمد ﷺ ہے) کو اسی طرح عطا کی جائے گی' جس طرح اس سے پہلے اُمتِ مسلمہ (بنی اسرائیل) کو عطا کی گئی تھی۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 14' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

غلبہ دین

❁ جس دین کو اللہ نے پسند فرمایا' وہ مغلوب نہیں رہے گا' بلکہ اس کو غلبہ اور تمکن حاصل ہوگا۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 15' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

خیر سے خالی

❁ دین کے غلبے کے بعد تو اکثریت کے دین پر چلنا آسان ہوجائے گا۔ چنانچہ اس غلبے کے بعد بھی جو کفر پر اڑا رہے گا گویا اس میں سرے سے کوئی خیر ہے ہی نہیں۔
(خلافت کی حقیقت: صفحہ 17' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

خراسان سے خلافت کا آغاز

❁ خراسان اُس علاقے کا نام ہے' جس کا کچھ حصہ اِس وقت پاکستان میں ہے اور زیادہ حصہ افغانستان میں ہے۔ گویا یہی علاقے ہیں جہاں سے خلافت کا آغاز ہوگا۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 57' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

خلافت کے حق دار

❁ انسانوں میں خلافت کے حق دار صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اس کے سامنے سر اطاعت خم کر دیں۔ ان کا یہ رویّہ "اسلام" ہے اور وہ خود "مسلم" ہیں۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 75' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

نظامِ خلافت کی جدّ و جُہد

❁ نظامِ خلافت قائم کرنے کی جدّ و جُہد ہر مسلمان کے لیے فرضِ عین ہے۔
(خلافت کی حقیقت: صفحہ 197' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

غلبہ دین کی جدّ و جُہد

❁ اگر کہیں صرف ایک ہی مسلمان ہے تو اس پر بھی فرض ہے کہ وہ دین کے غلبے کی جدّ و جُہد کرے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 198' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

خلافت کا دوبارہ ابھرنا

❁ خلافت کا دوبارہ اُبھرنا یقینی ہے۔ اس کی خبریں صادق المصدوق ﷺ نے دی ہیں۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 238' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اقامتِ دین

عذابِ الٰہی سے نکلنے کی صورت

❁ آج پوری امت عذاب الٰہی سے صرف اس صورت میں نکل سکتی ہے کہ کم از کم کسی ایک ملک میں اللہ کے دین کو قائم کر کے پوری دنیا کو دعوت دے سکے کہ آؤ! دیکھو یہ ہے اسلام! اس کی برکتیں دیکھو اس کی سعادتیں دیکھو۔ یہاں کی مساوات اور یہاں کا بھائی چارہ دیکھو یہاں کی آزادی دیکھو یہاں کا امن دیکھو! اگر ہم یہ نہ کر سکے تو پھر اللہ کا عذاب سخت سے سخت تر ہوگا۔

(رسولِ انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق انقلاب)

دین کو قائم کرنا

❁ سب سے کٹھن اور سب سے اونچی منزل ہے دین کو قائم کرنا' دین کو قائم کرنے کا مطلب نظام کی تبدیلی ہے۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 24' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

اسلام کا عالمی غلبہ

❁ قرآن وحدیث کی راہنمائی میں پورے وثوق اور صدفی صد یقین سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ قیامت سے قبل دین اسلام کا عالمی غلبہ ہو کر رہے گا۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 48' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

اقامتِ دین کی جدوجہد کے لیے مطلوبہ جماعت کے خصائص

(1) اس جماعت کے پیش نظر اقامتِ دین کا اعلانیہ ہدف ہو۔

(2) اس کا نظم سمع وطاعت والا ہو' چاہے وہ دستوری بیعت ہو جو کہ مباح اور جائز ہے' چاہے وہ شخصی بیعت ہو۔

(3) آپ یہ معلوم کیجیے کہ اقامتِ دین کی جدوجہد کے لیے اس جماعت کے پیش نظر طریق کار کیا ہے؟ ان سے معلوم کیجیے کہ آپ کیا کام کرنا چاہتے ہیں اور کیسے کرنا چاہتے ہیں؟ آپ ہمیں بتائیے کہ سیرت النبی ﷺ کے ساتھ اس کا کیا ربط وتعلق ہے؟

(4) اس جماعت کی قیادت کے قریب ہو کر انہیں دیکھیں اور پرکھیں۔

ان چار معیارات پر جو جماعت پاس مارکس بھی لے جائے' آپ پر فرض عین ہے کہ اس میں شامل ہوں۔ (قرآن کا لائحہ عمل: صفحہ 47' طبع اوّل: اکتوبر 2004ء)

اللہ کا دین قائم ہو کر رہے گا

❁ اس دنیا کے خاتمے سے قبل کل روئے ارضی پر اللہ کا دین قائم ہو کر رہے گا۔

(قرآن کا لائحہ عمل: صفحہ 51' طبع اوّل: اکتوبر 2004ء)

اوقات و وسائل کا استعمال

❁ ہمیں اپنی توانائیوں' قوتوں' صلاحیتوں' اوقات اور وسائل و ذرائع کا کم سے کم حصہ اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال پر اور زیادہ سے زیادہ حصہ ایسی جدوجہد میں لگا دینا چاہیے' جس کے ذریعے دین کے نظام کو قائم کیا جا سکے۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 26' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

التزام جماعت

❁ جس طرح نماز کے لیے وضو فرض ہے' اس لیے کہ وضو کے بغیر نماز نہیں' اسی طرح چونکہ جماعت کے بغیر دین کی اقامت ممکن نہیں' لہٰذا اگر اقامتِ دین فرض ہے تو التزامِ جماعت بھی فرض ہے۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 28' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

تکبیرِ ربّ کا مفہوم

❁ ''تکبیرِ رب'' کا حقیقی مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے احکام' اس کی ہدایات اور اس کے اوامر و نواہی کی تعمیل کی جا رہی ہو' اس کا عطا کردہ آئین اور اس

کے نازل کردہ قوانین عملاً نافذ ہوں' اور اس طرح اسے حقیقی طور مقتدر تسلیم کیا گیا ہو۔
(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 24' طبع: مارچ 2020ء)

آنحضور ﷺ کے اُمتی کی اہم ترین ذمہ داری

- نبی اکرم ﷺ کے فرائض منصبی کے ادراک سے نصرتِ رسول ﷺ کا مفہوم خود بخود واضح ہوتا ہے اور یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جو شخص آنحضور ﷺ پر ایمان لائے اور اس کا دل اس بات کی تصدیق کرے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اس کے لیے لازم ہے کہ اب فریضہ رسالت و نبوت کی ادائیگی میں آپ ﷺ کا رفیق و ناصر بنے۔ اب اسے تکبیر رب کی کٹھن مہم میں' اقامتِ دین اور غلبہ دین کی جاں گسل جدّ و جُہد میں دعوت و تبلیغ کے راہِ خارزار میں' حق و باطل کے معرکہ کارزار میں اور جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے میدانِ جنگ و جدال میں رسول اللہ ﷺ کا دست و بازو اور آپ ﷺ کا حامی و مددگار بننا ہوگا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 26' طبع: مارچ 2020ء)

نصرتِ رسول ﷺ

- لفظِ نصرت سے کسی کو خیال آ سکتا ہے کہ اللہ کے نبی اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی انسان کی مدد کی کیا حاجت؟ نبی ﷺ کا مقام و مرتبہ تو یہ ہے کہ اللہ خود ان کا مولا اور ناصر ہوتا ہے' پھر اللہ کے فرشتے نبی ﷺ کے پشت پناہ ہوتے ہیں' اور نبی ﷺ کو تو روح القدس کی تائید حاصل ہوتی ہے' لہٰذا نبی ﷺ کو اہل ایمان کی مدد و حمایت کی کیا ضرورت؟ پس! اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اس عالم اسباب میں دین حق کے غلبے کی جدّ و جُہد انسانوں ہی کو کرنی ہے' جن کو زمین میں اللہ کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 27' طبع: مارچ 2020ء)

اللہ اور رسولؐ کی نصرت

- غلبہ و اقامتِ دین کی جدّ و جُہد کو اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول ﷺ دونوں کی نصرت سے تعبیر فرماتا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 36' طبع: مارچ 2020ء)

کرۂ ارضی پر غلبہ دین

❁ آنحضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کے مقصدِ بعثت کی تکمیل ایک درجے میں ہوئی، یعنی جزیرہ نمائے عرب کی حد تک۔ حالانکہ آپ ﷺ کی بعثت کل رُوئے ارضی کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔ چنانچہ وسیع تر سطح پر دعوت و تبلیغ کا کام اور پورے کرۂ ارضی پر غلبہ دین کا مشن ہنوز شرمندۂ تکمیل ہے۔ یہ قرض اُمت کے ذمہ ہے، اس مشن کی تکمیل کا بوجھ اُمت کے کندھوں پر ہے۔ یہ امانت نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہر اُس شخص کی طرف منتقل ہوئی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہے اور آپ ﷺ کا نام لیوا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 48، طبع: مارچ 2020ء)

منظّم جماعت

❁ اقامتِ دین کی جدّوجُہد فرض ہے اور یہ فرض ایک منظّم جماعت کے بغیر محض انفرادی طور پر ادا نہیں کیا جا سکتا، اس کے لیے ایک جماعت کا ہونا لازم ہے۔

(اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 11، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

اسلامی ریاست

❁ اگر اسلامی ریاست قائم نہیں ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے قائم کرنے کے لیے کوشش کریں، اور یہ کوشش ایک مضبوط اور منظّم جماعت ہی کے ذریعے ہو سکتی ہے نہ کہ انفرادی طور پر۔ (اسلامی نظام میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 31، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

بعثتِ محمدی ﷺ کا بنیادی مقصد

❁ دین کو دنیا میں ایک عملی اور ایک زندہ نظام کی حیثیت سے قائم اور برپا کرنا بعثتِ محمدی ﷺ کا بنیادی مقصد ہے۔ اسی کے لیے محنت، اسی کے لیے جدّوجُہد، اسی کے لیے کوشش، اسی کے لیے جینا، اسی کے لیے مرنا، اسی میں مال اور جان کا کھپانا بندہ مومن کے ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ (سورۃ الصف: صفحہ 23، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

بعثتِ نبوی ﷺ کی امتیازی شان

❁ اعلیٰ سے اعلیٰ نظام بھی اگر صرف نظری اعتبار سے پیش کیا جا رہا ہو، صرف کتابی شکل میں نسلِ انسانی کو دیا گیا ہو تو وہ ایک خیالی جنت (utopia) کی شکل تو اختیار کر سکتا ہے، لیکن حجت نہیں بن سکتا، نوعِ انسانی پر حجت وہ صرف اُس وقت بن سکتا ہے جب اسے قائم کر کے، نافذ کر کے اور چلا کر دکھا دیا جائے۔ یہ ہے بعثتِ نبویؐ کی وہ امتیازی شان اور کٹھن ذمہ داری جو محمد رسول اللہ ﷺ پر عائد ہوئی کہ آپؐ جو دینِ حق دے کر بھیجے گئے ہیں، اسے پورے نظامِ زندگی پر غالب و قائم اور نافذ و رائج فرما دیں۔ (سورۃ الصف: صفحہ 46، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

تکبیرِ رب

❁ تکبیر کے معنی صرف یہ نہیں کہ بڑائی کا اعلان یا اعتراف کر لیا جائے، زبان سے اللہ اکبر کہہ دیا جائے، بلکہ تکبیر سے مقصود یہ ہے کہ اُس کی بڑائی نافذ ہو جائے، اُس کی کبریائی کے اعتراف پر مبنی نظام بالفعل قائم ہو جائے، اُسی کی بات سب سے اونچی اور اُس کا حکم سب سے بالا ہو۔ یہ ہے تکبیرِ رب کا حقیقی مفہوم۔

(سورۃ الصف: صفحہ 46، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

عظیم کام

❁ اللہ کے دین کو برپا کرنا اور اسے قائم و نافذ کرنا کسی ایک فرد کا کام نہیں، یہ ایک نہایت عظیم کام اور بہت اونچا نصب العین ہے، اور اس کے لیے ایک بڑی بھرپور اجتماعی جدّ و جہد کی ضرورت ہے۔ (سورۃ الصف: صفحہ 57، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

استحصالی نظام کا خاتمہ

❁ جو ظالم ہیں، جنہوں نے ناجائز طور پر اپنی حکومتوں کے قلادے لوگوں کی گردنوں پر رکھے ہوئے ہیں، جنہوں نے دولت کی تقسیم کا ایک غیر منصفانہ نظام قائم کیا ہوا ہے، جس کے باعث ان کے پاس دولت کے انبار جمع ہو رہے ہیں، چاہے دوسروں کو

دو وقت کی روٹی بھی نہ مل رہی ہو' کیا وہ کبھی پسند کریں گے کہ استحصالی و ظالمانہ نظام ختم ہو جائے اور عدل و قسط کا نظام قائم ہو؟ شریعتِ خداوندی و میزانِ عدل نصب ہو جائے؟ ان کی عظیم اکثریت یہ تبدیلی بالکل پسند نہیں کرے گی۔

(حبِ رسولؐ اور اس کے تقاضے: صفحہ 13' اکتوبر 1991ء)

ظالمانہ نظام کی مدافعت

❁ جاگیرداری نظام ہے تو جاگیردار کبھی پسند نہیں کرے گا کہ وہ نظام ختم ہو جائے۔ سرمایہ دارانہ نظام ہے تو سرمایہ دار کبھی نہیں چاہے گا کہ وہ نظام ختم ہو جائے۔ ہندو معاشرے میں برہمن کبھی پسند نہیں کرے گا کہ ذات پات کی اونچ نیچ ختم ہو جائے۔ برہمن کو جو اونچا مقام ملا ہوا ہے کیا وہ چاہے گا کہ شودر کو اُس کے برابر بنا دیا جائے؟ لہٰذا چاہے سماجی ظلم ہو' چاہے معاشی ظلم ہو اور چاہے سیاسی ظلم ہو' ظالم طبقات کی عظیم اکثریت اپنے اس ظالمانہ نظام کی مدافعت اور محافظت (protection) کے لیے میدان میں آ جاتی ہے۔ (حبِ رسولؐ اور اس کے تقاضے: صفحہ 14' اکتوبر 1991ء)

مزاجِ خانقاہی

❁ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی رہے' اس کے دین کا مذاق اڑتا رہے اور کوئی اپنی نفلی عبادت و ریاضت میں مگن رہے تو اسے ولایت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ یہ تو ابلیس کا مشن ہے' جسے علامہ اقبالؒ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے!

(قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 23' طبع اوّل: جون 1988ء)

دین کو قائم کرنا

❁ ایک ہے تبلیغ و دعوت یعنی دین کو پھیلانا' اُسے دوسروں تک پہنچانا' اس کی طرف لوگوں کو بلانا اور ایک ہے اسے قائم و غالب کرنا۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اسلام اگر ایک مکمل نظامِ حیات ہے' جیسا کہ فی الواقع وہ ہے ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ

اللہ الْاِسْلَامُ ﴾ (آل عمران:۱۹) تو اسے بالفعل قائم کیا جانا چاہیے۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 15)

تکبیرِ رب

❁ ہم اذانوں میں کہہ دیتے ہیں ''اللہ اکبر''۔ جلسوں اور جلوسوں میں ''نعرۂ تکبیر'' کے جواب میں فلک شگاف انداز میں کہہ دیتے ہیں ''اللہ اکبر''۔۔۔۔ لیکن کہنے کو جتنا چاہیں کہہ لیں کہ اللہ سب سے بڑا ہے' حقیقت میں اللہ کہاں بڑا ہے؟ اُس کی بڑائی اور اس کی کبریائی نظام حیات میں تو بالفعل کہیں بھی نافذ نہیں۔ حالانکہ ''تکبیرِ رب'' کا اصل تقاضا یہ ہے کہ وہ نظام قائم کیا جائے جس میں اللہ کی حاکمیت مُطلَقہ (Absolute Sovereignty) کو تسلیم کیا جائے' مانا جائے کہ آخری اختیار اُس کا ہے اور آخری فیصلہ اُس کے ہاتھ میں ہے' یہ نظام قائم کرو گے تو تکبیرِ ربّ کا تقاضا پورا ہوگا۔ (دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 16)

اقامتِ دین

❁ قائم کون سی چیز کو کہتے ہیں؟ اس کو جو کھڑی ہو۔ زمین پر پڑی ہوئی چیز تو قائم نہیں کہلاتی۔ کوئی چیز گر جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس کو قائم کرو' اسے کھڑا کرو۔ دین اگر پہلے سے قائم ہے تو اسے قائم رکھنا اہل دین کی ذمہ داری ہوگی اور اگر زمین بوس ہو تو اس کا اپنے ماننے والوں سے یہ تقاضا ہے کہ اسے قائم کریں' اسے کھڑا کریں۔ اسی دین کے مطابق نظام معیشت و معاشرت استوار ہو' اسی کے مطابق نظام حکومت و سیاست قائم ہو۔ اگر یہ صورت ہے تو ''اَقِیْمُوا الدِّیْنَ'' کا تقاضا پورا ہو رہا ہے اور اگر نہیں تو جان لیجیے کہ محض تلاوت اور مدح سرائی کے لیے تو یہ دین نہیں اُتارا گیا۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 18)

دین کا غلبہ

❁ اگر آپ نے رفاہِ عامہ' خدمتِ خلق' اشاعت تعلیم یا اپنے پیشہ وارانہ مفادات کے تحفظات کے لیے کوئی انجمن' کوئی ادارہ یا کوئی ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہو تو اس

پر ''جماعت'' کا اطلاق نہیں ہوگا۔ حدیث کی رو سے تو وہ جماعت درکار ہے جس کا مقصدِ وجود اللہ کے دین کا غلبہ ہو۔ (دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 28)

اُمّت کی زبوں حالی

❁ اِس وقت عالمی پیمانے پر اُمتِ مسلمہ جس زبوں حالی کا شکار ہے' یہ اصل میں عذابِ الٰہی ہے' جس میں ہم مبتلا ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم زمین پر اللہ کے دین کے نمائندے بنائے گئے تھے' لیکن ہم آج پوری دنیا میں کوئی ایک ملک بھی بطور ماڈل ایسا نہیں دکھا سکتے جس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکیں کہ لوگو آؤ' دیکھو' یہ ہے نظامِ مصطفیٰ ﷺ۔ (رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 7' طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

غلبہ اسلام

❁ آج غلبہ اسلام کے لیے لوگوں کے جذبے میں کمی نہیں ہے' لیکن صحیح لائحہ عمل پیش نظر نہ ہونے کے باعث تحریکیں اِدھر اُدھر بھٹک رہی ہیں اور ان کا حال بالفعل یہ ہوگیا ہے کہ ؎

نشانِ راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لیے

(رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 9' طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

اسلامی نظام کے قیام کا نتیجہ

❁ اسلام کا سیاسی' معاشی اور معاشرتی نظام اگر کسی ملک کے اندر قائم ہوجائے تو دنیا میں جتنے بھی نظام ہیں' ان کے تار و پود بکھر کر رہ جائیں گے۔

(ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 43' طبع اوّل: اگست 2014ء)

اقامتِ دین

❁ اقامتِ دین سے ہماری مراد یہ ہے کہ اللہ کے جس دین کو ہم نے اپنی زندگیوں کے لیے اختیار کیا ہے' اُسے پوری زندگی میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

(عزم تنظیم: صفحہ 62' طبع اوّل: جون 1991ء)

اقامتِ دین اور شہادتِ حق کے آداب

❁ اقامتِ دین اور شہادتِ حق کے آداب میں سب سے اہم چیز اور ان کی شرائط میں شرطِ اوّل جماعت کا اہتمام ہے۔ ہر فرد اس بات پر مکلّف ہے کہ وہ یہ فرائض ایک اجتماعی جدّ و جُہد کی صورت میں ادا کرے۔ اگر پہلے سے کوئی جماعت یہ کام کر رہی ہو تو اس میں شریک ہو جائے' اور اگر وہ کوئی ایسی جماعت نہ پائے تو تن تنہا کھڑا ہو جائے اور لوگوں کو اپنے گرد جمع کر کے ایک ایسی جماعت کا قیام عمل میں لائے جو اقامتِ دین اور شہادتِ حق کے فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ ہو۔

(عزم تنظیم: صفحہ 64' طبع اوّل: جون 1991ء)

اجتماعی جدّ و جُہد

❁ جس دور میں ہم جی رہے ہیں' وہ طاغوت کا دور ہے۔ اللہ کا دین قائم نہیں ہے اور اسلامی ریاست کا کہیں وجود نہیں ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں میں سے جو بھی شعور کو پہنچتا ہے اور غیر مسلموں میں سے اللہ جسے بھی قبولِ حق کی توفیق دیتا ہے' اس کے لیے ایک ہی راہ ہے' جس پر وہ اللہ اور اس کے دین کی طرف سے مکلف ہے اور وہ یہ کہ اپنی انفرادی زندگی کو اللہ کی عبادت میں دے دے اور اپنے وقت اور اپنی محنت اور اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کا بس تھوڑا سا حصّہ اپنی معاش کے لیے رکھ کر باقی سارے کا سارا شہادتِ حق اور اقامتِ دین کے لیے اجتماعی جدّ و جُہد میں کھپا دے۔ (عزم تنظیم: صفحہ 65' طبع اوّل: جون 1991ء)

اجتماعی سعی

❁ اسلام کے سب تقاضے انفرادی طور پر پورے نہیں کیے جا سکتے' اس کے لیے اجتماعی سعی ضروری ہے۔ پورے دین کو قائم کرنے اور اس کی صحیح شہادت ادا کرنے کے لیے قطعاً ناگزیر ہے کہ تمام ایسے لوگ جو مسلمان ہونے کی ذمہ داریوں کا شعور اور انہیں ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں متحد ہو جائیں اور منظّم طریق سے دین کو عملاً

قائم کرنے اور دنیا کو اس کی طرف دعوت دینے کی کوشش کریں اور ان مزاحمتوں کو راستے سے ہٹا دیں جو اقامتِ دین اور دعوتِ دین کی راہ میں حائل ہوں۔

(عزم تنظیم: صفحہ 66، طبع اوّل: جون 1991ء)

اتمامِ حُجّت

❁ دین حق کے ضمن میں اتمام حُجّت یہ ہے کہ دین کو قائم کر کے اس کی عملی شکل دنیا کے سامنے پیش کرنا۔ (ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 25، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

ہمارا فرض

❁ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اللہ کے دین کے غلبے اور اس کی اقامت کے لیے کمر کس لے۔ دنیا میں کیا ہوتا ہے، کیا نہیں ہوتا، یہ میرے اور آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ میں جو کچھ کر سکتا ہوں اس کے بارے میں جواب دہ ہوں، آپ جو کچھ کر سکتے ہیں، جو بھی آپ کے اختیار میں ہے، اس کے لیے آپ عند اللہ مسئول و ذمہ دار ہیں۔ (ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 40، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

بعثتِ محمدی ﷺ

❁ تکمیل رسالتِ محمدی ﷺ کا آخری مرحلہ ابھی باقی ہے، جس کی خبر دی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے کہ یہ ہونا ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ بعثتِ محمدیؐ کا تقاضا بتمام و کمال پورا نہ ہو اور دنیا ختم ہو جائے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 40، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

نفاذِ اسلام

❁ خود اپنی ذات پر اور اپنے گھر میں اسلام نافذ کیا جائے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 42، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

حُبِّ رسول ﷺ

❁ حبِّ رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے مشن کی تکمیل کے لیے تن من دھن ایک کر دیا جائے۔ (عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: صفحہ 57، طبع اوّل: جولائی 2001ء)

نظامِ خلافت

❁ اسلام کا عالمی غلبہ اور نظامِ خلافت کا قیام ایک اٹل حقیقت ہے' اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ (عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: صفحہ 58' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

خلافت کے قیام کی خوشخبری

خلافت کے قیام کی خوشخبری دی ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت سے پہلے پوری دنیا میں نظام ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' قائم ہوگا اور ہمیں پختہ یقین ہے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 60' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

اللہ کی راہ

❁ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیت' سمجھ' شعور اور ذہانت دی ہے' اس کو بھی اللہ کی راہ میں لگایئے۔ (جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 20' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

منظّم جماعت

❁ جس طرح نماز کے لیے وضو شرط ہے' ایسے ہی اقامتِ دین کے لیے ایک منظّم جماعت کا ہونا شرطِ لازم ہے۔ (جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 50' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے کی برکات

❁ اللہ کی قائم کردہ حدود میں سے ایک حد (یا احکام میں سے کوئی حکم) بھی صحیح طور پر نافذ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا برکات کا نزول وظہور ہوتا ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 89' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

غلبہ دین

❁ ہر نظام اپنا غلبہ چاہتا ہے' اور اگر اسلام محض مذہب نہیں بلکہ دین ہے' جیسا کہ فی الواقع وہ ہے: ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ تو اس کا غلبہ درکار ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 32' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

❁ دین اپنی فطرت کے اعتبار سے اپنا غلبہ چاہتا ہے' وہ دین درحقیقت دین ہے ہی نہیں جو غالب نہ ہو۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 82' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

نظام کی تبدیلی

❁ آپ اپنا نظام لانا چاہتے ہیں تو فی الوقت نافذ و قائم نظام کو ہٹانا ہوگا۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 33' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

مراعات یافتہ طبقہ

❁ جن لوگوں کے مفادات اور جن کی قیادت و سیادت نظام باطل سے وابستہ ہے' وہ اس بات کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ان کا طاغوتی نظام بیخ و بُن سے اکھاڑ کر توحید پر مبنی نظامِ عدل و قسط قائم کیا جائے۔ وہ تو مزاحمت کریں گے' مخالفت کریں گے اور اپنی پوری طاقت دین اللہ کے قیام و نفاذ کو روکنے کے لیے صرف کر دیں گے۔ لہٰذا اللہ کے فرماں برداروں کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اللہ کے باغیوں سے پنجہ آزمائی کریں' ان سے نبرد آزما ہوں اور اللہ تعالیٰ کی تشریعی حکومت کو قائم کرنے کے لیے اپنا تن' من' دھن سب کچھ قربان کر دیں۔ جو لوگ یہ قربانی دیں گے تو وہ سرخرو ہیں۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 36' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

زمین پر اللہ کا حکم

❁ اس کائنات کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اللہ کی زمین پر اُسی کا حکم نافذ ہو۔ زمین بھی اللہ کی ہے اور حکم بھی اللہ کا ہونا چاہیے۔

(بصائر: صفحہ 111' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

اسلامک ورلڈ آرڈر

❁ قیامت سے قبل پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا اور کفار کا ''نیو ورلڈ آرڈر'' نہیں ''اسلامک ورلڈ آرڈر'' پوری دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔

(بصائر: صفحہ 116' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

تصوّرِ دین

❁ ''اَقِیْمُوا الدِّیْنَ'' کا ترجمہ ''قائم کرنا'' بھی کیا گیا ہے اور ''قائم رکھنا'' بھی۔ نتیجے کے اعتبار سے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر دین پہلے سے قائم اور غالب ہے تو اس کو اس حالت پر برقرار رکھنا اقامتِ دین ہے۔ لیکن اگر دین بالفعل قائم نہیں ہے تو اسے دنیا میں قائم اور غالب کرنے کی جدّوجہد کرنا اقامتِ دین کا تقاضا ہے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 89، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

نبویؐ منہاج

❁ نبویؐ منہاج پر استوار نظام کی اقامت اُمت پر فرض ہے۔ اب اگر اُمت اس فرض سے بحسن و خوبی عہدہ برآ نہیں ہوتی تو وہ لازماً خدا کے ہاں مسئول ہوگی۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 69، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

توحید کی زَد

❁ ایک سادہ لوح مسلمان کے علم میں شاید یہ بات نہ ہو کہ توحید کی زَد کہاں کہاں پڑ رہی ہے، لیکن مشرکین اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ لہٰذا ان کے لیے دعوت بہت بھاری ہے اور وہ ٹھنڈے پیٹوں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ اللہ کا دین قائم اور غالب ہو۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 91، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

بلند ترین منزل

❁ دین کا بنیادی اور اساسی تقاضا اور اس کی پہلی منزل ''عبادتِ ربّ'' ہے، جس کا لازمی تقاضا ''فریضہ شہادت علی الناس'' کی ادائیگی ہے، جو دین کی عمارت کی دوسری اور بلند تر منزل ہے، جبکہ اس کا حتمی اور تکمیلی تقاضا اور بلند ترین منزل ''اقامتِ دین'' ہے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 118، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

دینِ حق کا غلبہ

❁ قیامت سے قبل پورے کرہ ارضی پر اللہ کے دین حق کا غلبہ اور خلافت علیٰ منہاج

النبوت کے نظام کا قیام لازماً واقع ہو کر رہے گا۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 138، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ

❁ میری رائے ہے کہ پہلے پاکستان اور افغانستان اور پھر کل روئے ارضی پر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ اب زیادہ دُور کی بات نہیں ہے۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 141، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

دین کو قائم کرنا

❁ مسلمان فرقوں میں منقسم ہو جائیں تو پھر دین کیسے قائم ہوگا؟ دین کو قائم کرنے کے لیے تو بڑی مضبوط جدّوجُہد کی ضرورت ہے۔ بڑی مجتمع قوتوں کی ضرورت ہے۔ مل جل کر کام کرنا اور زور لگانا ہوگا۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 79، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

فریضہ اقامتِ دین

❁ فریضہ اقامتِ دین کی ادائیگی کے لیے پوری اُمّت کی اجتماعی قوت درکار ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 93، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

❁ آپ پر لازم ہے کہ فریضہ اقامتِ دین کی جدّوجُہد کے لیے جو بھی موجودہ (existing) جماعتیں ہیں، ان میں سے جس پر آپ کا دل مطمئن ہو، اسے قبول کریں اور اس میں بلا تاخیر شامل ہو جائیں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 388، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اقامتِ دین کی جدّوجُہد

❁ دین کی خدمت یا اقامتِ دین کی جدّوجہد میں جو لوگ اور جو جماعتیں بھی خلوص و اخلاص کے ساتھ مصروف رہی ہیں اور ان کے طریقہ کار میں اختلاف ہے، ان کے لیے فکرمندی کی کوئی بات نہیں۔ اگر منزل ایک ہے تو قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں گے اور آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں منزل پر پہنچ کر سب ایک جگہ

جمع ہو جائیں گے۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 149، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

❁ اقامتِ دین کی جدّوجُہد فرض ہے۔ بالخصوص جن پر اس کی جدّوجُہد کا فرض ہونا واضح ہو جائے، ان کا اس کو ترک کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 197، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

❁ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات کے لیے کم سے کم پر قناعت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں، قوتوں، توانائیوں کا زیادہ سے زیادہ حصّہ اللہ کے دین کو قائم کرنے کی جدّوجُہد کے اندر وقف کر دیا جائے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 383، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

❁ اقامتِ دین کی جدّوجُہد کوئی اضافی نیکی نہیں، بلکہ میرا اور ہر مسلمان کا فرضِ عین ہے۔ اس کے لیے تنظیم کا قیام لازم ہے اور اس تنظیم کی ہیئت تشکیلی بیعت کے نظام پر ہونی عین سُنّت کا تقاضا ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 327)

❁ اعلائے کلمۃ اللہ، اظہار دین الحق اور اقامتِ دین، نبی اکرم ﷺ کے ہر اُمتی پر فرض ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 293، طبع دوم: جولائی 2014ء)

دین کے کھاتے میں

❁ آپ بھی دین کے لیے محنت کر رہے ہیں اور میں بھی دین ہی کے لیے محنت کر رہا ہوں تو ان محنتوں کے ثمرات کہاں جمع ہوں گے؟ ظاہر بات ہے کہ دین کے کھاتے میں۔ فرض کیجیے کوئی ایک شخص کسی ایک جماعت کے ذریعے سے دین کے قریب آ جاتا ہے اور کوئی دوسرا شخص کسی دوسری جماعت کے ذریعے سے دین کے قریب آیا ہے، تو کام تو جمع ہو ہی گئے، چاہے وہ قافلے جمع نہ ہوئے ہوں۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 151، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

حالتِ غُصّہ

❁ اقامتِ دین کی جدّوجُہد کرنے والوں میں یہ وصف ہونا چاہیے کہ وہ کوئی کام غُصّہ کی حالت میں نہ کریں۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 198، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

اقامتِ دین کا مطلب

❁ اقامتِ دین کا مطلب ہے پوری انسانی زندگی پر دین کا غلبہ۔ انفرادی سطح پر بھی اور اجتماعی سطح پر بھی۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 18، طبع اوّل: فروری 2003ء)

اللہ کی مدد

❁ دین کے غالب نہ ہونے کا مطلب اللہ کے خلاف بغاوت ہے اور اس بغاوت کو فرو کر کے اللہ کے دین کو قائم کرنا اللہ کی مدد ہے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 162، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

آنکھ اوجھل، پہاڑ اوجھل

❁ ہم برعظیم پاک و ہند کے مسلمان انگریزوں کے غلام تھے۔ غلامی کے دور میں نماز، روزہ تو چلتا رہا، لہٰذا اس کا تصور تو ذہنوں میں موجود رہا، جب کہ جہاد و قتال، انقلاب اور اقامتِ دین ذہنوں سے نکلتے چلے گئے اور پھر آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل والی کیفیت پیدا ہو گئی۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 179، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

اجتماعیت

❁ اقامتِ دین کے لیے جو اجتماعیت قائم ہوئی ہے، اس کی مصلحتیں اور اس کا تحفظ اللہ کی نگاہ میں کتنا عزیز ہے، یہ وہ بات ہے جو سمجھ میں آئے گی تو ہی اس کی اہمیت و عظمت منکشف ہو گی۔ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 286، طبع اوّل: جون 2006ء)

اللہ کی حکومت قائم کرنا

❁ رفتہ رفتہ اللہ کی حکومت کا تصور ہی مسلمانوں کے ذہن سے نکل گیا اور دین کا تصور صرف یہ رہ گیا کہ اللہ کو ایک مانو، اللہ کے لیے نماز پڑھو، اللہ کے لیے روزے رکھو، اللہ کے لیے حج کرو۔ یہ ساری چیزیں تو برقرار رہیں مگر اللہ کی حکومت کو قائم کرنا ہمارے ذہنوں سے نکل گیا۔ (اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 29)

کوتاہی کا گناہ

❁ قرآن قائم کرو۔ یہ میزان عدل ہے' اسے نصب کرو۔ اس نے جو نظام دیا' وہ عدل وقسط پر مبنی ہے۔ جس کا جو حق ہے وہ اس کو دو اور جس کی جو ذمہ داری ہے اس کے اوپر عائد کرو۔ اگر یہ نہیں کرتے تو پھر صرف اس کی تلاوت کا جو ثواب لے رہے ہو' اس سے کہیں بڑھ کر اس کوتاہی کا گناہ ہو سکتا ہے جو تم اس کی طرف سے برت رہے ہو۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 308' طبع اوّل: جون 2005ء)

مال کی محبّت

❁ مال کی محبّت کو ہر دو طریقے پر دل سے نکالنا ہوگا' محتاجوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کر کے بھی اور اللہ کے دین کے قیام کی جدّ و جُہد کے لیے بھی۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 319' طبع اوّل: جون 2005ء)

کائنات کا سب سے بڑا حق

❁ اس کائنات کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اللہ کی زمین پر اُسی کا حکم نافذ ہونا چاہیے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 25' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

فساد فی الارض

❁ اِس زمین پر اللہ کا حق ہے کہ اُسی کی حکومت قائم ہو۔ لیکن اگر یہاں کسی اور نے اپنی حکمرانی کا تخت بچھایا ہوا ہے اور کسی فرعون یا نمرود کی مرضی یہاں رائج ہے تو یہی درحقیقت قرآن حکیم کی اصطلاح میں فتنہ ہے' یہ فساد فی الارض کی بدترین شکل ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 26' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اللہ کے مددگار

❁ اِس وقت دنیا میں اللہ کی حکومت کے خلاف بغاوت ہے۔ اگر آپ اللہ کے وفادار بن کر دنیا میں اُس کی حکومت قائم کرنے کے لیے اپنا تن من دھن لگا رہے ہیں تو

آپ لازماً اللہ کے مددگار ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 509، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اقامتِ دین

❁ جس طرح نماز کے لیے وضو فرض ہے کہ وضو کے بغیر نماز نہیں، اسی طرح جماعت کے بغیر دین کی اقامت ممکن نہیں، لہٰذا اگر اقامت دین فرض ہے تو التزامِ جماعت بھی فرض ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 32، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

نظامِ خلافت

❁ احادیث نبویؐ میں قیامت سے قبل عالمی غلبہ اسلام کی صریح پیشین گوئی موجود ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ دور لازماً آئے گا اور اُس وقت اصل میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد بتمام وکمال پورا ہوگا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 55، طبع دوم: جولائی 2014ء)

غلبہ ونفاذِ دین

❁ آنحضور ﷺ نے ساری مصیبتیں جھیل کر، ساری تکلیفیں برداشت کر کے دین کو بالفعل قائم ونافذ فرما کر اُمت پر ہمیشہ کے لیے ایک حُجّت قائم کر دی ہے کہ اللہ کے اس دین حق کو اب اُمت نے غالب اور نافذ کرنا ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 83، طبع دوم: جولائی 2014ء)

نصرتِ رسولؐ

❁ رسول ﷺ کی نصرت اللہ ہی کی نصرت ہے اور فریضہ رسالت کی ادائیگی میں جو شخص رسول کا حامی، مددگار اور دست وبازو بنتا ہے، اس راہ میں جانفشانی اور سرفروشی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنا جان ومال کھپاتا ہے، وہ اللہ کے رسول ﷺ کی نصرت بھی کر رہا ہے اور اللہ کی نصرت میں بھی لگا ہوا ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 233، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حضور ﷺ کی سعی و جُہد کا مقصد

❁ حضور ﷺ نے دعوت بھی دی، تبلیغ بھی فرمائی، تربیت بھی دی، تزکیہ بھی کیا۔ یہ سب کچھ کیا، لیکن اس تمام جدّ و جُہد کا مقصد کیا ہے! وہ ہے ﴿لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ ''تاکہ اس دین حق کو (اور اس نظامِ عدل و قسط کو) پورے نظامِ اطاعت پر غالب کر دیں۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 352، طبع دوم: جولائی 2014ء)

کل روئے ارضی پر دین کا نفاذ

❁ کیسے ممکن ہے کہ دنیا ختم ہو جائے اور حضور ﷺ پر تکمیل رسالت کا یہ تقاضا کہ کل روئے ارضی پر آپؐ کا لایا ہوا دین نافذ ہونا ہے، پورا نہ ہو!

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 506، طبع دوم: جولائی 2014ء)

غلبہ اسلام کا آغاز

❁ میرے مشاہدے میں کچھ اشارات ہیں کہ اب غلبہ اسلام کا آغاز پاکستان اور اس سے ملحق سرزمین افغانستان سے ہوگا۔ اگرچہ موجودہ حالات بڑے تباہ کن ہیں، افسوس ناک ہیں، افغانستان میں طالبان کی قائم کردہ اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے، جہادِ کشمیر پر ریورس گیئر لگ چکا ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 507، طبع دوم: جولائی 2014ء)

❁ ظاہر بات ہے کہ کوئی بھی حالات ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتے۔ لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اسی خطہ ارضی سے غلبہ اسلام کا آغاز ہوگا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے چار پانچ سو سال سے اس کی تمہید کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت میں پاکستان سے کوئی بڑا کام لینا مقصود ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 508، طبع دوم: جولائی 2014ء)

غلبہ و اقامتِ دین

❁ ہمارا کام یہ ہے کہ دین کے غلبہ و اقامت کے لیے اپنا تن من دھن لگا دیں، یہ کام

ہمیں ہر حال میں کرنا ہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 43، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

- اسلام کے غلبہ و اقامت کا یہ عظیم کام اکیلا فرد انجام نہیں دے سکتا، یہ کام جماعت سے ہوگا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 240، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)
- ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اللہ کے دین کے غلبے اور اس کی اقامت کے لیے کمر کس لے۔ دنیا میں کیا ہوتا ہے، کیا نہیں ہوتا، یہ میرے اور آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ میں جو کچھ کر سکتا ہوں اس کے بارے میں جواب دہ ہوں، آپ جو کچھ کر سکتے ہیں، جو بھی آپ کے اختیار میں ہے، اس کے لیے آپ عنداللہ مسئول ہیں، ذمہ دار ہیں۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 508، طبع دوم: جولائی 2014ء)

کل انسانیت پر دین کا نفاذ

- دنیا کے خاتمے سے پہلے چہار دانگِ عالم پر، کل عالم انسانیت پر اللہ کا دین نافذ ہوگا۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 508، طبع دوم: جولائی 2014ء)

اسلام کا نفاذ

- اگر ہمارے چلن یہی رہے تو شاید اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد سے ہاتھ کھینچ لے۔ ہم نے موٹر وے بنالی، ہم نے بڑے بڑے محل بنالیے۔ کراچی، لاہور اور پشاور کی ڈیفنس سوسائٹیاں ذرا جا کر دیکھیے کہ کیسے کیسے محلات تعمیر کیے گئے ہیں۔ اسلام آباد کے بنگلے دیکھیے کہ دو دو، تین تین کروڑ کا ایک بنگلہ ہے، لیکن ہم اسلام نافذ نہیں کر سکے۔ یہ جرم ہمارا ایسا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس پر اللہ آخری سزا دے دے اور ہو سکتا ہے کہ ابھی کچھ مہلت باقی ہو۔ بہر حال ایک بات محاورے کے طور پر کہی جاتی ہے کہ ''جب تک سانس، تب تک آس۔''

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 510، طبع دوم: جولائی 2014ء)

غلبہ اسلام کی جدّ و جُہد

- حضور ﷺ کی بعثت کا جو گلوبل تقاضا ہے یعنی پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ، اس کے

لیے محنت و مشقت اور جدّ و جُہد جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کی تھی، ہمیں بھی کرنی ہوگی۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 516، طبع دوم: جولائی 2014ء)

اللہ کی نصرت

❁ دین اللہ کا ہے، اس کے غلبے کے لیے تن من دھن لگاؤ گے تو یہ نصرت ہے اللہ کی۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 222، طبع ششم: اپریل 2015ء)

کرنے کا اصل کام

❁ اس دور میں کرنے کا اصل کام ہے نوع انسانی کو دعوتِ توحید و ایمان دینا اور توحید علمی و عملی کو بالفعل قائم کرنے کی جدّ و جُہد کرنا۔ اسی کا نام تکبیر رب ہے، اسی کا نام اظہار دین الحق علی الدین کلہ ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 361، طبع ششم: اپریل 2015ء)

پورے کے پورے اسلام کا نفاذ

❁ آپ پورے کے پورے اسلام کو نافذ کیجیے۔ اس میں تدریج کا معاملہ نہ کیجیے گا کہ ایک حصہ نافذ کر دیا، دوسرا نہیں۔ اس میں اپنی priorities بنا لینا، دین کی ترجیحات کو نظر انداز کر دینا، معاشرے کا رنگ دیکھ کر لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے، ان کو جانچنے پرکھنے کے لیے نفاذِ اسلام میں تدریج اختیار کرنا، پھر یہ کہ اس کا تجزیہ کرنا یعنی اس کے اجزاء کرنا کہ دین کا ایک حصہ اس وقت نافذ کیا جائے اور دوسرے حصوں کو تعویق میں ڈالنا کہ پھر دیکھا جائے گا، یہ طرزِ عمل اسلام کے مطابق نہیں ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 558، طبع ششم: اپریل 2015ء)

ہماری ذمہ داری

❁ آج پوری دنیا میں مختلف جماعتوں اور تحریکوں کے ذریعے اسلامی انقلاب اور اقامتِ دین کے لیے ایک جدّ و جُہد اور سعی و کوشش ہو رہی ہے۔ ایسی تحریکوں کے فکر میں بعض اوقات ایک بنیادی غلطی یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اللہ کے دین کو غالب

کرنے کو اپنی ذمہ داری سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اللہ کے دین کو غالب کر دینا ہماری ذمہ داری نہیں ہے' بلکہ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش اور امکان بھر سعی و جُہد کریں اور اس راستے میں اپنے تمام وسائل و ذرائع اور صلاحیتیں اور استعدادات (باطنی صلاحیتوں) کو صرف کر دیں۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھ لیں گے کہ ہمیں یہ کام بہر طور کر کے رہنا ہے تو اس سے ہمارے طرزِ عمل میں یہ کجی (خرابی) پیدا ہو سکتی ہے کہ اگر صحیح راستے سے کام نہیں ہو پا رہا تو ہم کسی غلط راستے کو اختیار کر لیں۔ چنانچہ ذمہ داری کا یہ غلط تصوّر بہت سی تحریکوں کے غلط رخ پر پڑ جانے کا سبب بن گیا ہے۔

(مسلمان خواتین کے دینی فرائض: صفحہ 3' طبع: نومبر 2017ء)

عزمِ صادق

❁ مَیں یہ نہیں کہتا کہ اسلام ایک دم نافذ کرو' پوری شریعت ایک دم نافذ کرو' مَیں بھی مانتا ہوں کہ یہ ایک دم ہونے والی بات نہیں ہے۔ لیکن ایک عزمِ صادق کے ساتھ آغاز تو کرو۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل' صفحہ 70' طبع اوّل' نومبر 2013ء)

فائق حق

تمام حقائق میں سب سے فائق حق یہی ہے کہ اللہ کی زمین پر اُسی کے اختیار کو عملاً نافذ و غالب ہونا چاہیے۔ (جہاد و قتال فی سبیل اللہ: صفحہ 18' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

اقامتِ دین کا مرحلہ

❁ جب دعوت یہ ہو گی کہ اللہ کا عطا کردہ نظامِ عدل قائم کیا جائے' اسے نافذ اور رائج کیا جائے تو یہ صرف تبلیغ و تلقین اور وعظ و نصیحت کا مرحلہ نہیں ہے' بلکہ اقامتِ دین کا مرحلہ ہے۔ (جہاد و قتال فی سبیل اللہ: صفحہ 19' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

اقوامِ عالم

ملک چین

- جب سے دنیا کی تاریخ انسان کے علم میں ہے، اُسی وقت سے چین نامی ملک بھی دنیا میں موجود ہے اور اس کا نام بھی ہمیشہ سے یہی چلا آ رہا ہے اور اس کی حدود بھی ہمیشہ تقریباً یہی رہی ہیں۔ (استحکام پاکستان: صفحہ 70، طبع اوّل، مارچ 1986ء)
- ہمارے ہاں کچھ لوگ چین پر بہت تکیہ کیے بیٹھے ہیں، حالانکہ چین تو یہاں کے بنیاد پرستوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 64، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

افغانستان میں چند اسلامی احکام کا نفاذ

- افغانستان میں طالبان نے صرف چند اسلامی احکام اور چند شرعی سزائیں نافذ کی تھیں تو پورے افغانستان میں امن ہو گیا تھا، ملا عمر کے ایک حکم پر پوست کی کاشت زیرو ہو گئی تھی۔ اسی پر اہل مغرب کو اندیشہ ہوا کہ ابھی تو انہوں نے شریعت کی چھوٹی چھوٹی چیزیں نافذ کی ہیں اور برکات کا ظہور ہو گیا ہے، اگر کہیں پوری شریعت نافذ ہو گئی اور پورا دین آ گیا تو پھر ہمارا نظام کہاں رہے گا؟ کیا سورج کے طلوع ہونے کے بعد تاریکی موجود رہے گی؟ اس لیے انہیں خوف لاحق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اسلام کو نظام سمجھنے والے بنیاد پرست (Fundamentalists) ہمارے دشمن ہیں، ہم انہیں تباہ کر کے رہیں گے، ہم ان کو کسی صورت برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 46، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

عظیم خون ریزیاں

- تاریخِ عالم پر ایک طائرانہ نظر ڈالیے تو صاف نظر آئے گا کہ بسا اوقات بعض افراد

کے داخلی انتشار وفساد کی وجہ سے عظیم خوں ریزیاں ہوئیں اور امنِ عالم تہ وبالا ہوا۔ ہلاکو اور چنگیز خاں اور ہٹلر اور مسولینی ایسے لوگوں کی شخصیتوں کا ذرا دقتِ نظر کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ ان کے جذبات واحساسات کے اختلال اور ذہنی وقلبی انتشار ہی کے نتیجے میں پورے عالمِ ارضی کا سکون وچین ختم ہوا اور بے اندازہ قتل وغارت کا بازار گرم ہوا۔

(قرآن اور امن عالم: صفحہ 3، طبع اوّل: جنوری 1970ء)

اقوامِ عالم کے درمیان دوری

❁ سائنس کی حیرت انگیز ترقی اور ذرائع آمدورفت اور نقل وحمل میں بے پناہ اضافے کی بنا پر پورا عالم انسانی ایک شہر کے مانند ہو کر رہ گیا ہے اور مختلف ممالک کی حیثیت اس کے محلوں سے زیادہ نہیں رہی، لیکن فاصلوں کی یہ ساری کمی انسان کے خارج ہی میں وقوع پذیر ہوئی ہے، دلوں کے بُعد میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور افرادِ نوعِ بشر اور اقوام ومللِ عالم کے مابین دوری جوں کی توں قائم ہے۔

(قرآن اور امن عالم: صفحہ 12، طبع اوّل: جنوری 1970ء)

امریکہ کا غرور

❁ امریکہ کو جو اپنے اوپر زعم تھا کہ ہم تن تنہا جو چاہیں کر سکتے ہیں، وہ سب خاک میں مل گیا ہے، اب امریکہ دوسرے ملکوں سے ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہے کہ خدا کے لیے ہمارا ساتھ دو۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل، صفحہ 74، طبع اوّل، نومبر 2013ء)

بھارت کے ساتھ صلح

❁ وہ وقت قریب ہے کہ امریکہ پاکستان کو مجبور کرے گا کہ وہ بھارت کے ساتھ اس کی شرائط پر صلح کرے۔ (استحکام پاکستان، صفحہ 57، طبع اوّل، مارچ 1986ء)

لارڈ ماؤنٹ بیٹن

❁ لارڈ ماؤنٹ بیٹن، جس کے ہاتھوں قدرت نے ہندوستان کو بالفعل تقسیم کرایا، ایک

طرف خود گاندھی کا چیلا تھا تو دوسری طرف پنڈت نہرو کی دوستی صرف اُس ہی سے نہیں، اُس کے پورے خاندان سے تھی، جبکہ قائداعظم سے اُسے ذاتی پرخاش اور نفرت تھی۔ (استحکام پاکستان، صفحہ 124)

بھارت کے خلاف ہمارا اصل ہتھیار: شمشیرِ قرآنی

❁ بھارت کے مقابلے میں ہمارا سب سے بڑا ہتھیار قرآن حکیم ہے۔ اس لیے کہ فکر اور نظریے کے میدان میں بھارت کے پاس کچھ نہیں ہے، ہندو قوم کے پاس اپنا کوئی جاندار نظریہ نہیں ہے، نہ مذہب کے میدان میں اور نہ فلسفے کے میدان میں۔ مذہب کے نام پر ان کے ہاں جو ایک تحریک چل رہی ہے، وہ محض چند سیاسی مقاصد کے لیے چلائی گئی ہے، ورنہ دراصل ہندو ازم صرف ایک کلچر ہے، کچھ رسومات ہیں اور کچھ ایسی سماجی تقریبات ہیں جن کے حوالے سے وہ کچھ جشن منا لیتے ہیں، باقی کوئی شے ان کے پاس نہیں ہے۔ (قرآن حکیم کی قوتِ تسخیر: صفحہ 40)

ہندوستان کے اونچی ذات کے ہندوؤں کا قبول اسلام

❁ شاہ ولی اللہؒ نے ''تفہیماتِ اسلامیہ'' میں یہ بات لکھی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ہندوستان کے اونچی ذات کے ہندوؤں کی اکثریت اسلام قبول کر لے گی۔ یہ ایک پیشین گوئی ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کے حق میں تمام شواہد موجود ہیں۔

(قرآن حکیم کی قوتِ تسخیر: صفحہ 42، طبع اوّل: اکتوبر 1998ء)

سب سے بڑا خطرہ

❁ سب سے بڑا خطرہ ہمیں اپنے ہندو ہمسائے سے ہے جو قیام پاکستان کے وقت سے ہماری دشمنی پر کمر بستہ ہے۔ (عظمتِ قرآن: صفحہ 24، طبع اوّل: جنوری 1992ء)

انڈین نیشنل کانگریس

❁ انڈین نیشنل کانگریس کا قائم کرنے والا ایک انگریز مسٹر ہیوم تھا، جو ایک ریٹائرڈ سول سرونٹ تھا۔ (علامہ اقبال، قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 10، طبع اوّل: جولائی 2007ء)

پاکستان اور اسرائیل کی اساس

❁ خالص مذہب کی بنیاد پر دنیا میں صرف ایک ہی ملک قائم ہوا ہے اور وہ ہے پاکستان‘ اسرائیل کی اساس مذہب پر نہیں‘ نسل پرستی پر ہے۔

(استحکام پاکستان: صفحہ 75‘ طبع اوّل‘ مارچ 1986ء)

اسرائیل کا وجود

❁ امریکہ ایک دن کے لیے بھی اپنی حفاظت ہٹالے تو اسرائیل کا وجود باقی نہیں رہے گا۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ: 31‘ طبع اوّل‘ دسمبر 2015ء)

عالمِ عرب

❁ ویسے تو دنیا میں اور جگہوں پر بھی ترقیاں ہوئی ہیں‘ افلاس کے بعد دولت کی ریل پیل ہوئی ہے‘ اونچی اونچی اور شاندار عمارتیں بنی ہیں‘ لیکن عالم عرب میں گزشتہ چند دہائیوں میں جو ترقی ہوئی ہے‘ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ (اسلام‘ ایمان اور احسان: صفحہ 71)

غلبہ دین

❁ قیامت سے قبل ایک بار پھر اللہ کا دین اللہ کی زمین پر اسی شان کے ساتھ غالب ہوگا‘ جس شان سے اب سے چودہ سو سال قبل ہوا تھا اور اس بار یہ غلبۂ دین پورے کرۂ ارضی کو محیط ہوگا اور پورا عالم انسانی توحید کے نور سے بالفعل منور ہو جائے گا۔

(اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل: صفحہ 62‘ طبع اوّل: دسمبر 1994ء)

پناہ کا واحد راستہ

❁ ہمارے لیے پناہ کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اسلام کی طرف پیش قدمی کریں۔

(بصائر: صفحہ 37‘ طبع اوّل: مارچ 2006ء)

امریکہ کے حصے بخرے کرنے کا پروگرام

❁ یہودیوں کے سامنے امریکہ کے بھی حصے بخرے کرنے کا پروگرام ہے اور وہ اس کے ٹکڑے کر کے رہیں گے۔ (بصائر: صفحہ 42‘ طبع اوّل: مارچ 2006ء)

فلسطین

❁ فلسطین جغرافیہ کے اعتبار سے تو بہت چھوٹی جگہ ہے' اس کا رقبہ ہماری سابقہ ریاست بہاوّل پور کے برابر ہے' لیکن تاریخ اس کی پانچ ہزار سال تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس کے مانند دنیا کے کسی علاقے کی تاریخ محفوظ نہیں ہے۔

(بصائر: صفحہ 88' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

ایک چھوٹا سا ملک

❁ اسرائیل ایک چھوٹا سا ملک ہے' لیکن پورا عالم عیسائیت اور مغرب اس کی پشت پر ہے۔ (بصائر: صفحہ 98' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

پاکستان اور اسرائیل

❁ پاکستان ایک خطے میں پہلے سے مقیم ایک قوم کی دستوری اور پُرامن جدّوجُہد کے نتیجے میں وجود میں آیا جبکہ اسرائیل کا معاملہ بالکل برعکس ہے۔

(بصائر: صفحہ 98' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

اسرائیل کو تسلیم کرنا

❁ علّامہ اقبال اور قائداعظم کے خیالات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنا ظلم اور ناانصافی کا ساتھ دینا ہے۔

(بصائر: صفحہ 101' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

اسرائیل کو تسلیم نہ کیا جائے

❁ اصول کی بات کی جائے تو اسرائیل کو کسی قیمت پر تسلیم نہ کیا جائے۔

(بصائر: صفحہ 101' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

عرب ممالک کی کمزوری

❁ اگر عرب ممالک کے حکمران امریکہ کی طاقت کے آگے جھک کر اسرائیل کو تسلیم کرلیں تو یہ ہمارے لیے دلیل نہیں بن سکتی۔ (بصائر: صفحہ 101' طبع اوّل)

دجالیت

❁ امریکہ نے دجال کی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ اس کی دجالیت کی تکون سیکولرازم، سود اور بے حیائی پر مشتمل ہے۔ (بصائر: صفحہ 102، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

امریکہ پر خوف

❁ آج امریکہ پر یہ خوف طاری ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں شرعِ پیغمبرؐ کا عملی ظہور نہ ہو جائے۔ (بصائر: صفحہ 116، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

قومی مفاد

❁ جہاں تک دنیا کی دوسری اقوام کا تعلّق ہے تو ان کی قومیت کی تاسیس چاہے غلط بنیادوں پر ہوئی ہو، لیکن یہ ایک امر واقع ہے کہ وہ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 51، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

ہندوستان کی مسلمان قوم

❁ (ہندوستان میں مسلمان قوم کی حالت زار بیان کرتے ہوئے فرمایا:) ہم اسی حال میں تھے کہ دفعۃً محسوس ہوا کہ غیر ملکی اقتدار کا خاتمہ ہونے کو ہے اور اس صورت میں ہندوستان کی مسلمان قوم ہندو اکثریت کے رحم و کرم پر رہ جائے گی۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 66، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

ہندوستان میں مسلمانوں کے خون کی ہولی

❁ ادھر یہ عالم ہے کہ بھارت میں ''فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ'' مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے، اور عالم اسلام —— بات کہنے کی نہیں، لیکن ''خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے!'' کے مصداق کہنی پڑتی ہے کہ —— خصوصاً عالم عرب کا حال یہ ہے کہ ان کی ہر حکومت بھارت کی نیازمندی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے اور اسے آنکھوں پر بٹھانے کے لیے ایک دوسرے سے زیادہ بے تاب نظر آتی ہے۔ (پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 85، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

موجودہ صورتِ حال

❁ موجودہ صورتحال مستقل نہیں عارضی ہے اور مستقبل میں بالکل برعکس ہو جائے گی۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 10' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

ایران کا معاملہ

❁ ایران کا معاملہ خود اپنی جگہ ایک جداگانہ نوعیت کا حامل ہے۔ اس صدی کے آغاز تک وہ باقی مسلم دنیا سے الگ تھلگ گویا اپنے ہی خول میں بند تھا۔ پھر دوسرے ممالک کی احیائی تحریکوں کی فہرست میں ایران کے ''فدائین'' کا بھی ذکر سنائی دیا' لیکن اس کے بعد پھر کچھ خاموشی سی طاری رہی' تا آنکہ اچانک ایک طوفان کی سی کیفیت کے ساتھ ایران میں انقلاب آیا اور وہ بعض اعتبارات سے تو پوری مسلم دنیا سے آگے نکل گیا۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 52' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

عظیم تر اسرائیل

❁ اگرچہ ابتداءً مسیح الدجال کے ہاتھوں ''عظیم تر اسرائیل'' وجود میں آجائے گا' تاہم بالآخر وہی ''عظیم تر اسرائیل'' سابقہ معزول و مغضوب اُمت مسلمہ کا ''عظیم تر قبرستان'' بن جائے گا۔ (مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 122' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

❁ ایک دفعہ ''گریٹر اسرائیل'' قائم ضرور ہوگا' مگر پھر وہی ان کا ''Greater Graveyard'' بھی بنے گا۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 61' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

سیّال سونا

❁ کتاب الملاحم کی احادیث میں ایک ایسے فتنے کا ذکر ہے جس سے ''عرب کا کوئی گھر نہیں بچے گا'' اور بظاہر احوال وہ یہی مادہ پرستی اور اس کے لازمی نتیجے یعنی عیاشی و فحاشی کا فتنہ ہے جو اُن کے معاشرے میں اس لیے زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے کہ ان کے یہاں سیّال سونے کے باعث دولت کی شدید ریل پیل ہو گئی ہے۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 123' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

متعصب ہندو ذہنیت

❁ بھارت میں متعصب ہندو ذہنیت کے جارحانہ احیاء نے دیکھتے ہی دیکھتے طوفانی صورت اختیار کر لی ہے۔ (مسلمانوں اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 147)

بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ

❁ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ اور ہنود و یہود کا اشتراکِ عمل بڑی تیزی کے ساتھ رسمی اور روایتی سفارتی تعلقات سے بہت آگے بڑھ رہا ہے۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 149' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

پاکستان

❁ اسرائیل اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے توسیعی عزائم یعنی عظیم تر اسرائیل کے قیام کی راہ میں واحد مسلمان ملک جو مزاحم ہو سکتا ہے وہ صرف پاکستان ہے۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 149' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

لکشمی دیوی

❁ ہندوؤں نے دولت کی ایک دیوی تراشی ہوئی ہے' جس کا نام انہوں نے ''لکشمی دیوی'' رکھ چھوڑا ہے۔ اس کی وہ پوجا کس لیے کرتے ہیں! اس لیے کہ ان کو دولت ملے۔ درحقیقت وہ اس مورتی کے پردے میں دولت کی پوجا کرتے ہیں۔ ہم نے صرف یہ کیا ہے کہ ''لکشمی دیوی'' کی کوئی مورتی ہمارے سامنے نہیں ہے' لیکن لکشمی دیوی کی پوجا سے ہندوؤں کا جو مقصود ہے' وہی ہمارا بھی ہو جائے گا اگر ہم حرام وحلال اور شریعت کی قیود و شرائط سے بے نیاز ہو کر دولت کے حصول میں لگ جائیں۔ اس طور پر دولت معبود کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 31' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

تاریخ

❁ تاریخ درحقیقت کسی قوم کی اجتماعی یادداشت ہوتی ہے' جس سے اُس قوم کے افراد کو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہماری روایات کیا ہیں۔ (خطباتِ سیرت: صفحہ 7)

تاریخ سے غافل قوم

❁ اگر کوئی قوم اپنی تاریخ سے غافل ہو جائے یا اس کا کوئی مسخ شدہ تصور اس کے سامنے رہے تو اس کے معانی یہ ہیں کہ وہ قوم اپنے اجتماعی نصب العین سے غافل ہے۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 7، طبع اوّل: مئی 2017ء)

تاریخِ اسلام

❁ اسلام کی تاریخ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے، اس لیے کہ از روئے قرآن پہلا انسان پہلا نبی تھا۔ تو گویا تاریخِ نبوت تاریخِ آدمیت ہے اور اس کو آپ چاہیں تو تاریخِ اسلام کہہ لیں۔ (خطباتِ سیرت: صفحہ 9، طبع اوّل: مئی 2017ء)

مسلمانوں کی تاریخ

❁ مسلمانوں کی تاریخ کسی ایک قوم کی تاریخ نہیں ہے، اس میں بہت سی اقوام کی تاریخ شامل ہے۔ (خطباتِ سیرت: صفحہ 10، طبع اوّل: مئی 2017ء)

آر ایس ایس

❁ آر ایس ایس میں 25 لاکھ کارکن موجود ہیں۔ ان سب کا مقصد اسلام اور پاکستان کا خاتمہ ہے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 55، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

ہندوستان کی سرزمین

❁ آر ایس ایس کے گرو ''دیوداس'' نے ہندوستان کی تمام ہندو سماجی، علمی، سیاسی اور غیر سیاسی تنظیموں کو ایک سرکلر بھیجا ہے۔ اس میں اس نے کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ہندوستان کی زمین کو مسلمانوں کی نجاست سے پاک کر دیں۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 55، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

کوڑا کرکٹ

❁ اسرائیل کے قیام کے بعد سے اُنہیں بظاہر مسلسل فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ ان کے ہاتھوں عرب مسلمان پٹ رہے ہیں۔ لیکن درحقیقت مشیتِ ایزدی اس طرح

تمام کوڑے کرکٹ کو جھاڑو دے کر ایک جگہ جمع کر رہی ہے' تاکہ سب کو ایک ساتھ دیا سلائی دکھائی جا سکے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 61' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

عرب مسلمان

❁ عربوں کی آبادی تیس چالیس کروڑ ہے' مگر ان کے سینے میں اسرائیل نے خنجر گھونپ دیا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں' اُن سے کون آگاہ نہیں۔ صہیونیوں کا ظلم اور سفاکی ایسی ہے کہ درندگی بھی شرما جائے۔ مگر ہم مسلمان اس پر مہر بہ لب ہیں۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 39' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

آریائی نسل

❁ آریائی نسل یونان' ایران اور ہندوستان میں آباد ہوئی اور دنیا میں علم اور فلسفہ وحکمت کے یہی تین عظیم مراکز رہے ہیں۔ فلسفہ ومنطق' مسائل کی گہرائی میں جانا' بال کی کھال اُتارنا اور حقیقت تک اپنی عقل کے ذریعے سے پہنچنے کی کوشش کرنا آریائی نسل کا ایک خصوصی وصف اور ان کے مزاج کا جزوِ لاینفک ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 58' طبع اوّل: جون 2006ء)

مکّہ کے لوگوں کا معاملہ

❁ مکّہ کے لوگوں کا معاملہ یہ تھا کہ جب تک کوئی دشمن تھا تو جانی دشمن تھا' لیکن جب کوئی ہاتھ میں ہاتھ دے دیتا تھا تو ہی ''ولی حمیم'' بن جاتا تھا۔ ان کے یہاں کسی قسم کی منافقت نہیں تھی' بلکہ کردار کی بڑی پختگی تھی کہ جو کہہ رہے ہیں وہی کر رہے ہیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 45' طبع اوّل: جون 2005ء)

نسل انسانی

❁ آج پوری نسل انسانی حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں حضرت سام' حضرت حام اور حضرت یافث کی اوّلاد سے ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 325' طبع اوّل: جون 2005ء)

حضرت نُوحؑ کی نسل ہندوستان میں

❁ حضرت نوح علیہ السلام کی نسل ہندوستان میں بھی آ کر آباد ہوئی اور حضرت نوحؑ کے ماننے والے ہندوستان میں موجود رہے ہیں۔

(اُمّ المُسبّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 328' طبع اوّل: جون 2005ء)

برہما اور برہمن کا تصوّر

❁ ہندوستان میں "برہما" اور "برہمن" کا جو تصوّر ہے' اس کا درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ کوئی رشتہ ضرور ہے۔ (اُمّ المُسبّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 329)

ہندو قوم

❁ ہندو قوم کے پاس اپنا کوئی جاندار نظریہ نہیں ہے' نہ مذہب کے میدان میں اور نہ فلسفے کے میدان میں۔ مذہب کے نام پر ان کے ہاں جو ایک تحریک چل رہی ہے' وہ محض چند سیاسی مقاصد کے لیے چلائی گئی ہے' ورنہ دراصل ہندوازم صرف ایک کلچر ہے' کچھ رسومات ہیں اور کچھ ایسی سماجی تقریبات ہیں جن کے حوالے سے وہ کچھ جشن منا لیتے ہیں' باقی کوئی شے ان کے پاس نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پورے طور پر مغرب کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں' فلسفہ و فکر بھی انہوں نے مغرب سے مستعار لیا ہے اور ان کے تہذیب و تمدن پر بھی مغرب کا رنگ غالب ہے۔ چنانچہ ان کا نظامِ حکومت ہو یا تصورِ قانون سارے کا سارا جوں کا توں مغرب سے درآمد شدہ ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 104' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اقوامِ متحدہ

❁ موجودہ تنظیم اقوامِ متحدہ (United Nations Organization) آپ دیکھ رہے ہیں کہ انسان کی تنگ دامانی کے باعث وہ عملاً ناکام ہو چکی ہے' اور اگرچہ اس کا ظاہری ٹھاٹھ باٹھ موجود ہے' تاہم ہر شخص جانتا ہے کہ درحقیقت وہ united یعنی متحدہ کی بجائے untied یعنی منتشر اقوام کے زبانی جمع خرچ کا ایک ادارہ ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 290' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

امریکہ اور پوری مغربی دنیا پر خوف

❁ آج امریکہ اور پوری دنیا پر بالفعل یہ خوف طاری ہے کہ کہیں دنیا کے کسی کونے میں شرع پیغمبر (ﷺ) کا عملی ظہور نہ ہو جائے۔ ظاہر بات ہے کہ ''جَآءَ الْحَقُّ'' کے بعد ''زَهَقَ الْبَاطِلُ'' اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور یہ خوف ان پر اس درجے مسلط ہے کہ ان کی پوری گلوبل پالیسی اسی پر مرکوز ہو گئی ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 418، طبع دوم: جولائی 2014ء)

امریکہ کے ہاں گروی

❁ ہم امریکہ کے ہاں گروی رکھے جا چکے ہیں، ہمارے Bases اس کے کنٹرول میں ہیں۔ ایف بی آئی، سی آئی اے اور موساد پاکستان میں موجود ہے۔ ہمارے ایئرپورٹس پر ان کے معیّن حصے ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 509، طبع دوم: جولائی 2014ء)

ہندوستان میں دہرائی جانے والی تاریخ

❁ 1492ء میں سقوطِ غرناطہ کے بعد مسلم سپین کا وجود ختم ہو گیا اور 1602ء تک جزیرہ نما آئبیریا میں ایک مسلمان بھی باقی نہیں چھوڑا گیا۔ یا تو قتل کر دیے گئے یا جلا دیے گئے یا پھر جہازوں میں بھر بھر کر شمالی افریقہ کے ساحل پر پھینک دیے گئے۔ کیا یہی تاریخ ہندوستان میں بھی دہرائی جانے والی ہے؟

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل، صفحہ 58، طبع اوّل، نومبر 2013ء)

امریکہ کا غرور

❁ امریکہ کو جو اپنے اوپر زعم تھا کہ ہم تن تنہا جو چاہیں کر سکتے ہیں، وہ سب خاک میں مل گیا ہے، اب امریکہ دوسرے ملکوں سے ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہے کہ خدا کے لیے ہمارا ساتھ دو۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل، صفحہ 74، طبع اوّل، نومبر 2013ء)

الیکشن

الیکشن

❁ الیکشن تو کسی نظام کو چلانے کے لیے ہوتے ہیں' نہ کہ نظام کو بدلنے کے لیے۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 36' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

❁ ہمارے نزدیک الیکشن پہلے سے قائم کسی نظام کو چلانے کے لیے ہوتے ہیں' کسی نظام کو تبدیل کرنے کے لیے نہیں۔

(مذہبی جماعتوں کے باہمی تعاون.... صفحہ 48' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

❁ الیکشن کے نتیجے میں نظام نہیں بدلا کرتا' صرف اس نظام کو چلانے والے ہاتھ بدل جاتے ہیں۔ (بصائر: صفحہ 123' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

ہندو قوم

❁ ایک طرف تو ہندو مت کا تیزی سے احیاء ہو رہا ہے اور دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ ہم بدترین انتشار کا شکار ہیں۔ تازہ الیکشن میں دینی' مذہبی سیاسی جماعتوں کا جو حشر ہوا وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ لیکن کوئی پتا نہیں کہ تاریخ ایک دفعہ پھر اپنے آپ کو دہرا دے کہ ہندو قوم کے ہاتھوں ہم کو تو تہس نہس کرا دیا جائے' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اسلام لانے کی توفیق عطا کر دے ؎

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 56' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

انتخابات کے راستے سے انقلاب

❁ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انتخابات کے راستے سے انقلاب آجائے گا۔ یہ خیال بھی

درست نہیں ۔ انتخابات سے اُسی چیز کی عکاسی ہوگی جو معاشرے میں ہے ۔ انتخابات سے جاگیردار، سردار اور سرمایہ دار ہی آگے آئیں گے۔ تم کس خوش فہمی میں مبتلا ہو! (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 144، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

مڈٹرم انتخابات

❁ ساری دنیا مانتی ہے کہ ایک ملک کے رہنے والوں کا یہ مسلّم حق ہے کہ وہ آئینی و دستوری طور پر حکومت بدل سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ مدّت سے قبل (mid-term) نئے انتخابات کا مطالبہ لے کر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 348، طبع اوّل: جون 1987ء)

دو مختلف تصوّرات

❁ ریاست اور حکومت دو مختلف تصوّرات ہیں اور کسی بھی ملک کے باشندوں کو آئینی طور پر یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ حکومت کو بدل دیں۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 349، طبع اوّل: جون 1987ء)

برسر اقتدار پارٹی کے خلاف تحریک

❁ پُرامن طریقہ سے ہر پارٹی کو برسر اقتدار پارٹی کے خلاف مہم اور تحریک چلانے کا حق پوری دنیا میں اب تسلیم کیا جاتا ہے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 351، طبع اوّل: جون 1987ء)

اُمّت

اُمّتِ مسلمہ

❁ ایسی اجتماعیت اُمّت کہلائے گی، جو کسی ایک مقصد یا کسی ایک نصب العین کے گرد جمع ہو۔ (شہادت علی الناس، صفحہ 48، طبع اوّل، اپریل 2001)

اُمّت کا مقصدِ وجود

❁ دنیا کی دوسری تمام اقوام وامم اپنے لیے جیتی ہیں اور ان کا مطمحِ نظر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کہ ان کا بول بالا اور عظمت دوبالا ہو اور وہ آدم کی زیادہ سے زیادہ اوّلاد کو بس پڑے تو عسکری وسیاسی ورنہ کم از کم معاشی وتہذیبی تسلط کے چنگل میں گرفتار کر کے اپنے تابع رکھ سکیں۔ لیکن اس اُمّت کا جینا اس لیے ہے کہ دنیا میں اللہ کا نام رہے، اُس کا کلمہ بلند ہو، حق کا بول بالا ہو، نیکیاں عام ہوں اور اچھائیاں پروان چڑھیں اور بدیاں ختم ہوں اور برائیوں کا استیصال ہو جائے۔ یعنی یہ اُمّت دراصل دنیا میں خدا کی نمائندہ، خیر کا ذریعہ وآلہ اور شر اور باطل کے استیصال کا ادارہ ہے۔ (دعوت الی اللہ: صفحہ 5، طبع اوّل: مارچ 1975ء)

اہل قرآن کا خطاب

حدیثِ مبارکہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ نے اہلِ قرآن کا خطاب دیا ہے ''یَااَھْلَ الْقُرْآنِ''۔ یہ خطاب ہم وزن ہے اُس خطاب کے جو قرآن یہود ونصاریٰ کو دیتا ہے ''یَااَھْلَ الْکِتَابِ''۔ الکتاب کا آخری، مکمل اور جامع ایڈیشن ''اَلْقُرْآن'' ہے، جس کی حامل اُمّتِ مسلمہ ہے، اسی مناسبت سے آنحضور ﷺ نے اُمّت کو ''یَااَھْلَ الْقُرْآنِ'' کے الفاظ سے مخاطب فرمایا۔ سبحان اللہ! کتنا پیارا خطاب ہے جو اس اُمّت کو ملا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 42، طبع: مارچ 2020ء)

اُمّت کی ذمہ داری

❁ وہ اُمّت جو قرآن کو اقوام وامم عالم تک پہنچانے کی ذمہ دار بنائی گئی تھی' آج اس کی محتاج ہے کہ خود اسے قرآن پہنچایا جائے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 50' طبع اوّل: جنوری 1969ء)

پوری اُمّت ایک جماعت

❁ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پوری اُمّت ایک جماعت ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس کا امام کون ہے؟ اگر امیر موجود نہیں ہے تو پھر جماعت نہیں ہے۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 50' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

پیغام محمدی ﷺ کی امین اُمّت

❁ یہ اُمّت پیغام محمدی ﷺ کی امین ہے' اس پیغام کو پوری نوع انسانی تک پہنچانا اس کے ذمہ ہے۔ (رسول کامل ﷺ: صفحہ 80' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

اُمّت

❁ مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ کے لیے قرآن مجید کی اصل اصطلاح ''اُمّت'' ہے۔ پورے قرآن مجید میں مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ کو ظاہر کرنے کے لیے کہیں بھی لفظ ''قوم'' استعمال نہیں کیا گیا۔ (مطالبات دین: صفحہ 46' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

ملّت

❁ قرآن مجید میں لفظ ملّت نہ تو قوم کے معنی میں استعمال ہوا ہے نہ ہی اُمّت کے' بلکہ ملّت کا اصل ترجمہ ہے ''طریقہ''۔ ملّتِ ابراھیمؑ کا مفہوم ہوگا ''ابراہیمؑ کا طریقہ''۔ چنانچہ مسلمانوں کی ہیئتِ اجتماعیہ کے لیے لفظ ملّت کا استعمال درست نہیں' بلکہ لفظ اُمّت ہی اس مفہوم کی ادائیگی کرتا ہے۔

(مطالبات دین: صفحہ 47' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

خیر اُمّت

❁ ہمیں ''اُمّتِ وسط'' بنایا گیا ہے' ہمیں ''خیر اُمّت'' کا لقب دیا گیا ہے' ہم سید المرسلین اور خاتم النبیّین ﷺ کی اُمّت میں شامل ہیں۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 62' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

فرضِ منصبی

❁ جب تک ہم بحیثیتِ اُمّت اپنے فرائض منصبی کو پورا کرنے کی جہد وکوشش کرتے رہے' ہم دنیا میں سربلند رہے اور دنیا نے ہماری عظمت وسطوت کا لوہا مانا' اور جب سے ہم نے اپنے اس فرض کو پس پشت ڈالا' ہم زوال پذیر ہونا شروع ہو گئے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 72' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

ہندوستانی مسلمان

❁ برصغیر پاک وہند کی ملّت اسلامی نے ہمیشہ پورے عالمِ اسلامی کے رنج وغم کو اپنا دکھ درد شمار کیا اور تاریخ شاہد ہے کہ ہمیشہ صورتِ حال یہ رہی کہ چاہے کبھی بلقان وتر کی پر برا وقت آیا ہو' چاہے طرابلس وشام پر' ہندوستانی مسلمان بالکل اسی طرح تڑپ اٹھتا رہا' جیسے خود اس کے پہلو میں خنجر بھونکا گیا ہو۔ ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے!

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی وہنگامی دور: صفحہ 85' طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

صاحبِ کتاب وشریعت مسلمان اُمتیں

❁ صاحبِ کتاب وشریعت مسلمان اُمتیں پوری تاریخ انسانی کے دوران دو ہی ہوئی ہیں۔ ایک سابقہ اُمتِ مسلمہ یعنی بنی اسرائیل اور دوسری موجودہ اُمّت مسلمہ یعنی اُمّتِ محمد ﷺ۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 24' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

حساس مسئلہ

❁ موریطانیہ سے لے کر انڈونیشیا تک پوری سُنّی دنیا میں جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور الاخوان المسلمون جیسی عظیم تحریکوں کی موجودگی کے باوجود کہیں بھی انقلاب کے کوئی آثار ابھی دُور دُور تک دکھائی نہیں دیتے۔ آخر اس کو کوئی سبب تو ہے! غور طلب مسئلہ ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ سُنّی مسلمان مُن ہو کر کیوں رہ گئے ہیں؟ یہ بڑا حساس مسئلہ ہے۔

(اُمّتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 108، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

تاریخِ اُمّتِ مسلمہ

❁ تاریخِ اسلام کا آغاز یوں تو حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا، البتہ اُمّتِ مسلمہ کی تاریخ کا آغاز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہے۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 9، طبع اوّل: مئی 2017ء)

قیمتی متاع

❁ دین اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے اور یہ کہ دین اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ یہ تصوّر اس اُمّت کی بہت قیمتی متاع ہے۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 17، طبع اوّل: فروری 2003ء)

اُمّتِ مسلمہ کی سب سے بڑی ذمہ داری

❁ اُمّتِ مسلمہ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ایسا سیاسی نظام یعنی نظام حکومت قائم کریں، جس میں اللہ تعالیٰ کا دین بتمام وکمال قائم ہو جائے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 28، طبع اوّل: جون 2005ء)

اُمّت کی ذمہ داری

❁ اب کارِ نبوت، کارِ تبلیغ، کارِ دعوت، فرائض رسالت اور نوع انسانی پر اتمام حُجّت یہ تمام کام اب تا قیامِ قیامت اُمّت کے ذمے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 68، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اُمّت کے معنی

❁ اُمّت کے معنی ہیں ہم مقصد لوگوں کا گروہ۔ ایک ایسی اجتماعیت اُمّت کہلائے گی جو کسی ایک مقصد یا کسی ایک نصب العین کے گرد جمع ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 68، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

مسلمانوں کا اجماع

❁ مسلمانوں کا راستہ وہ ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع ہو جائے، کیونکہ ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے: ((اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ)) (ابن ماجہ) ''یقیناً میری اُمّت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔''

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 270، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اُمّتِ مسلمہ

❁ ایسی اجتماعیت اُمّت کہلائے گی جو کسی ایک مقصد یا کسی ایک نصب العین کے گرد جمع ہو۔ (شہادت علی الناس، صفحہ 48، طبع اوّل، اپریل 2001)

انسان

خونِ ناحق

❁ انسانی جان بہت محترم ہے۔ انسان کی جان کا ناحق لے لینا' خونِ ناحق بہانا' یہ بہت بڑا جرم ہے۔ (اسلام کا معاشرتی اور سماجی نظام: صفحہ 29' طبع اوّل: جون 2000ء)

سرکش انسان

❁ بہت سے انسان اتنے سرکش ہوتے ہیں کہ ان کی اکڑی ہوئی گردنیں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جھکنے کے لیے تیار نہیں ہوتیں۔

(اثباتِ آخرت کے لیے قرآن کا استدلال: صفحہ 43' طبع اوّل: اپریل 1999ء)

اختیارات کا عنصر

❁ انسانی شخصیت میں اختیار کا ایک عنصر بہر حال موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں یہ عنصر جس مقدار میں رکھا ہے' اسی نسبت سے وہ اس کا محاسبہ کرے گا۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 12' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

اوّلاد

❁ اوّلاد بھی انسان کا ثمرہ ہے' یہ بھی درحقیقت ایک اعتبار سے اس کی کمائی ہے۔ انسان کو اگر ایک درخت سے تعبیر کیا جائے تو اُس کا پھل اُس کی اوّلاد ہے۔

(اہل ایمان کو خوشگوار تنبیہ: صفحہ 16' طبع اوّل: جولائی 2003ء)

حق کے لیے سعی

❁ جس چیز کو انسان حق سمجھے' اس کے لیے کوشش کرتا رہے' نتائج کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 141' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

آج کا آزر

❁ آج سے ساڑھے چار ہزار برس پہلے کا آزر پتھر کی مورتیاں تراشتا تھا اور آج کا آزر کچھ خیالی تصورات کے بت بنائے ہوئے ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 12، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

حیوانِ ناطق

❁ انسان کی سب سے اونچی صلاحیت قوتِ بیان ہے، اسی لیے انسان کو حیوانِ ناطق کہتے ہیں۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 146، طبع اوّل: فروری 2006ء)

خلیفۃ اللہ فی الارض

❁ اللہ تعالیٰ نے ہی تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ جنّوں کو بھی اُسی نے پیدا کیا، فرشتوں کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ آسمان بنایا، زمین بنائی، پہاڑ بنائے، سورج، چاند، ستارے بنائے۔ کیا نہیں بنایا؟ لیکن جو کچھ اُس نے بنایا ہے، اس میں چوٹی کی مخلوق انسان ہے جو مسجودِ ملائکہ ہے، خلیفۃ اللہ فی الارض ہے۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 146)

رحمٰن، قرآن اور انسان

❁ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سب سے پیارا نام ''رحمٰن''۔ اُس نے جو علم انسان کو دیے اس میں چوٹی کا علم ''قرآن''۔ اُس نے جو کچھ بنایا ہے اس میں چوٹی کی تخلیق ''انسان''۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 147، طبع اوّل: فروری 2006ء)

ایک ہی طرح کے انسان

❁ اگر ایک ہی طرح کے تمام انسان ہوتے، رنگ ایک، شکل وصورت ایک، ناک نقشہ ایک، تو کتنی اُکتا دینے والی یکسانیت ہو جاتی۔ ایک دوسرے کو پہچاننا مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہو جاتا۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 78، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

دنیا کی کمائی

❁ اگر کسی شخص نے اپنی محنت کی تمام تر کمائی اسی دنیا میں جمع کی ہوگی تو یقیناً اُس کا دل

بھی یہیں پر انکار ہے گا۔ ایسے شخص کے لیے دنیا کو چھوڑ جانے کا تصور بہت خوفناک ہوتا ہے۔ موت کے وقت ایسے شخص کی جان بھی آسانی سے نہیں نکلتی۔

(قلبِ قرآن سورہ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 58، طبع اوّل: مئی 2017ء)

انسانی زندگی کی فلم

❁ ہمارے ایک ایک عمل کے نقوش و اثرات اللہ تعالیٰ کے ہاں ریکارڈ ہو رہے ہیں اور قیامت کے دن ہر انسان کی زندگی کی پوری فلم کھول کر اُس کے سامنے رکھ دی جائے گی۔ (قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 60، طبع اوّل: مئی 2017ء)

فطرتِ سلیم

❁ انسان کی فطرتِ سلیم ہو تو اس کے دل میں اپنے محسن کے لیے جذباتِ تشکر لازماً پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں! اگر کسی کی فطرت ہی مسخ ہو گئی ہو تو دوسری بات ہے۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 88، طبع اوّل: مئی 2017ء)

حیوانی اور روحانی وجود

❁ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے روح پھونکی، اور یہی روح جملہ انسانوں اور حیوانوں کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ زندگی حیوانوں میں بھی ہے اور انسانوں میں بھی، اس اعتبار سے حیوانی وجود دونوں کے پاس ہے، لیکن اس پر مستزاد انسان کا ایک روحانی وجود بھی ہے اور یہی انسان کے لیے وجہ امتیاز ہے، اسی لیے وحی صرف اسی کو ہوتی ہے، کیونکہ وحی درحقیقت contact ہے روح کا روح کے ساتھ۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 58، طبع اوّل: فروری 2003ء)

اللہ تعالیٰ کا فضل

❁ انسان کو جو کچھ ملتا ہے، وہ محض انسانی محنت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور فضل اسے کہا جاتا ہے جو کسی استحقاق کے بغیر عطا ہو۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 116، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

روحِ ربانی

❁ انسان کو مقامِ بلند روح کی بنا پر ملا۔ روحِ ربانی کے بغیر اُس کا کوئی مقام نہ ہوتا۔ محض مادی اور جسمانی اعتبار سے تو وہ باقی جانوروں سے بھی کمزور ہے۔

(سیرتِ خیرالانام ﷺ: صفحہ 24، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اللہ کی مدد

❁ راہِ حق میں اللہ کی مدد آتی ہے لیکن یہ اُس وقت آتی ہے جب انسان آزمائش پر پورا اُترتا ہے۔ (سیرتِ خیرالانام ﷺ: صفحہ 144، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

انسانوں سے امید

❁ جس شخص کی امید انسانوں سے وابستہ ہو جاتی ہے، جب ان کی طرف سے اس کی امید کے برعکس ردیہ ظاہر ہوتا ہے تو اس پر ردِّ عمل کے طور پر مایوسی طاری ہوتی ہے اور اس کے قویٰ جواب دے دیتے ہیں، اعصاب شل ہو جاتے ہیں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 318، طبع اوّل: جون 2006ء)

دل کی سختی

❁ جب انسان کا دل سخت ہوتا ہے تو پھر کسی چٹان اور پتھر کی سختی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ (اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 176، طبع اوّل: جون 2005ء)

انسانی فطرت

❁ انسان کی فطرت اس بات سے واقف ہے کہ سچائی نیکی اور جھوٹ بدی ہے۔ وعدہ پورا کرنا نیکی ہے، وعدے کی خلاف ورزی کرنا بدی ہے۔ دیانت و صدق اعلیٰ اقدار ہیں، خیانت و کذب برائیاں ہیں۔ ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک خیر ہے، ہمسائے کو پریشان کرنا اور اسے اذیت پہنچانا شر ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 81، طبع دہم: اپریل 2019ء)

تواصی بالحق

❁ تواصی بالحق انسان کی شرافت کا بھی لازمی تقاضا ہے۔ اس لیے کہ جو حق کسی انسان پر منکشف ہوا ہے اور جسے خود اُس نے اختیار کیا ہے' اس کی انسان دوستی کا لازمی تقاضا ہے کہ اسے دوسروں کے سامنے بھی پیش کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ انسان اس سے نفع اندوز ہوں اور اس کی برکتوں سے متمتع ہو سکیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 39' طبع دہم: اپریل 2019ء)

کامیاب انسان

❁ اگر کسی انسان کے پاس نہ دو وقت پیٹ بھرنے کے لیے کچھ موجود ہو' نہ تن ڈھانپنے کے لیے مناسب لباس اسے میسّر ہو' اور نہ سر چھپانے کے لیے کوئی چھت اسے حاصل ہو' لیکن ایمان کی دولت' عمل صالح کی پونجی اور تواصی بالحق اور تواصی بالصبر سے اس کا دامن بھرا ہو تو وہ انسان از روئے قرآن و از روئے سورۃ العصر ایک کامیاب انسان قرار پائے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 23' طبع دہم: اپریل 2019ء)

نسیان اور بھول

حقیقت تو یہ ہے کہ نسیان اور بھول انسان کے لیے ایک بہت بڑی رحمت ہے۔ وقت کا مرہم انسان کے زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔ اس پر رنج و غم کے پہاڑ ٹوٹتے رہتے ہیں' لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ انہیں بھلا دیتا ہے اور وہ اس طرح زندگی کا یہ سفر جیسے تیسے طے کرتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 29' طبع دہم: اپریل 2019ء)

خاسر اور نامراد کون؟

❁ کسی کے پاس خواہ نمرود اور فرعون کی سی بادشاہی ہو' قارون کا سا خزانہ ہو یا دنیا کی دوسری تمام نعمتیں انتہائی کثرت اور بہتات کے ساتھ جمع ہو گئی ہوں' لیکن

اگر وہ دولتِ ایمان سے محروم ہے، اعمالِ صالحہ کی پونجی سے تہی دامن ہے، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر سے عاری ہے تو وہ شخص از روئے سورۃ العصر ناکام ہے، خائب وخاسر اور نامراد ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 23، طبع دہم: اپریل 2019ء)

معرفتِ الٰہی

اگر انسان کی فطرت مسخ نہ ہوگئی ہو اور عقل کسی غلط رُخ پر نہ پڑ گئی ہو تو وہ عقل سلیم اور فطرتِ صحیحہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اجمالی معرفت تک پہنچ جاتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 97، طبع دہم: اپریل 2019ء)

استقامت

- استقامت یہ ہے کہ انسان کو بظاہر کتنا ہی خطیر نفع یا بھاری نقصان کسی کی طرف سے نظر آ رہا ہو، لیکن وہ یقین رکھے کہ میرا نافع اور ضارّ (نقصان پہنچانے والا) اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ تو یہ حقیقت انسان کی کامیابی کی کڑی شرط بھی ہے اور معرفتِ الٰہی کی حقیقی اساس بھی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 98، طبع دہم: اپریل 2019ء)

غیرت وحمیت کا تقاضا

- انسان کی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ جو کچھ مالک کو پسند ہے، اسے دنیا میں پھیلانے، رائج کرنے اور غالب کرنے کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دے، جو اُسے پسند نہیں ہے، بندہ بھی اسے ناپسند کرے اور ہمیشہ اس سے نبرد آزما بھی رہے اور دنیا سے اس کا نام ونشان مٹانے کے جان اور مال نچھاور کر دے۔ یہ ہے استقامتِ عملی۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 99، طبع دہم: اپریل 2019ء)

استقامتِ عملی

- اگر اللہ کی ربوبیت پر انسان کو وثوق حاصل ہو جائے اور اس پر اس کا دل جم جائے،

تو یہ وہ مقام و مرتبہ ہے کہ دورانِ حیاتِ دنیاوی بھی ملائکہ کا نزول اس پر پیہم ہوتا رہتا ہے' جس سے اُسے انبساط حاصل ہوتا ہے' اس کے قلب کو تثبیت حاصل ہوتی ہے' اسے داخلی سکون اور اطمینان میسّر آتا ہے اور اس کے قدموں میں جماؤ پیدا ہوتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 102' طبع دہم: اپریل 2019ء)

بندگی

❁ جب انسان کی تخلیق ہوئی ہی بندگی کے لیے ہے تو اگر وہ بندگی کی روش اختیار نہ کرے یا اسے تج دے اور ترک کر دے تو معلوم ہوا کہ اس کے وجود کا اب کم از کم انسانی سطح پر کوئی مقصد نہیں رہا' اور اس کی زندگی محض حیوانی سطح کی زندگی ہے یا شاید اس سے بھی کم تر۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 137' طبع دہم: اپریل 2019ء)

عجلت پسندی

❁ انسان کی خلقت اور سرشت میں بعض پہلو ضعف کے ہیں' جن میں سے ایک عجلت پسندی بھی ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 289' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تمسخر

❁ ایک انسان دوسرے انسان کے صرف ظاہر کو دیکھتا ہے اور اسی کی وجہ سے تمسخر کا مرتکب ہو بیٹھتا ہے' حالانکہ اصل چیز انسان کا باطن ہے اور خدا کی نگاہ میں انسانوں کی قدر و قیمت اُن کے باطن کی بنیاد پر ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 452' طبع دہم: اپریل 2019ء)

صاحبِ کردار

❁ یہ بالکل دو اور دو چار کی طرح کی بات ہے کہ جس شے کی حقانیت پر انسان کے دل و دماغ نے گواہی دے دی اور جس صداقت پر اسے یقین ہو گیا' اب اس کی غیرت و حمیت اور شرافت کا تقاضا ہے کہ وہ اس کی نشر و اشاعت' اس کے اعلان و اعتراف

اوراس کو دنیا میں غالب اور بالفعل رائج اور نافذ کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگادے اوراس کے لیے جو کچھ اس کے بس میں ہو کر گزرے۔ اگر وہ یہ کرتا ہے تو وہ واقعتاً ایک صاحب کردار انسان ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 18، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

معرفتِ ربّ کے فقدان کا نتیجہ

❁ خدا پرستی کی بجائے وطن پرستی، قوم پرستی، خود پرستی، مفاد پرستی، یہ ساری چیزیں کیوں ہیں؟ اس لیے کہ انسان اپنے خول سے باہر نکل کر اللہ کے حسن و جمال کو کوئی مشاہدہ نہ کر پایا۔ اگر کہیں انسان اس کی کوئی جھلک دیکھ پاتا تو یہ تمام چیزیں ہیچ ہو جاتیں اوران میں سے کسی کو اس کے مطلوب و مقصود ہونے کی حیثیت حاصل نہ رہتی اور ''منزل ما کبریاست'' کے مصداق ذاتِ باری تعالیٰ ہی اس کا مطلوب و محبوب اور منتہائے مقصود ہوتی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 40، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

انسان کی اولاد

❁ انسان کو اگر ایک درخت سے تعبیر کیا جائے تو اس کا پھل اس کی اولاد ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 306، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

رأفت یا ہمدردی

❁ ایک سلیم الفطرت انسان کے دل میں کسی کو تکلیف اور مصیبت میں دیکھ کر جو احساس ہوتا ہے اور وہ اس کے درد کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے، اسی کو ہم رأفت یا ہمدردی کہتے ہیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 459)

پتھر دل

❁ جب انسان کا دل سخت ہوتا ہے تو پھر کسی چٹان اور پتھر کی سختی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 503، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

حقیقی انسان

❁ دراصل یہ انسانیت کی صداقت کا ثبوت ہے کہ آپ کسی انسان کو بھوکا دیکھیں تو اسے کھانے میں شریک کریں، اسے کسی تکلیف میں دیکھیں تو اگر آپ اس کی تکلیف کا ازالہ کر سکتے ہوں تو اُدھر متوجہ ہو جائیں اور اس کی تکلیف رفع کریں۔ اگر کسی میں یہ رافت اور رحمت نہیں ہے تو وہ پھر حقیقی انسان ہی نہیں ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 507، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

فضلِ خداوندی

❁ انسان مجرد اپنے عمل کے ذریعے سے جنت کا مستحق نہیں بن سکتا، جب تک کہ فضلِ خداوندی اس کی دستگیری نہ کرے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 574، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

حضرت لقمان

❁ حضرت لقمان نہ نبی تھے، نہ رسول تھے اور نہ ہی ان کے بارے میں کسی نبی یا رسول کے اُمتی ہونے کا کوئی ثبوت ہے۔ وہ بس ایک سلیم الفطرت، سلیم العقل انسان تھے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 634، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

انسان کہلانے کا حق دار

❁ درحقیقت انسان کہلانے کا مستحق وہی انسان ہے جس کا کوئی نہ کوئی ہدف اور نصب العین ہو۔ اگر انسان بغیر کسی مقصد اور نصب العین کے زندگی بسر کر رہا ہے تو واقعہ یہ ہے کہ وہ انسان نما حیوان ہے اور حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہا ہے۔

(شہادت علی الناس، صفحہ 10، طبع اوّل، اپریل 2001)

اعلیٰ اور عمدہ تر شخصیت

❁ قوم و وطن کے امتیاز کے بغیر انسان کی خدمت، انسان سے محبت، یہ یقیناً بلند تر نصب العین ہے، اس کی بنا پر ایک اعلیٰ تر اور عمدہ تر شخصیت وجود میں آئے گی۔

(شہادت علی الناس، صفحہ 11، طبع اوّل، اپریل 2001)

انفاق فی سبیل اللہ

مال کی محبّت کی مہر

❁ دل پر مال کی محبت کی جو مہر لگی ہوئی ہے' اسے توڑنے والی چیز زکوٰۃ ہے۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 23' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

لفظِ فقیر

❁ ''فقیر'' کے لفظ سے ذرا مغالطہ ہو جاتا ہے کہ فقیر شاید وہی ہے جو ہاتھ پھیلا رہا ہو' مانگ رہا ہو اور جسے فاقہ آ رہا ہو۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اسلام میں نصاب کی ایک لائن کھینچ دی گئی ہے کہ جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا باون تولے چاندی ہے' وہ اس لائن سے اوپر ہے اور زکوٰۃ کا ادا کنندہ ہے اور جس کے پاس اتنا سونا یا چاندی نہیں ہے' وہ اس لائن سے نیچے ہے اور زکوٰۃ کا وصول کنندہ ہے۔

(ملفوظات ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 87)

انفاق فی سبیل اللہ کی مدّات

❁ اللہ کی رضا کے لیے مال خرچ کرنے کی دو مدّات ہیں' ایک مدیہ ہے کہ اللہ کی مخلوق میں سے جو صاحبِ احتیاج ہیں' یعنی غرباء و فقراء' یتامیٰ و مساکین' بیوائیں اور ایسے لوگ جو کسی سبب سے معاشی جدّوجُہد میں پیچھے رہ گئے ہیں' ان کی مدد کی جائے' اور دوسری مدیہ ہے کہ اللہ کے دین کی نصرت کے لیے خرچ کیا جائے۔ یعنی اُس کے دین کی نشر و اشاعت اور دعوت کے لیے صرف کیا جائے اور دین حق کے غلبہ و اقامت اور جہاد و قتال فی سبیل اللہ کی ضروریات کی فراہمی پر صرف کیا جائے۔

(ایمان اور اس کے ثمرات: صفحہ 46' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

انفاق

❁ انفاق کی ایک مدّ اللہ کے دین کے لیے خرچ کرنا۔ یعنی دین کی دعوت وتبلیغ اور نشرواشاعت میں پیسہ لگانا' اقامتِ دین کی جدّوجُہد کے لیے اپنا مال خرچ کرنا۔ اگر قتال فی سبیل اللہ کا مرحلہ آجائے تو اس کے لیے سروسامان' اسلحہ وغیرہ کی فراہمی میں دل کھول کر پیسہ خرچ کرنا۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 206' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

صدقہ

❁ صدقہ صدق سے بنا ہے۔ دراصل یہ انسانیت کی صداقت کا ثبوت ہے کہ آپ کسی انسان کو بھوکا دیکھیں تو اُسے کھانے میں شریک کریں' اُسے کسی تکلیف میں دیکھیں تو اگر آپ اس کی تکلیف کا ازالہ کر سکتے ہوں تو ادھر متوجہ ہو جائیں اور اس کی تکلیف رفع کریں۔ اگر کسی میں یہ رافت اور رحمت نہیں ہے تو وہ پھر حقیقی انسان ہی نہیں ہے۔ (اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 182' طبع اوّل: جون 2005ء)

صالحین

❁ صالحین وہ ہیں کہ جو کثرتِ صدقہ وخیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے سے دنیا اور مال کی محبّت کا ازالہ کریں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 227' طبع اوّل: جون 2005ء)

زکوٰۃ

❁ انفاق کی راہ پر چلانے کے لیے ابتدائی محرک زکوٰۃ سے فراہم ہوتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 61' طبع دہم: اپریل 2019ء)

انفاقِ مال

❁ جس رُخ پر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان کی شخصیت ترقی اور نشوونما پائے' اس کا ارتقاء ہو' اس کی تعمیر ہو' اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مال کی محبّت ہے۔ لہٰذا

اس مال کی محبّت کو دل سے کھرچنے کے لیے نسخہ انفاقِ مال ہے یعنی مال کا اللہ کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے لیے خرچ کرنا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 326، طبع دہم: اپریل 2019ء)

انفاق فی سبیل اللہ

❁ تزکیہ نفس کے لیے درحقیقت سب سے مؤثر تدبیر یہی ہے کہ مال کو اللہ کی راہ میں لگاؤ اور خرچ کرو۔ اسی کا نام انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 223، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

انفاق کا لفظ

❁ کسی کام میں اپنی جان، اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو کھپانا اور اوقات کا صرف کرنا انفاق کا لفظ ان سب کو محیط ہے۔

(مطالعہ قرآن کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 223، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

انقلابی فکر

بعض حضرات کا غلط طرزِ عمل

❁ ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک میں بعض ایسے حضرات جو کچھ عرصہ دین کے حرکی تصوّر کی اساس پر اٹھنے والی تحریکوں سے وابستہ اور ان تصوّرات کے پُرجوش حامی رہے، جب کسی عملی یا شخصی اختلاف کی بنا پر، یا کسی ذاتی سبب کے باعث علیحدہ ہو گئے یا خارج کر دیے گئے تو اب رجعتِ قہقری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اقامتِ دین کی جدّوجُہد کی فرضیت کا تصوّر ہی باطل ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ اسلامی انقلاب تو صرف دعوت و تبلیغ اور تذکیر و تلقین سے آتا ہے، اس کے تصادم اور جہاد کا تصوّر فتورِ عقل کا مظہر ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ بیعت صرف حکومت کی ہو سکتی ہے، جماعت کے قیام کے لیے کوئی دوسری صورت تو اختیار کی جا سکتی ہے، بیعت سمع وطاعت فی المعروف کی نہیں۔ اور کبھی اس سے بھی آگے بڑھ کر فرماتے ہیں کہ دین کی خدمت کا کام تو صرف انفرادی یا زیادہ سے زیادہ اداروں کی صورت میں ہونا چاہیے، اس کے لیے کسی جماعت کے قیام کی سرے سے ضرورت ہی نہیں ہے۔

(اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل: صفحہ 61، طبع اوّل: دسمبر 1994ء)

محدود مذہبی تصوّر

❁ محدود مذہبی تصوّر کی سیکولرازم کے ساتھ مطابقت اور موافقت ہی کا مظہر ہے کہ دین کے یہ جدید دانشور کبھی صلح حدیبیہ کو حق و باطل کے مابین "مستقل" مفاہمت اور مصالحت کے لیے دلیل بناتے ہیں، اور کبھی میثاق مدینہ کو عصر حاضر کے سیکولر نظام ریاست وسیاست کے حق میں دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح کبھی رجم کی "وحشیانہ" سزا کی نفی کے ذریعے جدید ذہنیت کی خدمت میں ہدیہ معذرت پیش کرتے ہیں تو کبھی پردے کے "مولویانہ تصوّر" کی مخالفت کے ذریعے مغربی تہذیب کے دلدادگان کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ (اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل: صفحہ 61، طبع اوّل: دسمبر 1994ء)

اقدام اور تصادم

آج کے دور میں کشمکش

❁ آج کے دور میں کشمکش جو شروع ہوگی، وہ اس سے ہوگی کہ ''میرے نزدیک ازروئے شریعت یہ کام غلط ہے، مَیں یہ نہیں کروں گا''۔ پس! آپ نے جوں ہی یہ کیا وہیں کشمکش شروع ہوگئی۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 64)

نیکی کا حکم

❁ نیکی کا حکم، نیکی کی تلقین اور بدی سے روکنا، اس کو عام طور پر ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کیا جاتا۔ (مقامِ عزیمت: صفحہ 11، طبع اوّل: جنوری 1992ء)

چنگاری شعلہ بن کر بھڑکتی ہے

❁ جن لوگوں کی بنیادی تربیت اور خاندانی اثرات میں مذہب کا عنصر موجود ہوتا ہے تو چاہے اپنے ملک میں رہتے ہوئے اس کے آثار زیادہ ظاہر اور نمایاں ہو کر سامنے نہ آئیں، لیکن جب وہ ایک مخالف ماحول میں پہنچتے ہیں تو اس ماحول میں ان کے اندر کی چنگاری شعلہ بن کر بھڑکتی ہے۔

(علامہ اقبال، قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 17، طبع اوّل: جولائی 2007ء)

استہزاء و تمسخر

❁ کسی بھی انقلابی دعوت کے نتیجے میں معاشرے کا پہلا ردِّعمل استہزاء و تمسخر ہوتا ہے۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 69، طبع اوّل: مئی 2017ء)

نظام کی تبدیلی کے لیے خون

❁ رائج الوقت نظام خون دیے بغیر نہیں بدلتا۔ اگر کوئی یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ دین بھی غالب ہو جائے اور خون کا ایک قطرہ بھی بہے تو یہ محض خام خیالی ہے۔ (خلافت کی حقیقت: 195)

مزاحمت

❁ انقلاب کے معنی یہ ہیں کہ آپ نظام کو بدل دیں' جبکہ نظام کے ساتھ برسراقتدار مراعات یافتہ طبقات کے مفادات وابستہ ہیں۔ اُن کی سرداریاں' سیادتیں ہیں' چودھراہٹیں قائم ہیں۔ اگر آپ ان سب کو ختم کرنے کے درپے ہوگئے' اگر یہ سارے آشیانے جس درخت کی شاخوں پر بنے ہوئے ہیں اگر آپ اس درخت کی جڑ کاٹنے لگ گئے' تو یہ نہیں ہوسکتا کہ اُن کی طرف سے مزاحمت نہ ہو۔ وہ یقیناً اس کی شدید مزاحمت اور مخالفت کریں گے۔ (سیرتِ خیرالانام ﷺ: صفحہ 145)

نصرتِ الٰہی

❁ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے پیغمبروں کو بھیج کر حق و باطل کا معرکہ برپا کرایا ہے۔ اُس کی سُنّت یہ ہے کہ باطل جب آخری حد تک پورا زور دکھا چکتا ہے اور بندگانِ خدا ایک ایک کر کے تمام مراحل استبداد سے صبر جمیل کے ساتھ گزرتے ہوئے اپنے تمام وسائل راہِ خدا میں جھونک دیتے اور مقدور بھر تکالیف جھیل لیتے ہیں تو پھر نصرتِ الٰہی کی صبح طلوع ہو جاتی ہے۔ (منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ: صفحہ 7)

کشمکش کا آغاز

❁ آج کے دور میں کشمکش جو شروع ہوگی' وہ اس سے ہوگی کہ ''میرے نزدیک ازروئے شریعت یہ کام غلط ہے' میں یہ نہیں کروں گا''۔ پس! آپ نے جوں ہی یہ کیا وہیں کشمکش شروع ہوگئی۔ (منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ: صفحہ 80)

حق کے راستے کی بڑی رکاوٹ

❁ جو بھی نظامِ باطل کسی جگہ قائم ہوتا ہے تو وہ نظامِ حق کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ (منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ: صفحہ 312' طبع اوّل: جون 1987ء)

تصادم

❁ نظام کو بدلنے کے لیے جو لوگ اُٹھیں ان کی طاقت اور ان کے اثرات اتنے زیادہ

ہو چکے ہوں کہ وہ یقین رکھتے ہوں کہ ہم تبدیلی برپا کر دیں گے۔ یہ نہیں کہ تھوڑی سی طاقت کے ساتھ تصادم کا آغاز کر دیں' جس کا نتیجہ بدامنی کی صورت میں ظاہر ہو اور وہ لوگ ختم ہو کر رہ جائیں۔ (منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 343)

مراعات یافتہ طبقہ

❁ مراعات یافتہ طبقہ کا ایک بڑا حصہ' جس کے موجودہ نظام باطل کے ساتھ مفادات وابستہ ہیں' اس دعوت پر کان نہیں دھرے گا بلکہ ان کی تو کوشش یہ ہوگی کہ انقلاب اسلامی کا راستہ روکو! نظام کہنہ کے پاسبانو' یہ معرض انقلاب میں ہے! ان کی تو آپس میں جتھہ بندیاں بنیں گی کہ آؤ! اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 297' طبع اوّل: جون 2005ء)

باطل سے ٹکراؤ

❁ دعوت و تربیت کے مرحلے میں دعوت دیتے رہو' محنت کرتے رہو' تربیت اور تزکیہ کرتے رہو اور اس دوران تمام تکلیفیں اور مصیبتیں پورے صبر کے ساتھ جھیلو اور برداشت کرو۔ ساتھ ساتھ اپنی تنظیم پر توجہ دو' ساتھیوں کو منظم کرو۔ اور جب تعداد کے اعتبار سے اور کیفیت و کمیت دونوں اعتبارات سے تیار ہو جاؤ کہ سیرت بھی پختہ ہو چکی ہو' تربیت بھی ہو چکی ہو' تزکیہ بھی ہو چکا ہو' قول و فعل کا تضاد نہ رہا ہو' انسان کا ظاہر و باطن ایک ہو چکا ہو' منظم ہو چکے ہوں' ایک امیر کی دعوت پر کھڑے ہو کر لبیک کہیں اور اپنی جانوں کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جائیں' اور اگر روکنے کا حکم دیا جائے تو رک جائیں تو پھر نظام باطل سے ٹکرا جائیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 302' طبع اوّل: جون 2005ء)

باطل ہونے کا تقاضا

❁ باطل ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حق کا راستہ روکے' حق کے راستے میں موانع و مشکلات پیدا کرے۔ یہ دو اور دو چار کی طرح کا وہ اصول ہے جس سے کہیں کوئی استثناء نہیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 109)

حق کی دعوت

❁ مخاطبین کی طرف سے جنہیں حق کی دعوت دی جارہی ہو استہزاء، تمسخر اور مخالفت بھی ہوگی اور ایذا رسانی بھی، اور وہ جان لینے کے درپے بھی ہوں گے اور گھر سے نکال باہر بھی کریں گے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 109)

تحقیق و تفتیش

❁ دونوں چیزیں سامنے رکھیے کہ خبر لانے والے کے بارے میں بھی تحقیق و تفتیش۔ اور پھر جو ''خبر'' لائی گئی ہو اس کے بارے میں بھی پوری چھان بین کرنی ضروری ہے۔ ان دونوں مرحلوں سے گزر کر پھر کوئی فیصلہ کیا جائے اور اس فیصلے کے مطابق پھر کوئی اقدام ہو۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 471)

دین حق کے نفاذ کی جدّ و جُہد

❁ جہاں بھی دین حق کے نفاذ کی جدّ و جُہد کی جائے گی، کوئی نہ کوئی نظام وہاں پہلے سے موجود ہوگا۔ اُس باطل نظام کے ساتھ لوگوں کے مفادات وابستہ ہوں گے، سیادتیں اور چودھراہٹیں ہوں گی، لوگوں کے مالی مفادات ہوں گے۔ آپ جب اُس نظام کو ذرا سا چھیڑیں گے، اس کے خلاف ذرا آواز بلند کریں گے تو معلوم کس کس کے کن کن مفادات پر آنچ آئے گی! چنانچہ وہ تمام قوتیں اپنے اس نظام کی مدافعت میں آپ کے خلاف متحد ہو جائیں گی۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 110)

پہلی کشمکش

❁ اللہ کا بندہ بننے کے لیے پہلی کشمکش خود اپنے نفس کے ساتھ کرنی پڑے گی۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 171، طبع ششم: اپریل 2015ء)

اٹل قانون

❁ یہ ایک اٹل قانون ہے کہ مشرک کبھی دین حق کا غلبہ برداشت نہیں کر سکیں گے، تصادم ہو کر رہے گا۔ (جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 188، طبع ششم: اپریل 2015ء)

بندۂ مؤمن

بندۂ مؤمن کا تصورِ حیات

❁ بندۂ مؤمن کا تصورِ حیات یہ ہے کہ ہم اللہ کے پاس سے آئے ہیں اور اللہ ہی کے پاس واپس لوٹ جائیں گے' یہ دنیوی زندگی کا ایک سفر ہے' یہ ہرگز ہماری منزل نہیں ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 194' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

اللہ کا فضل

❁ جو کچھ تم کماؤ گے اسے اللہ کا فضل سمجھو' اسے اپنی محنت کا نتیجہ سمجھنا درست نہ ہوگا۔ محنت یقیناً تمہیں کرنی ہے' لیکن جو رزق اور روزی تمہیں عطا ہوئی ہے' یہ اللہ کا فضل ہے' ایک بندہ مؤمن کا نقطہ نظر یہی ہونا چاہیے۔

(انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 55)

اللہ کے بندے

❁ جو لوگ اخلاص کے ساتھ اللہ کے بندے بن جائیں' ان پر شیاطین کا کوئی داؤ یا وار کارگر نہیں ہوسکتا۔

(ایجاد و ابداع عالم: صفحہ 43' طبع اوّل: اگست 1999ء)

بظاہر مترادف الفاظ

❁ ''مؤمن'' اور ''مسلم'' بظاہر مترادف الفاظ ہیں کہ ایک ہی شخص کے لیے دونوں الفاظ کا استعمال ہوسکتا ہے' لیکن ''مسلم'' عام اصطلاح ہے اور ''مؤمن'' خاص۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 9' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

مجرم

❁ اگر اللہ کے احکام ٹوٹ رہے ہوں' ان کی دھجیاں بکھر رہی ہوں' باطل کا ڈنکا بج رہا

ہو، طاغوت کا بول بالا ہو اور بندہ مؤمن فقط ''اللہ اللہ'' کرنے میں لگا ہوا ہو، تو اس سے بڑھ کر اور کوئی مجرم نہیں۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 33، طبع اوّل: اپریل 2000ء)

مسلم کے معنی

❁ مسلم کے معنی ہی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے آگے اپنے آزادانہ اختیار سے دستبرداری کے ہیں۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 26، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

اللہ پر بھروسہ

❁ مؤمن کو صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے، اسباب و وسائل پر نہیں۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 117، طبع اوّل: مئی 2017ء)

مؤمن صادق

❁ ایک مؤمن صادق تو منتظر ہوتا ہے کہ اب جو یہ جان و مال اللہ کی امانت کے طور پر اس کے پاس ہیں، کب اللہ انہیں وصول فرمالے اور وہ امانت کے اس بارِ گراں سے سبکدوش ہو جائے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 89، طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

کلام الٰہی

❁ حق و باطل کی کش مکش کی شدت اور مصائب و مشکلات اور ابتلاء و آزمائش کے دور میں بندہ مؤمن کا اصل سہارا کلام الٰہی ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 130، طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

مؤمن یا مسلم

❁ جس شخص کے دل میں ایمان ہے، عمل میں اسلام ہے، اسے آپ مومن کہہ لیں، مسلم کہہ لیں، کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 116، طبع اوّل: فروری 2003ء)

بندہ مؤمن کا معاملہ

❁ بندہ مؤمن کا معاملہ اللہ کے ساتھ ''بین الخوف والرجاء'' والا رہنا چاہیے کہ اُس کی شانِ غفاری سے اُمید بھی ہو کہ اللہ بخش دے گا' لیکن اُس کی سزا کا اندیشہ اور خطرہ بھی رہے۔ اس طرح رویہ متوازن رہے گا۔

(اُمُّ التسبیحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 166' طبع اوّل: جون 2005ء)

ملائکہ کا نزول

❁ ملائکہ کا نزول صرف انتقال کے وقت ہی نہیں ہوتا بلکہ مؤمنین صادقین' اللہ کے دوستوں اور اُس کے چاہنے والوں پر حیاتِ دنیوی کے دوران بھی مسلسل فرشتے اترتے ہیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 102)

بندۂ مؤمن

❁ کیسے ممکن ہے کہ ایک بندۂ مؤمن اللہ کو ماننے کے بعد اپنے گھر میں پاؤں پھیلا کر سوتا رہے اور اسے اس بات کی فکر نہ ہو کہ اللہ کا دین غالب ہے یا مغلوب۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 18' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

اصل سہارا

❁ بندۂ مؤمن کے لیے اصل سہارا اللہ کی ذات ہے' اور خواہ کوئی ظاہری اور مادی سہارا موجود نہ ہو اور بظاہر ہر طرف سے مایوسی نظر آتی ہو' ایک بندہ مؤمن اللہ ہی پر توکل کرتا ہے اور اس کی رحمت کی آس لگائے رکھتا ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 86' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اللہ کا پسندیدہ بندہ

❁ جو بندہ اللہ کو پسند ہوتا ہے' اس کا (عمر کے) آخری دنوں میں یہ حال ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا عمر ضائع کر دی۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 374' طبع ششم: اپریل 2015ء)

اللہ کا بہت ہی محبوب بندہ

❁ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اُس کا بندہ اپنے اعمال کی قیمت خود نہ ڈالے۔ اس لیے آخر میں اللہ کے محبوب بندوں کی سچ مچ یہی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ یہ بالیقین کہتے ہیں کہ مَیں نے کچھ نہیں کیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زخمی حالت میں ہیں۔ آخری وقت قریب آتا جا رہا ہے۔ اُس وقت ایک شخص نے تسلی کے تعریفی کلمات کہے تو اس کے ہر ہر جملہ کا جواب عنایت فرمایا کہ یہ جو تم نے کہا ہے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جب رخصت ہوئے تو مجھ سے راضی تھے تو یہ اللہ کا احسان ہے جو اُس نے مجھ پر فرمایا اور اسی طرح (ماذکرتَ من صحبة ابی بکر رضی اللہ عنہ) ''جو تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کے بارے میں ذکر کیا کہ وہ مجھ سے خوش رہے اور جب انہوں نے وفات پائی تو وہ مجھ سے راضی تھے' یہ بھی ''مَنٌّ مَنَّ اللّٰہ بِہٖ عَلَیَّ'' اللہ کا احسان ہے جو اُس نے مجھ پر فرمایا۔ یعنی جو اچھائیاں تھیں وہ محض احسانِ الٰہی تھا' وہ میری قابلیت نہیں تھی۔

پس! جس پاکیزہ بندہ کی یہ حالت وفات کے وقت ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ اللہ کا بہت ہی محبوب (بندہ) ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 375' طبع ششم: اپریل 2015ء)

بیعت

بیعت کا طریقہ

❁ تاریخ کی گواہی ہمارے سامنے موجود ہے کہ جہاں بھی کسی منظم جدّ و جُہد کے لیے جماعت سازی کی ضرورت پیش آئی' وہاں ہمیشہ بیعت ہی کے طریقے کو اختیار کیا گیا' خواہ معاملہ حکومت بنانے کا ہو' یا اسلامی اصولوں کو نظام حکومت میں دوبارہ رائج کرنے کا' یا تزکیۂ نفوس اور اصلاحِ باطن کا مسئلہ ہو' یا مسلمانوں کے علاقوں کو غیر مسلموں سے آزاد کرانے کی جدّ و جُہد ہو' ہر بار افراد کو جمع کرنے اور منظم کرنے کے لیے صرف بیعت کا طریقہ اختیار کیا گیا۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 56)

بیعتِ ارشاد

❁ ایک شخص محسوس کرتا ہے کہ اسے کسی بزرگ رہنما کی ضرورت ہے جو اسے ایک بہتر مسلمان بننے میں مدد دے' اس مقصد کے تحت وہ کسی ایسے متقی شخص کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنا چاہتا ہے جو خود اپنے نفس کا تزکیہ کر چکا ہو اور دوسروں کی اس راہ میں رہنمائی کر سکتا ہو' یہ وابستگی بیعت کی صورت میں ہوتی ہے۔ یعنی مرید یا سالک کسی بزرگ سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ آپ مجھ سے علم' تجربے اور تقویٰ میں بہت آگے ہیں' لہٰذا آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے' مَیں اس معاملے میں آپ کی اطاعت کروں گا اور آپ میرے اخلاق اور میری روحانی ترقی کی نگرانی فرمائیں گے' یہ وہ شے ہے جسے بیعتِ ارشاد کہا جاتا ہے۔

(اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 26' طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

بیعت

❁ اُمّت کی تیرہ سو سالہ تاریخ کی گواہی ہمارے سامنے موجود ہے کہ جہاں بھی کسی

منظم جدّ و جہد کے لیے جماعت سازی کی ضرورت پیش آئی' وہاں ہمیشہ بیعت ہی کے طریقے کو اختیار کیا گیا۔ خواہ معاملہ حکومت بنانے کا ہو' یا اسلامی اصولوں کو نظام حکومت میں دوبارہ رائج کرنے کا ہو' تزکیہ نفوس اور اصلاح باطن کا مسئلہ ہو' یا مسلمانوں کے علاقوں کو غیر مسلموں سے آزاد کرانے کی جدّ و جہد ہو' ہر بار افراد کو جمع کرنے اور منظم کرنے کے لیے صرف بیعت کا طریقہ اختیار کیا گیا۔

(اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 27' طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

- سمع و طاعت (Listen and Obey) کا نام ہی بیعت ہے۔ واضح رہے کہ بیعت ''بیع'' سے ہے' یعنی اپنے آپ کو بیچ دینا' کسی کے حوالے کر دینا کہ جو حکم دیں گے وہ میں مانوں گا۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 391' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

- تجدید و احیائے دین کے لیے کام کرنے کا جو طریقہ سنّتِ نبویؐ اور تعامل سلف صالحین سے ثابت ہے وہ بیعت کا نظام ہے۔ اس کے علاوہ جو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں' وہ اسوۂ رسولؐ اور سنّت سے ہٹے ہوئے ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 326' طبع دوم: جولائی 2014ء)

- میں نے جو جماعت تنظیم اسلامی کے نام سے قائم کی ہے' اس کی بنیاد بیعت پر رکھی ہے۔ میں ہر اُس شخص سے تبادلہ خیال اور افہام و تفہیم کے لیے ہر وقت تیار ہوں جو کتاب و سنّت کے دلائل سے ثابت کر دے کہ اس مقصد کے لیے بیعت کے علاوہ بھی کسی دوسرے طریقہ کار کے لیے قرآن و حدیث سے رہنمائی ملتی ہے۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 159' طبع اوّل: نومبر 2018ء)

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حضور ﷺ کو کسی بھی موقع پر بیعت لینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن بایں ہمہ آپؐ نے بیعتیں لیں تاکہ اُمّت کو معلوم ہو جائے کہ اسلامی نظم جماعت کی بنیاد بیعت ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 322' طبع دوم: جولائی 2014ء)

بیعتِ جہاد

- اللہ کے دین کی تبلیغ و دعوت، دین کی نشر و اشاعت، شہادت علی الناس اور اقامت دین جیسے عظیم فرائض کی ادائیگی اور اس کے لیے سمع و اطاعت پر مبنی جماعت کے قیام اور ہجرت و جہاد کا مرحلہ درپیش ہو تو اس کے لیے بھی ایسے شخص کے ہاتھ پر جو اس کام کا عزم لے کر اُٹھا ہو، شخصی بیعت ہوگی اور یہ بیعت ''بیعت جہاد'' کہلائے گی۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 28)

شخصی بیعت

- ہم نے تنظیم اسلامی قائم کی ہے، جس کا نظم شخصی بیعت کی بنیاد پر قائم ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 393، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

سُنّت کا تقاضا

- انقلابِ محمدی ﷺ کی جدّ و جُہد کے لیے جو ہیئت اجتماعیہ وجود میں آئے، وہ بیعت ہی کے اصول پر قائم ہو۔ یہی سُنّت کا تقاضا ہے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 205، طبع اوّل: جون 1987ء)

اجتماعیت کی بنیاد

- اجتماعیت کی بلند ترین اور نمایاں ترین صورت حکومت کا قیام ہے، وہ بھی بیعت کی بنیاد پر قائم ہوتی رہی۔ اس کی خفی ترین صورت سلسلہ ارشاد و اصلاح ہے، اس کے لیے بھی بیعت کا نظام رائج ہے۔ کبھی حکومت کے خلاف بغاوت کی تحریک اُٹھی تو وہ بھی بیعت کی بنیاد پر اُٹھی۔ چنانچہ اجتماعیت درحقیقت جس شے کا نام ہے وہ اسلام میں بیعت ہی کی بنیاد پر وجود میں آتی ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 177، طبع اوّل: جون 2006ء)

امیر تنظیم کی بیعت

- امیر تنظیم اسلامی کی بیعت مطلق نہیں ہے' شریعت کے دائرے کے اندر اندر ہے۔ امیر تنظیم شریعت کے کسی حکم کے خلاف حکم نہیں دے سکتا' البتہ اس دائرے کے اندر اندر جو حکم دے گا' وہ واجب التعمیل ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 513' طبع دوم: جولائی 2014ء)

خواتین کی تنظیم میں شمولیت

- خواتین کی تنظیم میں شمولیت اور بیعت اس لیے ضروری ہے کہ اس سے ان میں ایک تنظیم اور اجتماعیت کا شعور اور مسؤلیت و ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 81)

برزخ

شہداء

- شہداء کو اللہ جس نوع کی حیات عطا فرماتا ہے اور برزخی زندگی میں بھی جس طور سے انہیں رزق مہیا فرماتا ہے اس تک ہمارے فہم و ادراک کی رسائی نہیں ہے' اس دنیا میں رہتے ہوئے ہم اس کی کیفیت کو نہیں جان سکتے۔

(اہلِ ایمان کو پیشگی تنبیہ: صفحہ 14' طبع اوّل: جولائی 2003ء)

عالمِ برزخ

- موت خاتمے کا نام نہیں ہے' نہ کسی مؤمن کے لیے' نہ کافر کے لیے۔ اِدھر آنکھ بند ہوتی ہے تو دوسرے عالم میں کھل جاتی ہے۔ یہ عالمِ برزخ ہے' جس کا تسلسل قیامت تک رہے گا۔ (اہلِ ایمان کو پیشگی تنبیہ: صفحہ 16' طبع اوّل: جولائی 2003ء)
- ابوجہل یا ابولہب کے ساتھ عالمِ برزخ میں جو معاملہ ہو رہا ہے وہ کچھ اور ہے' اور کوئی مسلمان عالمِ برزخ میں جس کیفیت سے گزر رہا ہے وہ کچھ اور ہے' کوئی مؤمن صالح وہاں کسی اور کیفیت میں ہوگا' شہداء کا کچھ اور عالم ہوگا اور صدیقین کی شان کچھ اور ہوگی' انبیاء و رُسل کا مرتبہ و مقام کچھ اور ہوگا اور سیّد المرسلین' سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عالمِ برزخ میں جس شان میں ہوں گے وہ ہمارے فہم اور تصوّر سے ماوراء ہے بلکہ وراء الورا' ثم وراء الوراء ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 304' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

برزخی حیات

- جب ہم شہداء کی برزخی زندگی کا کوئی تصوّر قائم نہیں کر سکتے اور اس نوعیت کا تعین نہیں کر سکتے' جیسا کہ قرآن نے صاف طور پر کہہ دیا ہے: ﴿وَلٰكِنْ لَّا

تَشْعُرُوْن﴾ کہ تمہیں اس کا شعور حاصل نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ کی برزخی حیات کے بارے میں تصوّر کرنا ہمارے لیے قطعاً ممکن نہیں ہے۔ یہ چیز ہمارے فہم وشعور اور تخیل وادراک کی گرفت میں آنے والی ہے ہی نہیں۔ اس معاملے میں بحث کرنا ہی دراصل اپنی حدود سے تجاوز کرنا ہے۔

(اہلِ ایمان کو یقینی تنبیہ: صفحہ 16، طبع اوّل: جولائی 2003ء)

ارفع واعلیٰ حیات

- یہ کہنا کہ حضور ﷺ بالکل اسی طرح زندہ ہیں جیسے کہ اس دنیا میں زندہ تھے، ایک اعتبار سے شاید آپؐ کی توہین قرار پائے، اس لیے کہ یہ دنیا کی زندگی تو بہت سی احتیاجات کے ساتھ ہے، اس میں طرح طرح کی تحدیدیں ہیں، عالم برزخ میں نبی اکرم ﷺ کو جو حیات حاصل ہے وہ یقیناً اس سے کہیں اعلیٰ، کہیں ارفع ہے، جو ہمارے فہم اور ہماری سوچ سے بہت بلند اور بالا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 304، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

پاکستان

پاکستان کا قیام

❁ پاکستان کا قیام ہرگز ایک معمولی واقعہ نہ تھا' دنیا کے نقشے پر اس طرح اچانک اور بالکل غیر متوقع طور پر وقت کی عظیم ترین مسلمان مملکت کا رونما ہوجانا یقیناً مشیتِ ایزدی اور حکمتِ خداوندی میں کسی بڑی تدبیر کے سلسلے کی کڑی تھا۔

(اسلام اور پاکستان: تاریخی' سیاسی' علمی اور ثقافتی پس منظر' صفحہ 23)

برصغیر کے مسلمانوں کو جمع کرنے والا نعرہ

❁ پورے برصغیر کے مسلمانوں کو از درّہ خیبر تا راس کماری اور از مکران تا چٹاگانگ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرنے والا نعرہ بہر صورت ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ'' ہی تھا۔ (استحکامِ پاکستان: صفحہ 62' طبع اوّل' مارچ 1986ء)

ہمارا وطن

❁ یہ ہمارا وطن ہے اور نہ صرف یہ کہ اس وقت ہم اس میں آباد ہیں بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کا مستقبل بھی اسی سے وابستہ ہے۔

(استحکامِ پاکستان: صفحہ 69' طبع اوّل' مارچ 1986ء)

پاکستان کی باعزّت بقا اور استحکام

❁ ہر پاکستانی کے لیے لازم ہے کہ وہ پاکستان کی باعزّت بقا اور اس کے استحکام کے مسئلے پر پوری سنجیدگی کے ساتھ سوچ بچار کرے۔

(استحکامِ پاکستان' صفحہ 70' طبع اوّل' مارچ 1986ء)

مشرقی پاکستان

❁ مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے علیحدہ ہوجاتا لیکن اپنے نام کو برقرار رکھتا تو

صدمہ تو اِس صورت میں بھی ہوتا لیکن اکہرا۔ اور جب اس نے اپنا نام تک بدل ڈالا تو یہ دوہرے صدمے والی بات ہوئی۔

(استحکامِ پاکستان: صفحہ 71، طبع اوّل، مارچ 1986ء)

پاکستان کا عالم وجود میں ظہور

❁ پاکستان کا عالم وجود میں ظہور بھی ایک خالص معجزہ کی حیثیت سے ہوا تھا اور اس کا اب تک قائم رہنا بھی معجزات ہی کے تسلسل کا مرہونِ منت ہے۔

(استحکامِ پاکستان، صفحہ 119، طبع اوّل، مارچ 1986ء)

پاکستان کی بقاواستحکام

❁ پاکستان کی بقاواستحکام کے لیے ایک ایسی مخلص قیادت ضروری ہے، جس کے اپنے قول وفعل میں تضاد نظر نہ آئے اور جس کے خلوص واخلاص پر عوام اعتماد کر سکیں۔

(استحکامِ پاکستان، صفحہ 177، طبع اوّل، مارچ 1986ء)

اسلام کے عالمی غلبہ کا نقطہ آغاز

❁ گمانِ غالب یہی ہے کہ اسلام کے عالمی غلبے کا نقطہ آغاز یہی سرزمین بنے گی، جس کا نام "پاکستان" ہے۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 182، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

سیاسی طور پر نابالغ

❁ ہم نے پاکستان میں وہ کام نہیں کیا جس کا ہم نے اللہ سے وعدہ کر کے پاکستان لیا تھا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم سیاسی عدم استحکام کا شکار ہو گئے۔ ہم نے ثابت کیا ہے کہ ہم سیاسی طور پر نابالغ ہیں، کیونکہ ہمارے سیاستدان یہاں کی حکومت کو سنبھال ہی نہیں سکے۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 46، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

کرپشن

❁ کرپشن نے پورے معاشرے کو کھوکھلا کر دیا ہے۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 47، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

قرضوں کی معافی

❁ اربوں کے قرضے معاف کیے جا رہے ہیں' یہ کسی کے باپ کی دولت تھی جو معاف کر دی گئی؟ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 47' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

ڈیم بنانے کا فیصلہ

❁ ہم نے تین دریا بھارت کو دے دیے تھے' باقی جو دو ہیں ان کے اوپر وہ کتنے ڈیم بنا چکا ہے اور کتنے مزید بنا رہا ہے۔ وہ تو اگلا کام یہ کر رہا ہے کہ دریائے سندھ کا پانی بھی ایک سرنگ (tunnel) کے ذریعے سے ایک پہاڑ کو چیر کر لانا چاہتا ہے تاکہ اسے بھی وہ اپنے استعمال میں لے آئے۔ تم آپس میں ڈیم کے لیے لڑتے رہو اور جب تم ڈیم بنانے کا فیصلہ کرو گے تو اس وقت ڈیم کے لیے پانی کہاں سے آئے گا؟ اور اگر ڈیم نہیں بنے گا تو وہ پانی کہاں ہوگا جس سے سندھ سیراب ہوگا؟

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 47' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

پاکستان کا دستور' منافقت کا پلندہ

❁ پاکستان کا دستور منافقت کا پلندہ ہے۔ اگرچہ اس میں پورا اسلام موجود ہے' لیکن اسلامی دفعات کے مؤثر ہونے میں بہت سے چور دروازے حائل ہیں۔ جیسے منافق مسلمان تو ہوتا تھا' لیکن اس میں ایمان نہیں ہوتا تھا' اسی طرح ہمارے دستور میں اسلام موجود ہے لیکن ایمان نہیں ہے۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 55' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

اسلامی نظریاتی کونسل

❁ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی (اسلامی نظریاتی کونسل) پر اربوں روپیہ خرچ ہوا ہے' علماء کرام بڑی بڑی تنخواہیں لے رہے ہیں اور انہیں فائیو سٹار ہوٹلز کے اندر ٹھہرایا جاتا رہا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس کونسل میں تمام فرقوں کے علماء دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث اور شیعہ سب شامل ہیں۔ انہوں نے بہت کام کیا ہے' اس میں کوئی شک نہیں' لیکن ساری رپورٹیں وفاقی حکومت کی الماریوں کے اندر جا کر جمع

ہوگئیں اور آج تک کوئی ایک رپورٹ بھی دستور کا حصّہ بننا تو کجا پارلیمنٹ میں ہی نہیں آئی۔ یہ ہیں چور دروازے! (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 56، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

ایٹمی طاقت

❁ ہم اللہ کی رحمت سے ایٹمی طاقت بن گئے ہیں، پاکستان نے جب ایٹمی دھماکے کیے تو شاہ عبداللہ نے نواز شریف سے کہا تھا کہ یہ ایٹم بم صرف آپ کا نہیں ہے بلکہ یہ پوری اُمّتِ مسلمہ کا ہے۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 73، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

گھناؤنا کردار

❁ پاکستان بہت بڑا ملک ہے، یہ پورے عالم اسلام میں واحد ملک ہے جس کے پاس ایٹمی ہتھیار بھی ہیں، لیکن ہمارے سابق صدر نے نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ سے تعاون کر کے نہایت گھناؤنا کردار ادا کیا۔

(ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 28، طبع اوّل: اگست 2014ء)

کمانڈو صدر

❁ امریکی صدر کے ایک فون پر ہمارا کمانڈو صدر اُس کے آگے بچھ گیا، تو اور کسی کی کیا بات کریں گے۔ (ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 28، طبع اوّل: اگست 2014ء)

پاکستان

❁ پاکستان کا بننا بھی درست تھا اور اس کا قائم رہنا بھی ضروری ہے۔ یہاں اگر بگاڑ پیدا ہوا ہے تو ہماری اپنی غلطیوں سے ہوا ہے، ہمیں آخر دم تک اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

(مذہبی جماعتوں کے باہمی تعاون . . . . صفحہ 22، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

اشارات

❁ میرے مشاہدے میں کچھ اشارات ہیں کہ اب غلبہ اسلام کا آغاز پاکستان اور اس سے ملحق سرزمین افغانستان سے ہوگا۔ اگرچہ موجودہ حالات بڑے تباہ کن ہیں،

افسوس ناک ہیں' افغانستان میں طالبان کی قائم کردہ اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے' جہادِ کشمیر پر ریورس گیئر لگ چکا ہے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 39' طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

پاکستان سے کوئی بڑا کام

❁ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اسی خطہ ارضی سے غلبہ اسلام کا آغاز ہوگا' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے چار پانچ سو سال سے اس کی تمہید کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت میں پاکستان سے کوئی بڑا کام لینا مقصود ہے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 40' طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

عدلیہ

❁ ہماری خیانتیں' بدعنوانیاں' جانبداریاں' ہمارا بک جانا اور سیاسی لوگوں کا آلہ کار بن جانا وغیرہ' یہ وہ چیزیں ہیں کہ جنہوں نے عدلیہ کا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔

(عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 9' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

صوبہ سندھ

❁ ہندوستان میں انگریزوں کے ہاتھوں سب سے آخر میں جو صوبہ فتح ہوا وہ سندھ تھا اور سندھی مسلمانوں نے انگریز کی حکومت کو ذہناً تسلیم نہیں کیا' لہٰذا وہاں ''حُر تحریک'' کے نام سے ایک بہت بڑی تحریک شروع ہوئی۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 6' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

پاکستان کا قیام

❁ پاکستان کا قیام اصل میں اللہ تعالیٰ کی حکمت عملی' اس کی مشیت اور اس کی تدبیر سے ہوا ہے۔ (علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 32' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت کا نتیجہ

❁ پنجاب میں ''احرار'' ایک بہت بڑی عوامی طاقت تھی۔ جیسے مقررین اور خطیب اس

نے پیدا کیے' آج تک کسی اور جماعت نے پیدا نہیں کیے۔ وہ بھی قیام پاکستان کے خلاف تھی۔ سرحد میں سرحدی گاندھی کی خدائی خدمت گار تحریک جو بڑی عوامی تحریک تھی' پاکستان کی دشمن تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قیام پاکستان کے وقت انگلستان میں لیبر پارٹی کی حکومت تھی جو اکھنڈ ہندوستان کی حامی تھی۔ وزیراعظم لارڈ ایٹلی قائداعظم سے شدید نفرت کرتا تھا اور وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن گاندھی کا چیلا تھا۔ اس سب کے باوجود پاکستان کا وجود میں آنا اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت کا نتیجہ تھا۔ (علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 34' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

قائداعظم کا تصورِ پاکستان

- ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک قائداعظم نے اسلام کا جو راگ الاپا ہے' اس پر ان کے ایک سو اقتباسات موجود ہیں۔ ان دس سالوں کے دوران انہوں نے اپنی تقاریر میں برملا کہا ہے کہ ہمارا قانون' ہمارا نظام' بلکہ ہماری ہر شے اسلام کے مطابق ہوگی۔ ان کے علاوہ ان کی تقاریر کے چالیس اقتباسات اور بھی ہیں جو ان کی پاکستان بننے کے بعد کی تقاریر سے ماخوذ ہیں' جن میں انہوں نے اسلام ہی کی بات کی ہے۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 36' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

قراردادِ مقاصد

- قائداعظم نے پاکستان بنایا اور ان کے دستِ راست لیاقت علی خان نے ان کے انتقال کے چند ہی ماہ بعد دستور ساز اسمبلی سے قراردادِ مقاصد منظور کرا کے پاکستان میں نظام خلافت کی بنیاد قائم کر دی' جو اَب ہمارے دستور کا آرٹیکل 2A ہے۔ اس میں تسلیم کیا گیا کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 42' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

اسلامی نظریاتی کونسل

- اسلامی نظریاتی کونسل پر کروڑوں روپیہ صرف ہوا اور ان لوگوں نے بڑی محنت سے اچھی سے اچھی رپورٹیں تیار کیں' لیکن وہ رپورٹیں مختلف وزارتوں کے دفاتر میں

جا کر dump ہو گئیں' کوئی وزارتِ مالیات کی الماریوں میں ہیں' کوئی وزارتِ داخلہ کی الماریوں میں ہیں اور آج تک کسی ایک پر بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 50' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

ہندو کے دل کا ناسور

❁ کوئی ہندو کتنا ہی روادار ہو' کتنی ہی میٹھی میٹھی باتیں کرے' لیکن اس کے دل کا ناسور یہی ہے کہ پاکستان تو بھارت ماتا کے ٹکڑے کر کے بنایا گیا ہے۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 53' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

وطن کی محبّت

❁ وطن سے محبّت اپنی جگہ ایک مطلوب اور قابل قدر جذبہ ہے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 106' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

ہماری نااہلی

❁ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں دو خطوں پر مشتمل پاکستان عطا فرمایا تھا' یہ سراسر ہماری نااہلی تھی کہ ہم اسے دولخت کرا بیٹھے۔ (اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل: صفحہ 57)

محض اللہ کا فضل و کرم

❁ پاکستان محض اللہ کے فضل و کرم ہی سے قائم ہے' ورنہ ؎

ہم نے تو جہنّم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا!

کے مصداق ہم نے تو اسے برباد کرنے میں اپنی جانب سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

(اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل: صفحہ 57' طبع اوّل: دسمبر 1994ء)

آسمان سے لکھا ہوا تو نہیں

❁ کمشنریاں نئی بن گئیں' ضلعے نئے بن گئے' تحصیلیں اب ضلع بن گئیں' لیکن صوبوں کو ہاتھ نہیں لگانا۔ یہ کوئی آسمان سے لکھا ہوا تو نہیں آیا کہ آپ کو ان صوبوں کو لازماً برقرار رکھنا ہے۔ (بصائر: صفحہ 34' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

صوبوں کی تقسیم

❁ ہم صوبوں کو تقسیم کر رہے ہیں اور نہ ہی انہیں اختیارات دے رہے ہیں۔ سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم چھوٹے صوبے بناتے اور انہیں خودمختاری دیتے تو کسی بھی صوبہ میں احساس محرومی پیدا نہ ہوتا۔

(بصائر: صفحہ 34، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

اقتدار کے ستون

❁ پاکستان میں اقتدار کے دو مستقل ستونوں کی حیثیت فوج اور سول بیوروکریسی کو حاصل ہے۔ رہے نام نہاد سیاستدان جن کی غالب اکثریت وڈیروں اور جاگیرداروں پر مشتمل ہے تو وہ اس اقلیم سیاست کے دوسرے درجے کے شہری ہیں جو لیبل بدل بدل کر مختلف سیاسی جماعتوں کی صورت اختیار کرتے رہتے ہیں۔

(بصائر: صفحہ 126، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

جمعیت علماء اسلام

❁ یہ اندازہ قطعاً مبالغہ پر مبنی نہیں ہے کہ آئندہ پاکستان کی سیاست کے میدان میں جمعیت علماء اسلام نہایت مؤثر رول ادا کرے گی۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 19، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

پاکستان کا قیام

❁ پاکستان کا قیام دین کے احیاء اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور پورے عالم ارضی میں غلبہ اسلام کی خدائی سکیم کی ایک کڑی ضرور ہے۔ اس بنا پر ہمیں اس کا بقاو وجود بھی عزیز ہے اور اس میں انتشار اور انارکی کسی صورت گوارا نہیں۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 40، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

پاکستان کا تحفظ و بقا

❁ اللہ تعالیٰ ہی کو پاکستان کا تحفظ و بقا مطلوب ہے۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 45، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

چڑھتے سورج کے پجاری

❁ بدقسمتی سے ہمارے یہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو ایک طرف تو ہر چڑھتے سورج کی پرستش کو اپنا فرض عین سمجھتے ہیں اور دوسری طرف ہر اُس شخص کو جو کسی وقت کسی طرح برسر اقتدار آ جائے قوت و اقتدار کے نشے میں مست کر کے اس کے ذریعے اپنا اُلّو سیدھا کرنے میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ سردست میں بھی کثرت سے ہیں اور پرانے زمینداروں اور نئے صنعت کاروں میں بھی۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 59، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

حالات کا تقاضا

❁ حالات متقاضی ہیں کہ ملّتِ اسلامیہ پاکستان کا ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر کے ان کو ادا کرنے کے لیے سرگرم عمل ہو جائے۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 68، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

مجرم قوم

❁ عربوں کے بعد سب سے بڑی مجرم قوم ہم مسلمانانِ پاکستان ہیں۔ اس وقت پاکستان ننگے سیکولرازم کی طرف جا رہا ہے، حتیٰ کہ قومی شناختی کارڈ پر مذہب کا خانہ تک درج نہ ہو سکا، اس لیے کہ یہ بات عیسائیوں کو پسند نہ تھی، یہاں تک کہ مذہب کا خانہ ختم کرانے کے لیے پوپ صاحب بھی بول پڑے۔ یہ سب اس ملک میں ہو رہا ہے جو اسلام ہی کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 57، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

پاکستان کی بقا اور استحکام

❁ پاکستان کی بقا اور استحکام صرف اور صرف اسلام سے وابستہ ہے، ہمارے پاس اسلام کے سوا اس ملک کی بقا اور استحکام کے لیے کوئی اور بنیاد سرے سے موجود نہیں ہے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 10، طبع اوّل: جون 1987ء)

ریاست اور حکومت کا فرق

❁ پاکستان ایک ریاست ہے۔ اس ریاست کو چلانے والی ایک حکومت ہے جو اس ریاست کا ایک انتظامی ادارہ ہے۔ یہ حکومت بدلتی رہتی ہے' آج کسی کی ہے تو کل اور کسی کی۔ کبھی سول حکومت ہے تو کبھی فوجی' کبھی ایوب صاحب کی تھی' کبھی یحییٰ صاحب' پھر بھٹو صاحب آئے اور ان کے بعد مسندِ اقتدار پر جنرل ضیاء الحق صاحب متمکن ہوئے۔ پس! حکومت تو آنی جانی شے ہے۔ جس شے کو دوام ہے' جو چیز تسلسل کی حامل ہے' وہ تو درحقیقت ریاست ہے' لہٰذا کسی بھی ملک کے رہنے والوں کی اصل وفاداری ریاست سے ہوتی ہے' حکومت سے نہیں۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 347' طبع اوّل: جون 1987ء)

ظلم وستم کی داستانیں

❁ کراچی میں مسلمانوں نے مسلمانوں کے ساتھ ظلم وستم کی جو داستانیں رقم کی ہیں وہ کوئی درندہ بھی نہیں کرسکتا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 177' طبع اوّل: جون 2005ء)

مضبوط اور خوشحال پاکستان

❁ پاکستان بننے کے بعد کبھی بھی مولانا ابوالکلام آزاد کی زبان سے' نہ جلوت میں نہ خلوت میں' کوئی بدخواہی کی بات نہیں نکلی' بلکہ وہ برملا کہا کرتے تھے کہ:

''اب پاکستان کو لازماً باقی رہنا چاہیے' اسے مضبوط اور خوشحال ہونا چاہیے۔ یہی بات اس کے لیے اور ہندوستانی مسلمانوں کے لیے مفید اور بہتر ہے۔''

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 275' طبع ششم: اپریل 2015ء)

توبہ

توبہ کی حقیقت

❁ توبہ کی اصل حقیقت تو انسان کے اندر اپنی غلطی پر ندامت کا پیدا ہو جانا ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 224، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

رحمت و مغفرت کے دروازے

❁ ایک مومن کو کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے، گناہ کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے دروازے لوگوں کے لیے ہر وقت کھلے ہوئے ہیں، بشرطیکہ وہ اس کی جناب میں پورے لوازم و شرائط کے ساتھ توبہ کریں۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 28، طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

توبہ

❁ انسان توبہ توبہ کہتا رہے اور اس کا عمل وہی رہے جو پہلے تھا تو یہ توبہ نہیں ہے، یہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ (بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 28، طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

توبہ کرنے والا

❁ بچے تختی لکھنے کے بعد اسے دھوتے ہیں تو وہ اس طرح صاف ہو جاتی ہے جیسے کبھی اس پر کچھ لکھا ہی نہ گیا ہو۔ یہی حال توبہ کرنے والا کا ہے کہ جب انسان توبہ کر لیتا ہے تو وہ ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے، جیسے اس نے پہلے وہ گناہ کبھی کیا ہی نہ ہو۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 21، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

اجتماعی توبہ کا طریقہ کار

❁ اجتماعی توبہ کا طریق کار یہ ہے کہ پہلے افراد انفرادی طور پر توبہ کریں اور صحیح توبہ

کریں۔ صحیح توبہ یہ ہے کہ ہماری زندگی میں جو حرام شے ہے' اسے فوراً نکال باہر کریں۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے ہم اسلامی احکام اور اسلامی تعلیمات پر امکانی حد تک عمل پیرا ہوں۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 36' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

غفلتیں

❁ ہماری غفلتیں ہیں جو حجاب بنی ہوئی ہیں۔ اپنی غفلتوں کا پردہ چاک کیجیے اور آج اللہ کی جناب میں توبہ کیجیے! وہ ہر آن' ہر لحظہ تمہاری دعا کو سننے والا ہے' وہ ہمیشہ ہی قریب رہتا ہے اور رمضان میں تو اس عموم میں خصوص پیدا ہو جاتا ہے۔

(عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 38' طبع اوّل: مارچ 1991ء)

ہمارے مسائل کا حل

❁ میرے نزدیک ہمارے مسائل کا حل صرف توبہ میں ہے' انفرادی توبہ یہ ہے کہ اپنے کردار سے خلافِ شریعت کاموں کو نکال دیا جائے اور دوسری ہے اجتماعی توبہ۔

(بصائر: صفحہ 37' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

اجتماعی توبہ

❁ دنیا میں کسی قوم کے اللہ کے عذاب سے بچنے کی واحد صورت ''اجتماعی توبہ'' ہے۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 155' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

حسنات

❁ حقیقی توبہ انسان کے گناہ کے اثرات کو زائل ہی نہیں کرتی' ان کو 'حسنات' میں بدل دیتی ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 45' طبع اوّل: مارچ 1978ء)

تنہائی میں استغفار

❁ تنہائی میں اگر آپ اپنے کسی ساتھی کی زیادتی پر جو اُس نے آپ پر کی ہو' اللہ سے استغفار کریں گے تو آپ کا دل میل سے بالکل صاف ہو جائے گا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 334' طبع اوّل: جون 2006ء)

تجدیدِ ایمان

❁ ہر گناہ کے بعد جب انسان توبہ کرتا ہے تو وہ تجدیدِ ایمان ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 213' طبع اوّل: جون 2005ء)

ہم معنی الفاظ

❁ درحقیقت تجدیدِ ایمان' توبہ اور تجدیدِ عہد ہم معنی الفاظ ہیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 213' طبع اوّل: جون 2005ء)

توبہ کی شرطِ لازم

❁ عمل صالح توبہ کی شرطِ لازم ہے۔ انسان توبہ توبہ کہتا رہے اور اس کا عمل وہی رہے جو پہلے تھا تو یہ توبہ نہیں ہے' یہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 361' طبع دہم: اپریل 2019ء)

توبہ کی قبولیت کی شرائط

❁ کم از کم تین شرطیں پوری ہوں تو وہ خالص توبہ ہوگی۔ اگر حقوق اللہ کے ضمن میں کوتاہی ہوئی ہے تو (۱) شدید پشیمانی ہو (۲) مصمم ارادہ ہو کہ میں آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کروں گا اور (۳) انسان اس گناہ کے کام کو فی الواقع چھوڑ دے۔ اور اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو مزید ایک شرط یہ ہوگی کہ یا تو اس شخص سے جس کی حق تلفی کی ہے' معافی حاصل کرے یا اپنے کسی عمل سے اس کے نقصان کی تلافی کرے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 396' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تنظیم اسلامی اور تحریکِ خلافت

جماعتی زندگی

❁ جماعتی زندگی ایک برکت ہے' اس سے نیکی و بھلائی کا ماحول پیدا ہوتا ہے اور دوسرے ساتھیوں کو اچھے کاموں اور نیکیوں میں آگے بڑھتے دیکھ کر اپنا حوصلہ بھی بڑھتا ہے۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 78)

تنظیم اسلامی اور تحریکِ خلافت

❁ تنظیم اسلامی اور تحریکِ خلافت اصلاً ایک ہی کام کے دو گوشے یا دو مرحلے ہیں اور اس تمام تر کام کا ہدف ایک ہی ہے' یعنی دین حق کا غلبہ و اقامت۔ چنانچہ فی الاصل کام دو ہی ہیں جو ایک دوسرے کے متوازی ہیں۔ ایک ہے رجوع الی القرآن کی دعوت' جس کے لیے مرکزی انجمن سرگرم عمل ہے اور دوسرا ہے اقامتِ دین کی جدّ و جُہد' جس کی خاطر تنظیم اسلامی اور تحریکِ خلافت برسرِ عمل ہیں۔

(قرآن حکیم کی قوتِ تسخیر: صفحہ 15' طبع اوّل: اکتوبر 1998ء)

اللہ کا شکر

❁ ہم نے اُسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں ''تنظیم اسلامی'' سمع و طاعت کی بیعت کی بنیاد پر بنائی ہے۔ اگرچہ ہم بہت کچے ہیں' تعداد کے لحاظ سے بھی قافلہ بہت ہی چھوٹا ہے اور اب تک جو ساتھی ملے ہیں وہ معیارِ مطلوب سے بہت نیچے ہیں' لیکن میں اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

(اسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 94' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

انقلابی جماعت

❁ تنظیم اسلامی ایک انقلابی جماعت ہے جو مسلکی و گروہی تعصبات سے بلند تر رہتے

ہوئے نفاذِ دین کے لیے جدّ و جُہد کر رہی ہے۔

(مذہبی جماعتوں کے باہمی تعاون: صفحہ 3، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

جماعت کی اہمیت

❁ دین میں جماعت کو لازم قرار دیا گیا ہے اور اقامتِ دین اور دعوتِ دین کے لیے ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے ایک منظّم جماعت ہو، پھر خدا کی راہ میں سعی و جہد کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت کے بغیر زندگی کو جاہلیت کی زندگی اور جماعت سے علیحدہ ہو کر رہنے کو اسلام سے علیحدگی کا ہم معنی قرار دیا گیا ہے۔

(عزمِ تنظیم: صفحہ 66، طبع اوّل: جون 1991ء)

تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت

❁ ہماری ایک تنظیم اسلامی ہے اور ایک تحریک خلافت ہے۔ بعض لوگ اس میں ذرا اُلجھ جاتے ہیں کہ یہ دو تنظیمیں کیوں ہیں؟ تو مثال کے طور پر دیکھیے کہ ایک تحریک پاکستان تھی، لیکن جو جماعت اس کی علم بردار تھی، اس کا نام مسلم لیگ تھا۔ اسی طرح ہماری ایک تحریک خلافت ہے اور جو جماعت اس کی علم بردار ہے، اُس کا نام تنظیم اسلامی ہے۔ (علامہ اقبال، قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 60، طبع اوّل: جولائی 2007ء)

حزب اللہ

❁ تنظیم کے بغیر انقلابی جدّ و جُہد تو دور کی بات ہے کوئی اصلاحی، رفاہی، فلاحی، تعلیمی اور سماجی نوع کے اجتماعی کام بھی انجام نہیں پا سکتے، اسی لیے اسلامی انقلابی جماعت کو قرآن نے ''حزب اللہ'' قرار دیا ہے اور اس کے لیے ''اُمّت'' کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ (اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصوّر: صفحہ 153، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

تنظیم اسلامی

❁ جیسے تحریک پاکستان کے لیے جدّ و جہد کرنے والی جماعت کا نام ''مسلم لیگ'' تھا، ایسے ہی ''تحریکِ خلافت پاکستان'' کے لیے عملی کوشش کرنے والی جماعت کا نام ''تنظیم اسلامی'' ہے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 8، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

زبانِ خلق

❁ ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ آج بیسیوں ادارے معرضِ وجود میں آ چکے ہیں جو خلافت ہی کا نام لے رہے ہیں' ورنہ اب سے چند سال قبل تو خلافت کا نام تک لینے والا کوئی نہیں تھا' گویا مشیتِ ایزدی کا ظہور ''زبانِ خلق'' کی صورت میں ہو رہا ہے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 71' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

حاکمیت اور خلافت

❁ حاکمیت اور خلافت کے ظاہری ڈھانچے بظاہر ایک جیسے ہوتے ہیں' ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ کہنے کو فرعون و نمرود بھی بادشاہ ہیں اور داؤد و سلیمان ﷺ بھی بادشاہ۔ لیکن نمرود اور فرعون درحقیقت خدائی کے دعوے دار ہیں' لہٰذا مشرک اور کافر ہیں' جب کہ داؤد اور سلیمان ﷺ ظاہری اعتبار سے تو بادشاہ ہیں لیکن حقیقت میں خلیفہ ہیں۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 78' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

جماعت سازی

❁ قومی سطح پر جماعت بنا لینا بڑا آسان کام ہے۔ رفاہی کام کے لیے جماعت بنانا بھی آسان ہے۔ اسی طرح علمی کام کے لیے جماعت بنا لینا بھی بہت آسان ہے۔ لیکن نظریاتی سطح پر' انقلاب برپا کرنے کے لیے جماعت بنانا انتہائی مشکل کام ہے۔ اس سے زیادہ مشکل اور کوئی کام نہیں۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 94' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

غلبۂ دین

❁ تنظیم اسلامی غلبہ دین یا بالفاظِ دیگر اسلامی انقلاب کے لیے اُسی منہج پر عمل پیرا ہے جو سیرت مطہرہ ﷺ سے ہمارے سامنے آتا ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 240' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

نظم کا تقاضا

- نظم کا تقاضا یہ ہوگا کہ یہ نہ سمجھے کہ عذر کا پیش کر دینا ہی بس آخری تقاضا تھا جو پورا ہو گیا' بلکہ انسان کو ذہناً تیار ہونا چاہیے کہ اگر عذر قبول ہوگا تو ٹھیک ہے' ورنہ مجھے ہر دوسرے کام پر اس کام کو ترجیح دینی ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 296' طبع اوّل: جون 2006ء)

اجتماعی کام

- تنظیم کے بغیر کوئی اجتماعی کام نہیں ہوسکتا' چاہے وہ خیر کے لیے ہو چاہے شر کے لیے ہو۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 446' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

نظم جماعت

- جماعت کے بغیر زندگی بسر کرنا خلافِ سُنّت زندگی ہے۔ کوئی اپنی زندگی میں بڑے سے بڑا سُنّت کا پرچارک بنا ہوا ہو اور خود کو متبع سُنّت سمجھتا ہو' اگر وہ نظم جماعت کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے تو اس کی پوری زندگی خلافِ سُنّت ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 334' طبع دوم: جولائی 2014ء)

جماعتی زندگی

- جہاں تک جماعتی زندگی کا تعلق ہے' اس کے بارے میں میرا احساس یہ ہے کہ جس طرح یہ مَردوں کے لیے ضروری ہے' اسی طرح خواتین کے لیے بھی ضروری ہے۔ اس لیے کہ جماعتی زندگی میں ایک برکت ہے۔ اس سے نیکی و بھلائی کا ماحول پیدا ہوتا ہے اور دوسرے ساتھیوں کو اچھے کاموں اور نیکیوں میں آگے بڑھتے دیکھ کر اپنا حوصلہ بھی بڑھتا ہے۔

(مسلمان خواتین کے دینی فرائض: صفحہ 30' طبع: نومبر 2017ء)

تفرقہ

تفرقہ کیا ہے؟

❁ ایک لفظ ہے تفرقہ یا تفریق اور ایک ہے اختلاف' ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اختلاف بالکل نیک نیتی سے بھی ہوسکتا ہے' اختلاف جزوی ہوتا ہے۔ جبکہ تفرقہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کٹ جائیں' آپس میں پھٹ جائیں' ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجائیں۔ (توحید عملی: صفحہ 78' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

باہم تصادم

❁ یقیناً کوئی خفیہ ہاتھ ہے جو کہ ایک طرف مسلمانوں کے اندر شیعہ اور سُنّی کو باہم لڑانا چاہتا ہے تو دوسری طرف عالم اسلام میں مسیحیوں اور مسلمانوں کو لڑانا چاہتا ہے۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 8' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

اختلاف اور تفرقہ

❁ اُمّت کے اتحاد اور وحدت کو پارہ پارہ کرنے والا عمل تفرقہ ہے۔ اختلاف اور تفرقے میں بڑا فرق ہے۔ اختلاف دین کے دائرے میں رہے تو کوئی مضائقہ نہیں' لیکن رائے' قیاس اور تعبیر کے اختلافات کی بنیاد پر علیحدہ علیحدہ باقاعدہ فرقے بنالینا دینی نقطہ نظر سے بالکل غلط اور تباہ کن ہے۔

(قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 64' طبع اوّل: جون 1988ء)

فرقہ واریت

❁ فرقہ واریت کے عفریت کا قلع قمع کرنے کے لیے ہمارے پاس واحد تلوار قرآن مجید ہے اور یہی ہماری ذہنی ہم آہنگی اور باہمی قرب اور وابستگی کا واحد ذریعہ ہے۔

(قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات: صفحہ 5' طبع اوّل: جنوری 2018ء)

تفرقے کا اصل سبب

❁ ہمارے آپس کے اختلافات' خانہ جنگی اور تفرقے کا اصل سبب قرآن مجید سے دور ہو جانا ہی ہے۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 79' طبع اوّل: نومبر 2018ء)

تفرقہ کی وجہ

❁ تفرقہ کی وجہ آپس کی ضدم ضدا ہے کہ یہ کیوں آگے بڑھ جائے' میں کیوں پیچھے رہ جاؤں؟ اس میں کیا سرخاب کا پر ہے؟ ہماری سیادت و قیادت مسلّمہ ہے' لوگ آ کر ہمارے ہاتھ چومتے ہیں اور ہماری جوتیاں سیدھی کرتے ہیں ۔ یہ کہاں سے آ گیا دین کا نام لینے والا اور دین کا علم بردار؟ یہ ہے اصل مسئلہ!

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 36' طبع اوّل: جون 2006ء)

جداگانہ تشخص

❁ ہمارا المیہ ہے کہ اُمّت میں جو دعوت بھی اُٹھی' اس کے داعی نے ابتداءً تو تفرقے کی مذمت کرتے ہوئے خالصتاً اسلام کی دعوت دی' لیکن بعد میں دعوت قبول کرنے والوں نے ایک فرقے کی شکل اختیار کر لی اور مسلمانوں سے جدا ہو گئے اور ان کا ایک علیحدہ تشخص قائم ہو گیا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 107' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تعلیم وتربیت

بندۂ مؤمن کا کام

❁ ایک بندۂ مؤمن کا کام یہ ہے کہ اپنا سب کچھ راہِ حق میں لاکر ڈال دے' اپنی قوت وصلاحیت' اپنی توانائیاں' اپنا مال اور اپنی جان اس کام کے لیے وقف کردے' اس میں کھپادے۔ تو جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ''السعی منا والاتمام من اللہ'' کوشش کرنا ہمارے ذمہ ہے' کسی کام کی تکمیل کردینا ہمارے بس میں نہیں ہے' اس کام کو تکمیل تک پہنچانا سراسر اللہ کے اذن اور اس کے فیصلہ پر منحصر ہے۔ اور اللہ کا اذن اور فیصلہ اُس کی حکمت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لیے ایک اجل معین کر رکھی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس نے اپنے دین کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کے غلبہ واظہار کے دورِ ثانی کے لیے کون سا وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ دین حق کے بالفعل قائم اور نافذ ہونے تک ابھی اللہ تعالیٰ کتنے قافلوں کو اُٹھائے' جو کچھ دور تک چلیں' چند کٹھن منازل طے کریں' اور پھر تھک ہار کر رہ جائیں۔ پھر کوئی دوسرا قافلہ ایک عزمِ نو کے ساتھ مترتب ہو اور آگے بڑھے اور اس جدّوجہد کو کسی خاص حد تک لے جائے' ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ البتہ ہم یہ جان گئے ہیں اور یہ جان لینا ہی ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم مسئول ہیں عزم مصمم کرنے پر' اور ہم مسئول ہیں سعی وجہد پر' ہم مسئول ہیں اپنی سی کر گزرنے پر۔ اس راہ کے کسی ایک مرحلے کی تکمیل بھی ہمارے بس میں نہیں ہے' یہ صرف اللہ تعالیٰ کی تائید وتوفیق اور اُس کی حکمت پر منحصر ہے۔

(روداد تنظیم اسلامی حصہ اوّل)

رب کی رضا پر راضی رہنا

❁ ہم پر جو بھی مصیبت آتی ہے' وہ اللہ ہی کی مرضی اور اجازت سے آتی ہے' اس کے

اذن کے بغیر کائنات میں ایک پتّا بھی نہیں ہل سکتا' وہ ہمارا کارساز اور پروردگار ہے' اگر اس کی مشیت ہو کہ ہمیں کوئی تکلیف آئے تو سر آنکھوں پر۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 119)

زبان کا غلط استعمال

❁ انسانی تعلّقات میں نفرت اور دشمنی کا بیج بونے اور پھر اس کو نشوونما دینے اور دلوں میں زہر گھولنے میں زبان کے غلط استعمال کا بڑا دخل ہوتا ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 187' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

دینی فرائض کی ادائیگی

❁ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے دینی فرائض اور فرض عبادات کو ان ہی شرائط کے ساتھ ادا کرنے کی فکر کیا کیجیے جو قرآن وسُنّت میں بیان ہوئی ہیں۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 240' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

میری نصیحت

❁ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تلاوت قرآن مجید کو اپنا شعار بنایئے' کسی مستند ترجمہ اور تفسیر کی مدد سے اس کا مطالعہ بھی کیجیے اور اس پر غور وتدبر بھی۔ حدیث شریف' سیرتِ مطہرہ اور سیرت صحابہؓ کے مطالعہ کو بھی اپنے معمولات میں شامل کیجیے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 240' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

نمازِ تہجد

❁ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نوافل' خاص طور پر تہجد کا اہتمام کرنے کی کوشش کیجیے۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 240' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

رازق اللہ ہے

❁ اللہ تعالیٰ رازق ہے' تمہارا رزق اُس کے ذمے ہے' وہ رزق تمہیں بہر طور پہنچائے گا۔

(اسلام کا معاشرتی اور سماجی نظام: صفحہ 39' طبع اوّل: جون 2000ء)

باہم محبّت

❁ رشتہ میں چاشنی اور باہم محبت واُلفت درکار ہے' اگر وہ موجود نہیں ہے تو ایسا گھر اس دنیا میں جہنّم کا نمونہ بن جاتا ہے۔

(عائلی زندگی کے بنیادی اُصول: صفحہ 6' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

اوّلاد کے ساتھ بے جالاڈ پیار

❁ اوّلاد کے ساتھ بے جالاڈ پیار اور بے جانرمی کا معاملہ ہو تو اس کے بے راہ اور آوارہ ہوجانے کا خطرہ ہے۔

(عائلی زندگی کے بنیادی اُصول: صفحہ 31' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

بے کار بحث وتمحیص

❁ بعض لوگ اپنے جذبات سے مغلوب ہوکر لوگوں سے بے کار بحث وتمحیص میں اُلجھ جاتے ہیں' حالانکہ اس طرح کے بحث ومباحثہ کا حاصل کچھ نہیں ہوتا۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 11' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

میانہ روی

❁ میانہ روی اختیار کرنا بھی شخصیت کی پختگی اور بالغ نظری کی علامت ہے۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 15' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

خبر کی تحقیق

❁ خبر لانے والے کے بارے میں بھی تحقیق وتفتیش اور پھر جو خبر لائی گئی ہو' اس کے بارے میں بھی پوری چھان بین کرنی ضروری ہے۔ ان دونوں مراحل سے گزر کر پھر کوئی فیصلہ کیا جائے اور اس فیصلے کے مطابق پھر کوئی اقدام ہو۔

(مسلمانوں کی سیاسی وملی زندگی کے رہنما اُصول: صفحہ 29' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

علم کی روشنی

❁ مسلمانوں نے سپین میں علم کی روشنی پھیلائی تو وہاں تمام یورپ سے لوگ تعلیم

حاصل کرنے آنے لگے' باقی پورا براعظم تو اُس وقت جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں گھرا ہوا تھا۔ جس طرح آج آپ کے نوجوان تعلیم حاصل کرنے یورپ اور امریکہ جاتے ہیں' اسی طرح اُس وقت لوگ قرطبہ اور غرناطہ کی یونیورسٹیوں میں آتے تھے۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 18' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

فکر' عقیدہ اور نظریات

❁ جب آپ کا فکر درست ہو جائے گا تو عمل بھی درست ہو جائے گا۔ اگر فکر' عقیدہ اور نظریات غلط ہیں تو اعمال بھی غلط ہوں گے۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 46' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

درگزر کرنا

❁ قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دینے سے انسان کو ناقابل بیان لذت محسوس ہوتی ہے۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 56' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

استقامتِ عملی

❁ انسان نے جس ذات کو مالک مان لیا ہے' اُس کے ہر ہر اشارے پر حرکت کرے' اس کی ہر مرضی کو پورا کرنے کے لیے ساری قوت صرف کر دے' اُس کا ہر حکم اس کے لیے واجب التعمیل ہو' اُس کے اشارے پر سب کچھ نچھاور کرنے پر دل و جان سے آمادہ ہو۔ اس سے آگے انسان کی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے کہ جو کچھ مالک کو پسند ہے اسے دنیا میں پھیلانے' رائج کرنے اور غالب کرنے کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دے' جو اُسے پسند نہیں ہے' بندہ بھی اسے ناپسند کرے اور ہمیشہ اس سے نبرد آزما بھی رہے اور دنیا سے اس کا نام و نشان مٹانے کے لیے جان اور مال نچھاور کر دے۔ یہ ہے استقامتِ عملی۔

(حظِ عظیم: صفحہ 7' طبع اوّل: اگست 1997ء)

حکمت

❁ فطرتِ سلیمہ اور عقل صحیحہ دونوں کے امتزاج سے جو چیز حاصل ہوتی ہے' اس کا نام ''حکمت'' ہے۔ (سورۃ الفاتحہ: صفحہ 16' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

انسان کا مقصدِ تخلیق

❁ کوئی شے جس مقصد کے لیے بنائی گئی ہو وہ اگر اس مقصد ہی کو پورا نہ کرے تو ظاہر ہے کہ وہ بے کار قرار پائے گی اور ہم اسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیں گے۔ لہٰذا جب انسان کی تخلیق ہوئی ہی بندگی کے لیے ہے تو اگر وہ بندگی کی روش کو اختیار نہ کرے یا اسے تج دے اور ترک کر دے تو معلوم ہوا کہ اس کے وجود کا اب کم از کم انسانی سطح پر کوئی مقصد نہیں رہا' اور اس کی زندگی محض حیوانی سطح کی زندگی ہے یا شاید اس سے بھی کم تر! (سورۃ الفاتحہ: صفحہ 28' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

اخلاص

❁ عبادت کی قبولیت کی شرطِ لازم اخلاص ہے' یعنی اللہ کی بندگی پورے خلوص و اخلاص کے ساتھ ہونی چاہیے' اس میں کوئی ریا کاری نہ ہو اور اللہ کی رضا کے سوا کوئی اور چیز مطلوب و مقصود کے ذریعے میں نہ آ جائے۔ مطلوب صرف اللہ کی رضا اور اُخروی فلاح و نجات ہو۔ (سورۃ الفاتحہ: صفحہ 30' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

دنیا کی سب سے بڑی نعمت

❁ ہمارا نعمتوں کا تصوّر دولت' شہرت' اقتدار' جائیداد' اولاد' صحت وغیرہ تک محدود ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی شے بھی نعمت نہیں ہے' نعمت صرف ایک ہے اور وہ ہدایت ہے۔ ہدایت ہو گی تو دولت بھی نعمت ہے' صحت بھی نعمت ہے' ہدایت کی بنا پر آپ دولت اور صحت سے نیکیاں کمائیں گے۔ اور اگر ہدایت نہیں ہے تو اسی صحت کی بنیاد پر بدمعاشیاں کریں گے۔ تو ظاہر ہے کہ ایسی صحت نعمت نہیں بلکہ زحمت ہے۔ ہدایت ہے تو زندگی نعمت ہے' زندگی کا ایک ایک لمحہ نعمت ہے۔

ہدایت نہیں ہے تو زندگی لعنت ہے۔ ہدایت ہے تو اوّلاد نعمت ہے' اسے آپ دین کے کام میں لائیں گے اور صدقہ جاریہ بنائیں گے۔ ہدایت نہیں ہے تو اوّلاد لعنت ہے جو آپ کے لیے عذاب کا باعث بنے گی۔ آپ نے حرام کے ذریعے سے جو کچھ کما کر جمع کیا ہے' اس کو اللوں تللوں میں اُڑائے گی اور ان کی بدمعاشیوں کا حساب آپ کے کھاتے میں جمع ہوتا رہے گا۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 12' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

ماضی سے منقطع

❁ انگریز کے مسلط کردہ نظام تعلیم نے ہمیں اپنی ماضی سے بالکل کاٹ کر رکھ دیا ہے۔

(عظمتِ قرآن: صفحہ 23' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

ہمارے کرنے کے کام

❁ اس وقت ہمارے جو حالات ہیں' ان میں جگانے کی ضرورت ہے' ہوش میں آنے کی ضرورت ہے۔ بھانت بھانت کی بولیاں بولی جا رہی ہیں کہ وہ ہونا چاہیے' یہ کرنا چاہیے' اس طرح کام ہونا چاہیے۔ میں ان میں سے کسی کی تردید یا تضحیک نہیں کر رہا ہوں' ٹھیک ہے' اسلحہ بھی فراہم کرنا ہوگا۔ اس کے لیے حکم ربانی ہے: ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (الانفال: ۶۰) کہ جس قدر ممکن ہو جمع کیا جائے۔ پھر ہمیں اپنی خارجہ پالیسی پر بھی نظر کرنا ہوگی' دوست و دشمن کی تمیز کرنا ہوگی' یہ سارے کام کرنے ہوں گے۔ دعا کریں کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت ملک کی زمام کار ہے' اللہ تعالیٰ انہیں صحیح رائے پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(عظمتِ قرآن: صفحہ 29' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

معاوضے پر کام کرنے والا

❁ معاوضے پر کام کرنے والا مدرس و معلّم ہو سکتا ہے' داعی و مبلغ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(دعوت الی اللہ: صفحہ 11' طبع اوّل: مارچ 1975ء)

نیک اعمال اکارت

❁ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور حکم عدولی اور آپ ﷺ کی رائے کو پس پشت ڈال دینا تو بڑی دُور کی بات ہے، جس کے معصیت ہونے میں کوئی کلام نہیں، محض سوئے ادب کہ رسول اللہ ﷺ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند کر دیا جائے، تو اس پر کیسی دھمکی دی گئی ہے اور کیسی زبردست تنبیہہ کی گئی ہے کہ حضور ﷺ کے معاملے میں ایسی بے احتیاطی برتنے کے سبب سے اب تک کے تمام کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا، تمہاری سب نیکیاں برباد ہو جائیں گی اور تمہیں معلوم تک نہ ہوگا کہ تم نے اس بے ادبی اور بے احتیاطی سے کیا کچھ کھو دیا اور تم کیسے عظیم نقصان اور خسارے سے دوچار ہو گئے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 10، طبع اوّل: مارچ 1974ء)

علمِ حقیقی کا لازمی نتیجہ

❁ علمِ حقیقی کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ عمل بھی درست ہو جائے اور انسان بہترین اخلاق سے مزین ہو جائے اور گھٹیا اعمال و افعال کا خاتمہ ہو جائے۔

(راہِ نجات سورۃ العصر کی روشنی میں: صفحہ 49، طبع اوّل: ستمبر 1973ء)

اللہ کی محبّت

❁ جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت گھر چکی ہو، اُن کو ان کا جذبہ محبت رات کو سونے نہیں دیتا، وہ رات کو بار بار اٹھتے ہیں، اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں یا اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز رہتے ہیں۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 13، طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

ذلّت و رسوائی کے اسباب

❁ ہم اس وقت جن اسباب کی بنا پر دنیا میں ذلیل و رسوا اور پامال ہو رہے ہیں، ہمارا کوئی وقار نہیں ہے، کوئی باعزّت مقام ہمیں حاصل نہیں ہے تو اس کا اصل سبب

یہی ہے کہ ہمارا کردار پست ہو چکا ہے اور ہم' اِلا ماشاء اللہ' بنیادی اخلاقیات سے بھی تہی دست ہو چکے ہیں۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 32' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

ہجرت

❁ جو کسی اصول کی خاطر ایک دوست اور ایک بھائی سے نہ کٹ سکا' وہ اللہ اور اس کے دین کے لیے اپنا وطن کیسے چھوڑ دے گا؟ جو ایک پیسے میں امین ثابت نہ ہو' کیا وہ لاکھ روپے میں امین ثابت ہوگا؟ جو چھوٹا سا وعدہ پورا نہ کر سکے' کیا وہ بڑے سے بڑے وعدے پورے کرے گا؟ یہ باتیں ناممکنات میں سے ہیں۔

(اسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 91' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

ماحول کا اثر

❁ ماحول کا انسان کی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے' نیکوکار کی صحبت انسان کو اچھائی کی طرف لے جاتی ہے' جبکہ بروں کی صحبت انسان کو برائی کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 33' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

روز و شب کے معمولات

❁ روز و شب کے معمولات کو ادا کرتے ہوئے قدم قدم پر آنحضور ﷺ سے دعا ثابت ہے۔ آئینے میں اپنی صورت دیکھی ہے تو ساتھ ہی دعا زبان پر آجاتی ہے' جوتے پہن رہے ہیں تو دعا ہے' سواری پر داہنا پاؤں آگے بڑھا کر چڑھ رہے ہیں تو دعا ہے' اتر رہے ہیں تو دعا ہے' گھر سے نکلے ہیں تو دعا ہے۔ گویا کہ زندگی کے ہر ہر کام کو انجام دیتے ہوئے دعا کی صورت میں اللہ کا ذکر جاری رہتا ہے۔ اس سے معمولات میں قطعاً کوئی خلل واقع نہیں ہوتا' انسان اپنی زندگی کی مصروفیات میں مشغول رہتے ہوئے بھی ذہن اور قلب کا رشتہ اللہ کے ساتھ برقرار رکھ سکتا ہے۔

(جہاد سے گریز کی سزا نفاق: صفحہ 42' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

حاصل جمع

❁ جب اللہ کی اطاعت اور اللہ کی محبت دونوں کو جمع کریں گے تو اس کا جو حاصل جمع ہوگا اس کا نام ''عبادت'' ہے۔ عبادت صرف اللہ کی ہے' رسول کی نہیں ہے۔ اور جب رسول ﷺ کی اطاعت اور رسول کی محبت کو جمع کریں گے تو اس کے حاصل جمع کو عبادت نہیں کہا جائے گا بلکہ ''اتباع'' کہا جائے گا۔

(حُبِّ رسولؐ اور اس کے تقاضے: صفحہ 3' اکتوبر 1991ء)

عبادت کا مفہوم

❁ بندگی کے معنی ہیں ہمہ وقت' ہمہ تن اور ہمہ وجوہ اطاعت۔ لیکن محض بندگی یا غلامی ''عبادت'' نہیں ہے جب تک کہ اس میں پرستش شامل نہ ہو۔ پرستش میں محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ زر پرست وہ ہے جس کو مال سے انتہائی محبت ہو۔ وطن پرست' قوم پرست اور شہرت پرست جیسے الفاظ ہمارے ہاں کثرت سے مستعمل ہیں۔ پرستش اور پرستاری ہمارے جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ ''پرستار'' ہم بولتے ہیں ''انتہائی محبت کرنے والے'' کے معنی و مفہوم میں۔ چنانچہ عبادت کا مفہوم ہوگا اللہ کی بندگی اور اس کی پرستش۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 12)

جہاد مع النفس

❁ اپنے نفس کو اللہ کا مطیع بنانے کے لیے کشاکش کرنی ہوگی' کیونکہ نفس تو کسی اور طرف زور لگاتا رہتا ہے۔ از روئے الفاظِ قرآنی ﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ﴾ (یوسف: ۵۳) وہ حرام کی طرف بڑھنا چاہتا ہے' آپ کو اسے روکنا ہوگا۔ اس کے اندر خواہشات کا سرکش گھوڑا ہے' آپ کو اسے لگام دینی ہوگی۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 29)

رات کا جاگنا

❁ قرآن تو ویسے ہی نور ہے' یہ دلوں کی تاریکیاں دور کر کے انہیں منور کرنے کی

صلاحیت رکھتا ہے اور رات کا جاگنا نفس کو کچلنے میں بہت مؤثر ہے۔

(رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 39، طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

ایمان کے منافی کیفیت

❁ رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کر دینا اور آپؐ کی نافرمانی کرنا تو بہت دور کی بات ہے، جو کھلم کھلا بغاوت ہے، لیکن طرزِ عمل اگر یہ ہو کہ رسولؐ کا حکم بھی مان لیا اور اس پر عمل بھی کر لیا، لیکن طبیعت میں کسی انقباض، ناگواری اور تنگی کا احساس ہو تو یہ کیفیت بھی ایمان کے منافی ہے۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 17، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

خود کو بدلنا

❁ لوگ نعرے لگانے کو تیار ہیں، کسی کو کافر کہلانا ہو تو نعرے لگا دیں گے، کسی کے خلاف کوئی مہم اٹھانی ہو تو اٹھا دیں گے، مگر خود اپنے آپ کو بدلنے کے تیار نہیں ہیں۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 43، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

شمع باطن

❁ غلط ماحول اور غلط تعلیم و تربیت کے اثرات سے انسان کی شمع باطن کی روشنی دھندلا جاتی ہے اور اس کے اعمال بد کے سبب سے اس کا آئینہ قلب مکدر ہو جاتا ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 11، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

دادی اماں کی ارتھی کو آگ

❁ پچھلے دنوں اخبار میں ایک کالم چھپا تھا۔ کالم نگار لکھتا ہے کہ میرے ایک دوست اپنے دوست کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کے لیے گئے۔ وہ دوست بہت رو رہے تھے اور وہ انہیں دلاسہ دے رہے تھے کہ اب صبر کرو۔ اُس نے کہا کہ میں صرف اپنی والدہ کے انتقال پر نہیں رو رہا ہوں، بلکہ میں تو اس بات پر رو رہا ہوں کہ میری آٹھ سال کی بچی نے مجھ سے یہ کہا کہ ابا جان! ہم اپنی دادی اماں کی ارتھی کو آگ کب لگائیں گے؟ یہ ہے آپ کی نئی نسل جو ہندوستانی فلمیں دیکھ کر ان کی تہذیب اور تمدن سے آشنا ہو رہی ہے۔ (علامہ اقبال، قائداعظم اور نظریۂ پاکستان: صفحہ 46)

تخلیقی کام

❁ جب بھی کوئی تخلیقی کام ہوا ہے تو وہ فاقوں کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ بڑے بڑے تحقیقی اداروں کی طرف سے تنخواہیں مل رہی ہیں' اس طرح کوئی تخلیقی کام نہیں ہوا کرتا۔ ہاں! تحقیقی کام ہو جاتے ہیں کہ کوئی پرانا مخطوطہ لے کر اس کی ایڈیٹنگ کر دی اور اس کی احادیث کی تخریج کر دی تو ڈاکٹریٹ کی ڈگری لے لی۔ دنیا میں جہاں بھی تخلیقی کام ہوئے ہیں' وہ فقر و فاقہ کے ساتھ ہوئے ہیں۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 39' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

رزق کی کشادگی و تنگی

❁ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ انسان سونے میں ہاتھ ڈالتا ہے اور وہ راکھ بن جاتا ہے' حالانکہ ذہانت و فطانت بھی ہے اور محنت و احتیاط بھی۔ اس کے برعکس ایک وہ شخص ہے جو مٹی میں ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ پس! معلوم ہوا کہ رزق کی بہم رسانی' اس کی کشادگی اور تنگی من جانب اللہ تعالیٰ ہوتی ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 21' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

اجازت لینے کا حکم

❁ باہر سے کسی کو کیا معلوم کہ گھر والے کس حال میں ہیں! اجازت لینے کا طریقہ از روئے قرآن (بآوازِ بلند) السلام علیکم کہنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ تین مرتبہ سلام بھیجنے یا دستک دینے پر کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلے جاؤ۔ لہٰذا اس میں دستک دینا بھی شامل ہو گیا۔ مرد اور عورت دونوں کے لیے اجازت لینا ضروری ہے' البتہ عورت صرف دستک دے گی۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 78' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

لڑکیوں کی تعلیم

❁ میرے خیال میں لڑکیوں کے لیے ادب' فلسفہ' سائیکالوجی ایسے علوم ہیں' جن سے

بہترین نسلوں کو وجود میں لانا ممکن ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 119، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

خواتین کے لیے علیحدہ شعبہ تعلیم

❁ خواتین کے لیے علیحدہ شعبہ تعلیم قائم کرنا ضروری ہے تاکہ پردے کی عظمتوں کے ساتھ علم مثالی معراجِ کمال سے خواتین میں منتقل ہو جائے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 119، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

خواتین اساتذہ

❁ پرائمری لیول تک، جہاں بچے بچیاں ہنوز کم سنی کے دور میں ہوں، خواتین اساتذہ اپنی محبتوں سے لبریز طرزِ عمل سے بہترین نتائج برآمد کر سکتی ہیں۔ اس لیول کے بعد لڑکوں کے لیے مرد اور لڑکیوں کے صرف خواتین اساتذہ کے شعبوں کا منتقل کر دینا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اس طرح دین کی پابندی کے ساتھ معیاری کردار بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 119، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

جہاد بالنفس

❁ سب سے پہلا اور سب سے بڑا جہاد ''مجاہدہ مع النفس'' ہے، جس نے اس منزل کو سر نہیں کیا اور وہ آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے تو میرے نزدیک اس کے لیے ہلکے سے ہلکا لفظ ''حماقت'' ہے۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 15)

علم کی تدوینِ نو

❁ توحید کی بنیاد پر جب تک پورے علم کی تدوین نو نہیں ہوگی، تمام علوم کو جب تک مسلمان نہیں بنایا جائے گا، ہماری نئی نسل کے اذہان کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنا ممکن نہیں۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 29، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

نفسانیت اور شہوانیت

❁ حقیقت یہ ہے کہ نفسانیت اور شہوانیت تو ہمارے نفس کے اندر ہی ہیں۔ شیطان ان

نفسانی خواہشات وداعیات کو بھڑکاتا ہے' انہیں مشتعل کرتا ہے' اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کرتا۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 88' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

دکھاوے کی نماز

❁ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے' لیکن جب وہ محسوس کرتا ہے کہ کوئی مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ اپنی نماز لمبی کر دیتا ہے' سجدہ طویل کر دیتا ہے' تو حضور ﷺ کے فرمان کی رو سے یہ شرک ہے۔ بظاہر تو وہ وہی نماز پڑھ رہا ہے' اس میں وہی قیام ہے' وہی رکوع ہے' وہی سجود ہے' اس نے وہی سورۃ الفاتحہ پڑھی ہے' وہی ''سبحان ربی الاعلی'' اور وہی ''سبحان ربی العظیم'' کہا ہے۔ اپنی طرف سے اُس نے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے' سوائے اس کے کہ ذرا نماز کا دورانیہ بڑھ گیا ہے' اگر پہلے دس سیکنڈ کا سجدہ ہو رہا تھا تو اب پندرہ سیکنڈ کا ہو گیا' لیکن تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک سجدے کے دو مسجود ہو گئے۔ دس سیکنڈ کا سجدہ تو اللہ کے لیے تھا' لیکن بقیہ پانچ سیکنڈ کا سجدہ اُس شخص کے لیے ہے جسے وہ دکھا رہا ہے اور یہی شرک ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 13' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

علم

❁ علم تو چاہے حاضر کا ہو' چاہے غیب کا ہو' وہ سب اللہ ہی کا دیا ہوا ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 73' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

نظامِ تعلیم

❁ نظامِ تعلیم کے پورے ڈھانچے کو از سرِ نو اسلامی خطوط پر استوار کیا جائے۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی وہنگامی دور: صفحہ 56' طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

محتاط رہنا

❁ ہمارا پورا وجود' ہماری آنکھیں' ہمارے کان' ہماری زبان' ان سب کے استعمال میں ہمیں محتاط رہنا ہوگا۔ (اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 11)

حلیم

❁ اردو میں جاہل اَن پڑھ کو کہتے ہیں۔ عربی میں جذبات اور خواہشات سے مغلوب کو جاہل کہتے ہیں۔ اس کے مقابلے کا لفظ ہے حلیم۔ حلیم اس شخص کو کہا جاتا ہے جو ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیتا ہے، غور و فکر کرتا ہے، تحمل کرتا ہے، بردباری اختیار کرتا ہے اور عقل کی رہنمائی میں کوئی فیصلہ کرتا ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 45، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

کامل

❁ کوئی شخص یہ کبھی نہیں کہہ سکتا کہ میں آج ''کامل'' ہو گیا ہوں۔ جس دن اس نے یہ کہا وہ دن اس کی بربادی کا ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 191، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

سوچ سمجھ کر

❁ غصّہ آئے تو معاف کرو۔ ہاں سوچ سمجھ کر، cool mindendness کے تحت اگر کوئی سخت قدم بھی اٹھانا پڑے تو اٹھانا ہوگا۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 198، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

سو باتوں کی ایک بات

❁ سو باتوں کی ایک بات کہ اگر دل میں جم جائے تو انسان کی زندگی کا نقشہ یکسر بدل کر رہ جائے اور وہ بجائے اس دُنیا کی چمک دمک سے مرعوب و مبہوت ہونے اور اس میں گم ہو کر رہ جانے کے، اللہ ہی کو اپنا محبوب و مطلوب اور آخرت ہی کو اپنی منزل مقصود جانتے ہوئے اس دنیا سے ایسے گزر جائے جیسا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)) دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی یا راہ چلتا مسافر۔ اللہ ہمیں اس کی ہدایت و توفیق عطا فرمائے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 135، طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

نظامِ فکر کی اساس

- توحید محض ایک عقیدہ نہیں ہے بلکہ ایک پورے نظامِ فکر کی اساس ہے، جس سے ایک صالح تمدن وجود میں آتا ہے اور ایک صحت مند معاشرت، منصفانہ معیشت اور عادلانہ حکومت کی داغ بیل پڑتی ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 55، طبع اوّل: مارچ 1978ء)

شخصیت پرستی

- اللہ ہم سب کو شخصیت پرستی سے محفوظ رکھے۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 142، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

قلوب کا زنگ

- انسان کے قلب کے زنگ آلود ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس میں کبر و عجب ڈیرہ ڈال لے، اس میں حبِ دنیا براجمان ہو جائے، اس میں حسد اپنے پنجے گاڑ لے، نیز قلب اسی نوع کے مفاسد کی آماجگاہ بن جائے تو ان تمام روگوں سے دل کو صیقل کرنے کے دو ذرائع ہیں: ایک موت کی بکثرت یاد اور دوسرا تلاوتِ قرآن۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 145، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

تکبر

- اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کو قبولِ حق سے روکنے والی رکاوٹوں میں سب سے بڑی رکاوٹ تکبر ہی ہے۔

(قلبِ قرآن سورہ یٰس کی مختصر تشریح: صفحہ 36، طبع اوّل: مئی 2017ء)

انسانی فطرت

- انسانی فطرت اندھی بہری نہیں ہے۔ وہ حق کو فوری طور پر پہچان لیتی ہے اور اس کی بے لاگ گواہی بھی دیتی ہے، مگر بسا اوقات انسان ضد، انا، تعصب یا کسی اور وجہ سے اس کا اعتراف نہیں کرتا اور جانتے بوجھتے اپنی فطرت کی گواہی کو پسِ پشت

ڈال دیتا ہے۔ (قلبِ قرآن سورہ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 44، طبع اوّل: مئی 2017ء)

تعلیم وتذکیر

❁ تعلیم کا تعلق انسان کو ایسی چیزیں سکھانے سے ہے جو اسے پہلے سے معلوم نہ ہوں، جبکہ تذکیر ان حقائق کی یاد تازہ کرنے کا عمل ہے جن سے انسان کی فطرت پہلے سے واقف ہے۔

(قلبِ قرآن سورہ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 49، طبع اوّل: مئی 2017ء)

تبلیغی جماعت

❁ جو کام پہلے صوفیائے کرام ڈیرہ زن قسم کی اپنی خانقاہوں اور تربیت گاہوں کے ذریعے کیا کرتے تھے، وہی کام اب تبلیغی جماعت گھوم پھر کر کر رہی ہے۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 201، طبع اوّل: فروری 2003ء)

بنیاد پرست

❁ ہمیں کسی معذرت کے بغیر ڈٹ کر کہنا چاہیے کہ ہم fundamentalists ہیں، مگر اس اصطلاح کا ترجمہ ''بنیاد پرست'' غلط ہے۔ پرستش تو ہم اللہ کے سوا کسی کی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہم اپنی بنیادوں کی پرستش تو نہیں کرتے، لیکن ہم ان کو برقرار بھی رکھیں گے اور ان کا پرچار بھی کریں گے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 71، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

ہماری عادت

❁ ہماری یہ عادت ہے کہ جس سے نفرت ہو جائے، اُس کی ہر بات کو غلط کہتے ہیں اور جس سے محبت ہو اس کی ہر بات درست قرار دیتے ہیں، یہ روش صحیح نہیں ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 52، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اللہ کی امانت

❁ یہ ہاتھ پاؤں، یہ آنکھیں، یہ دماغ سب کچھ میرے پاس اللہ کی امانت ہے۔ اُس نے

مجھے کوئی گھر دے دیا ہے تو وہ بھی اس کی امانت ہے' اولاد دی ہے تو وہ بھی اُسی کی امانت ہے۔ چنانچہ ملکیت تامّہ اُسی کے لیے ہے۔ ہم مالک ومختار نہیں ہیں کہ جو چاہیں کرتے پھریں۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 96' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

سرمایہ دار کا موقف

❁ سرمایہ دار کا موقف یہ ہوتا ہے کہ یہ میرا مال ہے' میں اسے جیسے چاہوں تصرف میں لاؤں' خواہ اس سے سودی کاروبار کروں یا کسی کو سود پر قرضہ دوں۔ اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو سرمائے کا مالک سمجھتا ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو امین سمجھیں گے تو آپ کا نقطہ نظر یکسر مختلف ہوگا۔ پھر آپ اپنا ہاتھ بھی وہیں استعمال کریں گے جہاں اللہ کی اجازت ہے۔ آپ اپنے پاؤں سے بھی اسی راستے پر چلنا چاہیں گے' جس پر اللہ چاہتا ہے کہ آپ چلیں۔ آپ کا مال وہیں خرچ ہوگا' جہاں اللہ چاہتا ہے کہ آپ خرچ کریں۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 96' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

تزکیہ

❁ انسان کے معنوی وجود کی نشوونما اور ترقی میں بہت سی چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں۔ تزکیہ یہ ہے کہ اُن رکاوٹوں کو دور کر دیا جائے' تاکہ اُس کی نشوونما صحیح طور سے ہو سکے۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 108' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

تزکیہ کا نسخہ

قرآن حکیم تزکیہ کا جو نسخہ بتاتا ہے' وہ چار چیزوں پر مشتمل ہے: (1) قرآن اور نماز (2) صلوٰۃ تہجد' قیام اللیل (3) روزہ (4) انفاق فی سبیل اللہ۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 109' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

افراد کا تزکیہ

❁ ضروری ہے کہ افراد کا تزکیہ ہو۔ اگر تزکیہ نہیں ہوا یعنی آپ کے ارادے' اُمنگیں'

نیتیں خالص نہیں ہیں، تو آپ کو جو علم حاصل ہوگا وہ آپ کو غلط رُخ پر لے جائے گا۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 147، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

تزکیہ کا عمل

- انسان کی شخصیت میں جو اوصاف پروان چڑھنے چاہئیں، ان کی نشوونما اور ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ مال کی محبت اور دنیا کی محبت ہے۔ یہ نجاست ہے جو دل سے نکلے گی تو جو صلاحیتیں بالقوہ انسان کے باطن میں موجود ہیں وہ پروان چڑھیں گی۔ تو یہ ہے حقیقت میں تزکیہ کا عمل۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 76، طبع اوّل: جون 1987ء)

اندھا بہرا

- مخالفت، دشمنی اور بغض وعناد انسان کو اندھا بہرا کر دیتا ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 59، طبع اوّل: جون 2006ء)

رفیق

- رفیق اصل میں وہی کہلائیں گے جو باہم ایک دوسرے کے لیے نرم ہوں، جن کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے نرم گوشے ہوں، جو ایک دوسرے کی تکلیف پر تڑپ اُٹھیں، ایک دوسرے کے درد کو اپنے اندر محسوس کریں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 73، طبع اوّل: جون 2006ء)

سجدوں کے آثار

- سجدوں کے آثار کسی معیّن نشان تک محدود نہیں ہیں، لیکن اس معیّن نشان کو اس سے زبردستی خارج کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سجدوں کے اثرات بہت وسیع مفہوم کے حامل ہیں۔ یوں کہنا چاہیے کہ ان کے چہرے ان کی باطنی کیفیات کی غمازی کر رہے ہوتے ہیں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 83، طبع اوّل: جون 2006ء)

حسد

❁ حسد اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے اسے یہ شے کیوں دے دی؟ حسد مال و دولت پر بھی ہوتا ہے اور اس بات پر بھی کہ فلاں کو یہ رتبہ کیوں مل گیا۔ لیکن جب یہ خیال ہو کہ یہ اللہ کا فضل ہے جو اس پر ہوا ہے' اللہ نے اسے چن لیا ہے' یہ اس کی دین ہے تو پھر حسد پیدا نہیں ہوگا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 113' طبع اوّل: جون 2006ء)

توکّل علی اللہ

❁ توکّل صرف اللہ پر ہو' توکّل ساز و سامان اور اسباب و وسائل و ذرائع پر نہ ہو' توکّل اپنے زورِ بازو پر نہ ہو' توکّل اپنی ذہانت و فطانت پر نہ ہو۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 119' طبع اوّل: جون 2006ء)

دولت کا استعمال

❁ اگر اللہ دولت دیتا ہے تو اسے استعمال کرو' لیکن دولت کو اپنے دل میں مت داخل ہونے دو۔ اس دولت کو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤ' اسے انفاق فی سبیل اللہ اور ادائے حقوق میں صرف کر دو۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 120' طبع اوّل: جون 2006ء)

غُصّہ

❁ غُصّہ میں فیصلہ مت کرو' غصے میں اقدام مت کرو۔ غُصّہ آئے تو اسے پینے کی کوشش کرو اور ایسے میں مغفرت اور عفو کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرو۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 125' طبع اوّل: جون 2006ء)

طریق تربیت

❁ جو طریقِ تربیت و تزکیہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار فرمایا ہمیں حتی الامکان اسے اختیار کرنا ہے۔ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 203)

چھ کام جن سے روکا گیا ہے

❁ جن چھ کاموں سے خاص طور پر روکا گیا ہے وہ یہ ہیں: تمسخر واستہزاء، عیب جوئی کرنا، ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارنا، سوءِ ظن پیدا کرنا، کسی کی برائی تلاش کرنے کے لیے اس کی ٹوہ میں لگے رہنا اور غیبت کرنا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 267، طبع اوّل: جون 2006ء)

غیبت

❁ غیبت یہ ہے کہ اپنے کسی بھائی کی کسی برائی یا عیب کا ذکر اس کی عدم موجودگی میں کرنا۔ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 269، طبع اوّل: جون 2006ء)

تشویش

❁ تشویش کو روکنے کے لیے اصولاً اس بات کو جان لیں کہ ہر شخص کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ ہر شخص اپنا بنا رہا ہے یا بگاڑ رہا ہے، اپنے لیے کمائی کر رہا ہے یا اپنے لیے وبال جمع کر رہا ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں ہم کیوں خواہ مخواہ تشویش میں مبتلا ہوں۔ اگر خیر ہے تو وہ ظاہر ہو جائے گی۔ کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تلافی کا معاملہ پیدا کر دے گا اور اگر شر ہے تو شر کا تو دور رہنا ہی بہتر ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 313، طبع اوّل: جون 2006ء)

توفیق

❁ اصل میں توفیق اللہ کی طرف سے ملتی ہے اور اس کا بھی اس نے قاعدہ بنایا ہے کہ جس کا ارادہ ہوگا اسی کو توفیق ملے گی، جس کا ارادہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسے زبردستی توفیق دے تو کائنات کا سارا نظم ہی درہم برہم ہو جائے گا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 309، طبع اوّل: جون 2006ء)

ہمدردی

ایک سلیم الفطرت انسان کے دل میں کسی کو تکلیف اور مصیبت میں دیکھ کر جو احساس

ہوتا ہے اور وہ اس کے درد کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے' اُسی کو ہم رافت یا ہمدردی کہتے ہیں۔ (اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 125' طبع اوّل: جون 2005ء)

تربیت اور تزکیہ کے بغیر

❁ اگر اپنی تربیت اور اپنا تزکیہ کیے بغیر میدان میں آجاؤ تو وہی کچھ ہوگا جو آج جہاد کے نام پر ہو رہا ہے۔ اس طرح جہاد بدنام بھی ہوگا اور فساد کی شکل اختیار کرے گا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 304' طبع اوّل: جون 2005ء)

رافت

❁ رافت اس کیفیت کا نام ہے جس کے تحت کسی کے دکھ اور درد کو انسان اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اس کے لیے فارسی کا لفظ ''ہمدردی'' مستعمل ہے جو اس مفہوم کو بہت خوبصورتی سے ادا کرتا ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 335' طبع اوّل: جون 2005ء)

ہمدرد

❁ جیسے ایک جماعت کے لوگ ہم جماعت اور ایک زمانے کے لوگ ہم عصر کہلاتے ہیں' اسی طرح ہمدرد کا مطلب ہے جن کا درد باہم مشترک ہے' یعنی ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرنے والے لوگ ہمدرد ہیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 335' طبع اوّل: جون 2005ء)

مشفق

❁ آپ کا مشفق وہ ہے جسے آپ کے بارے میں اندیشے رہیں کہ آپ کو کہیں کوئی گزند' کوئی تکلیف اور کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 336' طبع اوّل: جون 2005ء)

رھبان

❁ رھبان سے مراد وہ شخص ہے' جس کے اندر بہت ہی زیادہ خشیتِ الٰہی ہو۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 337' طبع اوّل: جون 2005ء)

نفس کے خلاف مجاہدہ

❁ اپنے نفس کے خلاف مجاہدہ یہ بھی ہے کہ حرام سے اس کو بچالو۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 340' طبع اوّل: جون 2005ء)

فطرت کا عام اصول

❁ یہ فطرت کا عام اصول ہے کہ کوئی شے نہ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتی ہے' نہ اسے متاثر کیے بغیر۔ برف میں جو خنکی ہے وہ اپنے ماحول میں لازماً سرایت کر جائے گی اور آگ کی حرارت اپنے ماحول کو لازماً گرم کردے گی۔ یہی معاملہ اخلاقیات کے میدان میں ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 38' طبع دہم: اپریل 2019ء)

بُری نیت

❁ اگر ایک شخص نے ایک اچھا عمل کیا' لیکن اس کے پیچھے کوئی بُری نیت تھی تو اُس کا عمل بھی بُرا شمار ہوگا اور اس کا نتیجہ بھی بُرا نکلے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 52' طبع دہم: اپریل 2019ء)

انسانوں میں بُعد اور دُوری

❁ جہاں کہیں بھی انسانوں کو دوسروں میں خود پسندی' عُجب' تکبر اور غرور کے آثار محسوس ہوں گے وہاں انسانوں میں بُعد اور دُوری ہوگی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 106' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اولوالالباب

❁ اولوالالباب وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں' جن کی عقل پر جذبات و شہوات اور تعصّبات کے پردے نہیں پڑے ہوتے' جو تفکر و تدبر کرتے ہیں اور جن کا شعور بیدار ہوتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 160' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تزکیہ

- کسی شے کی نشوونما میں جو رکاوٹ ہو اس کو دور کر دینا تزکیہ ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 325، طبع دہم: اپریل 2019ء)

میانہ روی

- میانہ روی اختیار کرنا بھی شخصیت کی پختگی اور بالغ نظری کی علامت ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 350، طبع دہم: اپریل 2019ء)

لغو اور بے کار کام

- اس کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اللہ کے محبوب بندے کوئی لغو اور بے کار کام کریں۔ اگر اتفاقاً بھی کسی لغو کام پر ان کا گزر ہو جائے تو وہ باعزّت طور پر اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 363، طبع دہم: اپریل 2019ء)

مسلم خاندان کے سربراہ کی ذمہ داری

- خاندان کے سربراہ کے مؤمن و مسلم ہونے کا نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ اللہ نے اپنی مخلوق میں سے جن کو بطورِ امانت اس کے حوالے کیا ہے وہ ان کے صحیح حقوق کی ادائیگی کی فکر کرے۔ اس امانت کا حق اس طرح ادا ہوگا کہ ان کی بہتر سے بہتر دینی تربیت کی کوشش کرے تاکہ وہ صحیح رُخ پر پروان چڑھیں۔ لیکن اگر اسے اس ذمہ داری کا احساس نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ ایک مسلمان خاندان کا سربراہ اپنی ذمہ داری بحیثیت ایک مسلمان ادا نہیں کر رہا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا نصاب جلد اوّل: صفحہ 389، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ماتحتوں کے سیرت و کردار کی فکر

- اگر کوئی کسی دفتر میں افسر ہے تو جو اُس کے ماتحت ہیں وہ گویا ایک گلہ ہے جس کا وہ نگہبان ہے۔ اس کو اپنی حیثیت کے تناسب سے اپنے ماتحتوں کے دین و ایمان

اوران کی سیرت وکردار کے بارے میں فکرمند رہنا چاہیے کہ یہ چیزیں صحیح رُخ پر رہیں' کیونکہ وہ ذمہ دار اور مسئول ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 391' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اولاد سے بے جالاڈ پیار

- اولاد کی تربیت میں بسا اوقات لاڈ پیار حائل ہوجاتا ہے جو اولاد کے بگاڑ کا سبب بن جاتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 390' طبع دہم: اپریل 2019ء)

دو انتہائیں

- اسراف اور تبذیر دونوں قابل مذمت ہیں' لیکن ان کے مابین فرق ہے۔ اسراف انسان کا اپنی کسی جائز ضرورت کو پورا کرنے میں ضرورت سے زائد خرچ کرنا ہے' مثلاً خوراک ہماری ضرورت ہے' لیکن ضرورت سے آگے بڑھ کر انواع واقسام کے کھانوں کو دسترخوان کی زینت کا معمول بنالینا اسراف کے ذیل میں آئے گا۔ کپڑے پہننا اور تن ڈھانپنا ہماری ضرورت ہے' لیکن بیس بیس اور تیس تیس جوڑوں سے الماریاں بھری ہوئی ہوں تو یہ اسراف ہے۔ اسراف کی ضد ہے بخل' یعنی اللہ تعالیٰ نے کشادگی دے رکھی ہے' آسودگی اور خوشحالی ہے' لیکن انسان دولت کو سینت سینت کر رکھ رہا ہے' دوسروں پر تو کیا خرچ کرے گا' خود اپنی جائز ضرورتوں میں بھی بخل سے کام لیتا ہے۔ یہ انسان کے ذاتی اور نجی اخراجات کی دو انتہائیں ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 420' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تبذیر

- تبذیر اس خرچ کو کہا جاتا ہے' جس کی سرے سے کوئی حقیقی ضرورت ہوتی ہی نہیں۔ صرف نمود ونمائش کے لیے' لوگوں پر اپنی دولت کا رُعب گانٹھنے کے لیے اور اپنی

دولت مندی کی دھونس جمانے کے لیے دولت خرچ کی جاتی ہے' جیسے ہمارے اہل ثروت کے یہاں شادی کی تقاریب کے موقع پر ہوتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 420' طبع دہم: اپریل 2019ء)

فراخی و تنگی

- فراخی و تنگی میں بھی بندے کا امتحان مقصود ہوتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 422' طبع دہم: اپریل 2019ء)

جنسی جذبے کی آسودگی

- جس طرح پانی کے بہاؤ کے راستے میں رکاوٹ ہو تو وہ سیدھا راستہ چھوڑ کر اِدھر اُدھر سے اپنا راستہ بنالیتا ہے' اسی طرح جنسی جذبے کی آسودگی کے جائز راستوں کو مشکل بنادیا جائے گا تو وہ ناجائز راستے تلاش کرے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 424' طبع دہم: اپریل 2019ء)

مسخ فطرت

- پابندیوں اور قدغنوں کے باوجود اگر کوئی شخص گندگی میں مُنہ مارتا ہے' بدکاری میں ملوث ہوتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی فطرت مسخ ہو چکی ہے' اس کے اندر گندگی گھر کر چکی ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 429' طبع دہم: اپریل 2019ء)

عیب جوئی

- جب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو کسی دوسرے مسلمان کو عیب لگانا گویا خود اپنے آپ کو عیب لگانا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 452' طبع دہم: اپریل 2019ء)

رشتہ محبت و الفت

- ملّتِ اسلامیہ کے استحکام کے لیے جس قدر مسلمانوں میں سے ہر فرد کا سیرت و کردار

کے اعتبار سے پختہ ہونا ضروری ہے' اسی قدر اُن کے مابین رشتہ محبت والفت کی استواری بھی لازمی ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 452' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تمسخر واستہزاء

- باہم ایک دوسرے کا تمسخر واستہزاء بسا اوقات رنجش کا سبب بن جاتا ہے اور دوستیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مذاق کسی دوست سے دس مرتبہ کیا گیا اور وہ برداشت کر گیا' لیکن کسی وقت اس کا موڈ آف ہوتا ہے تو ایسے میں ہوسکتا ہے کہ وہی مذاق اس کی برداشت سے بالاتر ہو جائے اور وہ پھٹ پڑے اور یہ پھٹ پڑنا ہوسکتا ہے کہ دیرینہ سے دیرینہ دوستی کے رشتے کو منقطع کرنے کا باعث بن جائے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 479' طبع دہم: اپریل 2019ء)

بدگمانی

- تم نے بغیر کسی دلیل اور بغیر کسی بنیاد کے کسی مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی برا خیال اپنے دل میں بٹھالیا ہے' کوئی رائے قائم کرلی ہے تو یہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی پکڑ ہوگی اور تمہیں اس پر سزا بھگتنی پڑے گی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 482' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تحقیق وتفتیش کی اجازت

- کسی خاندان میں آپ اپنی اوّلاد کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں' یا کسی خاندان سے آپ کے بیٹے بیٹی کے لیے رشتہ آیا ہے تو آپ صحیح معلومات حاصل کرنے کے لیے تجسس یا بالفاظِ دیگر تحقیق وتفتیش کرسکتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 483' طبع دہم: اپریل 2019ء)

مجاہدہ مع النفس

- آپ اپنے نفس کے ساتھ کشمکش کریں' اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مطیع

بنائیں تو یہ مجاہدہ مع النفس ہے' یہ اپنے اندر کا جہاد ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 505' طبع دہم: اپریل 2019ء

جہاد کا نقطہ آغاز

❁ ایک بندۂ مؤمن کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا نقطہ آغاز خود اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 18)

نفس سے کشاکش

❁ باہر کے دشمنوں سے نبرد آزمائی اور مجاہدہ و مقاتلہ سے پہلے اپنے نفس سے کشاکش اور اسے احکام الٰہی کا پابند بنانے کی جدّ و جُہد لازم اور ناگزیر ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 21' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

صبر کے معنی

❁ صبر یک طرفہ عمل ہے۔ صبر کے معنی ہیں اپنے آپ کو روک کر رکھنا' تھام کر رکھنا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 229' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

سچ

❁ سچ کڑوا ہوتا ہے۔ سچائی عام طور پر قابل قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا تکالیف آئیں گی' ان کو جھیلنے کے لیے صبر کا بھرپور مادہ ہونا چاہیے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 230' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نفس کے خلاف مجاہدہ

❁ نفس کے خلاف مجاہدہ یہ بھی ہے کہ حرام سے اس کو بچالو۔ فرض کیجیے اندر سے کسی حرام کی خواہش جنم لے رہی ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 642' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نفسانی خواہشات

❁ حقیقت یہ ہے کہ نفسانیت اور شہوانیت تو ہمارے نفس کے اندر ہی ہیں۔ شیطان ان

نفسانی خواہشات وداعیات کو بھڑکاتا ہے' انہیں مشتعل کرتا ہے' اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کرتا۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 487' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

فکر کی تطہیر

❁ اگر کسی انسان کی فکر کی تطہیر ہو جائے اور غلط افکار و نظریات اور فاسد خیالات اس کے قلب و ذہن سے پت جھڑ کے پتوں کی طرح جھڑتے چلے جائیں تو اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ کے برگ و بار بلا تکلف از خود نمایاں ہو جائیں گے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 317' طبع دوم: جولائی 2014ء)

روحانی تربیت

❁ آپ انقلاب کے ذریعے سے جو نظام قائم کرنا چاہتے ہیں اس میں اگر کوئی روحانیت کا پہلو بھی مطلوب ہے تو کارکنوں کی روحانی تربیت بھی کرنا پڑے گی۔ کارکنوں کی روحانی تربیت کے بغیر انقلاب کے اندر روحانیت کہاں سے آجائے گی؟

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 431' طبع دوم: جولائی 2014ء)

علم کی تدوینِ نو

❁ توحید کی بنیاد پر جب تک پورے علم کی تدوین نو نہیں ہوگی' تمام علوم کو جب تک مسلمان نہیں بنایا جائے گا' ہماری نئی نسل کے اذہان کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنا ممکن نہیں۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 184' طبع ششم: اپریل 2015ء)

باطنی انقلاب

❁ قرآن جب کسی کے اندر سرایت کر جاتا ہے تو اس کے اندر ایک انقلاب آجاتا ہے۔ اب وہ انسان بالکل بدلا ہوا انسان بن جاتا ہے۔ یہ باطنی انقلاب ہے' اندر کی تبدیلی ہے۔ یہ باطنی انقلاب' یہ اندر کی تبدیلی ایک عالمی انقلاب کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ (جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 207' طبع ششم: اپریل 2015ء)

انقلابی عمل کی دو سطحیں

- انقلاب کی دو سطحیں ہیں، یا یوں کہہ لیں کہ جہاد کے دو levels ہیں۔ مجاہدہ مع النفس کے لیے ہمارا آلۂ جہاد قرآن ہے اور نظریاتی کشمکش اور تصادم کے لیے بھی ہماری تلوار قرآن ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 208، طبع ششم: اپریل 2015ء)

صبر

- صبر معصیت پر بھی ہے کہ گناہ سے خود کو روکا جائے۔ صبر اطاعت پر بھی ہے کہ جو حکم بھی ملے اسے بجالایا جائے۔ مثلاً چاہے شدید سردی ہے اور گرم پانی میسّر نہیں ہے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھی جائے۔ اس لیے کہ نماز فرض ہے اور اس کے لیے وضو شرط ہے۔ پھر یہ کہ اسلام پر چلنے میں جو تکلیف اور مشکلات پیش آئیں انہیں برداشت کرنا بھی صبر ہے۔

(مسلمان خواتین کے دینی فرائض: صفحہ 12، طبع: نومبر 2017ء)

اصلاح کا کام

- اصلاح کا کام پہلے اپنے آپ سے شروع کیا جائے۔ پھر گھر والوں کی اصلاح کی فکر کی جائے اور اس کے بعد دوسرے لوگوں پر دعوت و تبلیغ کا کام کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص سات سمندر پار جا کر تبلیغ کر رہا ہو، جبکہ اس کے اپنے گھر میں دین کا معاملہ تسلی بخش نہ ہو تو یہ درحقیقت غلط ترتیب ہے، جس کی وجہ سے وہ برکات ظاہر نہیں ہوتیں جو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تبلیغ سے ظاہر ہوئیں۔

(مسلمان خواتین کے دینی فرائض: صفحہ 16، طبع: نومبر 2017ء)

تقویٰ

تقویٰ کی مشق

❁ ایک مقررہ وقت سے لے کر دوسرے مقررہ وقت تک آپ اگر اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزیں پورے تیس دن اس لیے استعمال نہیں کر رہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہیں دی' تو اس سے آپ کے اندر ایک مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ یہ استطاعت اور استعداد پیدا ہونی چاہیے کہ بقیہ گیارہ مہینوں میں بھی تقویٰ کی روش پر مستقیم رہیں۔ لہٰذا پورے رمضان کے روزے دراصل تقویٰ کی مشق ہیں۔

(عظمتِ صیام وقیام رمضان المبارک: صفحہ 19' طبع اوّل: مارچ 1991ء)

اکلِ حلال

❁ اکل حلال ہے تو تقویٰ ہے' یہ نہیں ہے تو تقویٰ نہیں ہے۔

(عظمتِ صیام وقیام رمضان المبارک: صفحہ 44' طبع اوّل: مارچ 1991ء)

قربانی کا ظاہر و باطن

❁ جانور کو ذبح کرنا اور قربانی دینا ایک ظاہری عمل ہے۔ یہ ایک خول ہے۔ اس کا ایک باطن بھی ہے اور وہ ''تقویٰ'' ہے۔

(عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 40' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

روحِ تقویٰ

❁ جس طرح ہم نے دین کے دوسرے بہت سے حقائق کو محض رسموں میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے' اسی طرح قربانی کی اصل روح بھی ہمارے دلوں سے غائب ہو چکی ہے اور اب اس کی حیثیت بعض کے نزدیک ایک رسم کی ہے اور اکثر کے

نزدیک اس سے بھی بڑھ کر ایک قومی تہوار کی۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ہر سال پندرہ بیس لاکھ سے بھی زائد کلمہ گو حج کرتے ہیں اور بلا مبالغہ پورے کرۂ ارض پر ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر کروڑوں جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے' لیکن وہ روحِ تقویٰ کہیں نظر نہیں آتی' جس کی رسائی اللہ تک ہے۔

(عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 42' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

تقویٰ کے منافی صورتِ حال

❁ آپ نے متقیوں کی سی وضع قطع اختیار کر لی ہے' لیکن کاروبار میں آپ اسلام کے خلاف طریقے اختیار کر رہے ہیں' ناجائز اور حرام ذرائع اپنائے ہوئے ہیں تو جان لیجیے کہ یہ صورتِ حال تقویٰ کے منافی ہے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 15' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

خشیتِ الٰہی

❁ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اصل اہمیت تو یہی ہے کہ اُس کے غیب میں ہوتے ہوئے اُس سے ڈرا جائے۔ قیامت کے دن جب غیب کے پردے اٹھ جائیں گے' اس دن کا ڈرنا کسی کے لیے کچھ فائدہ مند نہیں ہوگا۔

(قلبِ قرآن سورہ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 51' طبع اوّل: مئی 2017ء)

دل کی نرمی

❁ چاہے کوئی شخص اپنے اوپر تقویٰ اور دینداری کے لاکھ لبادے اوڑھ لے' مسجدوں کو قالین بھی فراہم کر دے اور بڑے بڑے چندے بھی دے' لیکن جب تک وہ دل کی نرمی سے محروم ہے وہ کل کے کل خیر سے محروم ہے۔

(اُمّ التسبیحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 182' طبع اوّل: جون 2005ء)

تقویٰ کیا ہے؟

❁ تقویٰ نام اسی کا ہے کہ پہلے انسان کو اپنے نفس کے اوپر کنٹرول حاصل ہو اور پھر وہ

اسے اللہ کے سامنے جھکا دے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 337' طبع اوّل: جون 2005ء)

تقویٰ کی اصل حقیقت

❁ انسان اپنی پوری زندگی میں پھونک پھونک کر قدم رکھے اور اس کے قلب اور ذہن پر ہر وقت یہ خیال مستولی رہے کہ میرے کسی قول اور میرے کسی عمل سے میرا خالق و مالک مجھ سے ناراض نہ ہو جائے اور اسے ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہے کہ کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھوں جو میرے رب کو پسند نہ ہو۔ یہ کیفیت' یہ طرزِ عمل' یہ رویہ اور یہ اندازِ فکر تقویٰ کی اصل حقیقت ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 242' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تسبیح باری تعالیٰ

تسبیح باری تعالیٰ کا مفہوم

❁ تسبیح باری تعالیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ اس بات کا اقرار و اعتراف کیا جائے کہ اللہ ہر عیب سے، ہر نقص سے، ہر ضعف سے، ہر احتیاج سے منزہ و ماوراء اور اعلیٰ و ارفع ہے، گویا فی الجملہ ''اللہ پاک ہے۔''

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 208، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

تصوّرِ ذکر

❁ ہمارا تصوّرِ ذکر مروجہ تصوّرِ ذکر سے مختلف ہے۔ ہمارے نزدیک اصل ذکر، حقیقی ذکر، مجسم ذکر، مؤثر ترین ذکر قرآن مجید ہے، جس کو بھلا دیا گیا، جس کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ ہماری فکری، ذہنی اور عملی کج روی اور بے راہ روی کا اصل سبب یہی ہے کہ ذکر اپنے اصل ہدف سے ہٹ گیا ہے۔

(قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 33، طبع اوّل: جون 1988ء)

ذکرِ الٰہی

❁ اپنے تمام اوقات کو ذکرِ الٰہی سے آباد رکھنے کی کوشش کرو۔

(انقلابِ نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 55)

اللہ تعالیٰ کی تسبیح

❁ قرآن مجید کے بعض مقامات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو کوئی زبان بھی دے رکھی ہے، جس سے وہ اُس کی تسبیح کر رہی ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 24، طبع اوّل: جون 2005ء)

ذکر و فکر

❁ بدقسمتی سے ہمارا موجودہ المیہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں دو حلقے جدا جدا ہو گئے ہیں۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو ذکر کی لذت سے تو آشنا ہیں لیکن فکر کے میدان میں قدم نہیں رکھتے' جبکہ کچھ لوگ وہ ہیں جو غور و فکر کی وادی میں تو سرگرداں رہتے ہیں لیکن ذکر کی لذت سے محروم رہتے ہیں' گویا دونوں چیزیں علیحدہ علیحدہ ہو گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مطلوبہ نتائج پیدا نہیں ہو رہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 164' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تسبیح کے معنی

❁ تسبیح کے لغوی معنی ہیں ''کسی کو اُس کی اصل سطح پر برقرار رکھنا''۔ چنانچہ اللہ کی تسبیح یہ ہے کہ اُس کا جو مقامِ بلند ہے' اُس کی جو اعلیٰ و ارفع شان ہے' اُسے اس پر برقرار رکھا جائے' اور اُس کی ذاتِ اقدس' صفاتِ اکمل اور شانِ ارفع کے ساتھ کوئی ایسا تصوّر شامل نہ کیا جائے جو اُس کے شایانِ شان نہ ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 212' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تعلّق مع اللہ

تصوف کی اصطلاحیں

❁ تعلّق مع اللہ اور تقرب الی اللہ دونوں تصوف کی اصطلاحیں ہیں۔

(ملفوظات ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ: 32' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

تعلّق مع اللہ کا مؤثر ترین ذریعہ

❁ تعلّق مع اللہ میں اضافے اور تقرب الی اللہ کا مؤثر ترین ذریعہ قرآن حکیم ہے۔

(ملفوظات ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ: 32' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

توحید

توحید کا خلاصہ

❁ کتاب اللہ کی تعلیم کا لب لباب توحید ہے' اور توحید کا خلاصہ یہ ہے کہ توکل اللہ کے سوا اور کسی ہستی یا چیز پر نہ رہے۔

(تنظیم اسلامی کا تاریخی پس منظر: صفحہ 8' طبع اوّل: فروری 1991ء)

غیب کے پردے

❁ غیب کے پردے اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے صرف انبیاء و رسل علیہم السلام کے لیے۔ البتہ کتنے اٹھاتا ہے' کتنی اس کی مشیت ہے' کس کو کتنا دکھاتا ہے' یہ وہ جانے اور اس کا رسول جانے جس نے دیکھا۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 73' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

شفا صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں

❁ جتنے کچھ اسباب و وسائل ہماری استطاعت میں ہیں' اُن سے استفادہ کریں اور عقیدہ یہ رکھیں کہ شفا صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 117' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

صرف اللہ کو پکارو

❁ پکارا جائے گا صرف اللہ کو۔ وہ مدد کے لیے چاہے جبرائیل کو بھیجے' میکائیل کو بھیجے یا کسی ولی اللہ کی روح کو بھیج دے' یہ اُسی کا کام ہے' ہمیں اجازت نہیں ہے کسی اور کو پکارنے کی۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 118' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

توحید کی دعوت

❁ توحید کی دعوت مشرکین پر بہت بھاری اور گراں گزرتی ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 94' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

دعوتِ توحید

❁ دعوتِ توحید ان تمام بتوں کو خواہ وہ مٹی اور پتھر کے ہوں، خواہ مفادات، قیادت اور سیادت کے ہوں، توڑ پھوڑ کر اور ملیا میٹ کر کے رکھ دیتی ہے۔ لہٰذا مشرکین پر یہ دعوت بہت بھاری ہے۔ (توحید عملی: صفحہ 107، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

معرفتِ ربّ

❁ جتنی اللہ کی معرفت بڑھے گی، اتنی ہی اللہ کی حمد کی جا سکے گی۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 231، طبع اوّل: جون 2006ء)

اُمید و توکّل

❁ اپنا توکّل اللہ پر رکھو، اپنی گنتی پر نہ رکھو، اپنے ساتھیوں سے زیادہ امیدیں وابستہ ہی نہ کرو، امیدیں وابستہ کرو تو صرف اللہ کی ذات سے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 318، طبع اوّل: جون 2006ء)

استقامت کے تقاضے

❁ استقامت کے تقاضے یہ ہیں کہ عقیدہ میں، فکر میں، سوچ میں، نقطہ نظر میں اور بدلتے ہوئے حالات میں، انسان کا دل بہر اعتبار اللہ کی ربوبیت و قدرتِ مطلقہ پر جما رہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 98، طبع دہم: اپریل 2019ء)

توکّل علی اللہ

❁ اس عالم اسباب میں محنت و کوشش اپنی جگہ ضروری ہے اور امکانی حد تک اسباب و وسائل کی فراہمی اور ان کا استعمال بھی لازمی ہے، لیکن توکّل صرف اور صرف اللہ کی ذات پر ہوگا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 237، طبع دہم: اپریل 2019ء)

الرحمٰن

❁ اللہ تعالیٰ کا نام نامی، اسم گرامی ''الرحمٰن'' بہت ہی پیارا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی

رحمت ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح سامنے آتی ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 345، طبع دہم: اپریل 2019ء)

- رحمٰن وہ ہستی ہے جس کی رحمت ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے مانند ہے۔ جس کی رحمت میں انتہائی جوش و خروش ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 130، طبع دہم: اپریل 2019ء)

الحسیب

- اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ''الحسیب'' بھی ہے۔ وہ قیامت کے دن ہر انسان کی دُنیوی زندگی کے تمام اعمال ہی نہیں بلکہ اس کی نیتوں، اس کے ارادوں اور اس کے محرکاتِ عمل کا بھی پورا حساب لے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 201، طبع دہم: اپریل 2019ء)

حدود مقرر کرنے کا اختیار

- حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرنے کے مطلق اور قطعی اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ نبی بھی اگر کسی شے کو حلال یا حرام قرار دیتا ہے تو صرف اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اشارہ ہو، خواہ وہ اشارہ وحی جلی کی صورت میں ہوا ہو یا وحی خفی کے طور پر کیا گیا ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 380، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اللہ کی پہچان

- اگر اللہ کو پہچان لیا جائے، جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے تو شرک کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کون ہے جو گھٹیا کو اعلیٰ کے مقابلے میں قبول کرے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 39، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

جنّت اور دوزخ

جنّت میں خوشحالی

❁ ایک عام جنّتی کو جو خوشحالی، فارغ البالی اور آسودگی میسّر ہوگی، دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اس کا تصوّر نہیں کر سکتا۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 125، طبع اوّل: مئی 2017ء)

ہر خواہش کی تکمیل

❁ دنیا میں تو بڑی سے بڑی شخصیت کا ہاتھ بھی کہیں نہ کہیں پہنچ کر رک ہی جاتا ہے اور اس کی ہر مطلوبہ چیز اسے نہیں مل سکتی، لیکن جنّت میں اہلِ جنّت کی ہر خواہش بغیر کسی شرط و استثناء کے پوری کی جائے گی۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 125، طبع اوّل: مئی 2017ء)

ربّ کی خوشنودی

❁ جنّت کی وہ بادشاہی جس کا مقابلہ و موازنہ دنیا کی کسی بادشاہت سے نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان تمام نعمتوں سے اعلیٰ و ارفع جو نعمت ہوگی وہ ربّ کی خوشنودی ہوگی۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 125، طبع اوّل: مئی 2017ء)

جنّت کی رعنائی

❁ جنّت اتنی اچھی جگہ ہے کہ انسان اس میں ہمیشہ کے لیے رہے گا، تب بھی اسے جنّت کی رعنائیوں، دل آویزیوں، لطافتوں اور دلچسپیوں میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوگی، انسان اکتائے گا نہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 350، طبع دہم: اپریل 2019ء)

جہاد و قتال فی سبیل اللہ

شہادت فی سبیل اللہ

❁ شہادت فی سبیل اللہ وہ سعادتِ عظمیٰ اور چوٹی کا وہ عمل ہے کہ جس کے لیے انبیاء و رسل علیہم السلام تمنّا کیا کرتے تھے۔

(سانحہ کربلا: صفحہ 6، طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

شہادتوں کے پھول

❁ اسلام کی تاریخ کا کون سا دور ہے جو شہادتوں اور قربانیوں سے خالی ہو؟ اسلام کے گلشن میں ہر چہار طرف یہ پھول کھلے ہوئے ہیں۔

(سانحہ کربلا: صفحہ 8، طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

سانحہ کربلا

❁ واقعہ کربلا دردناک بھی ہے اور افسوس ناک بھی۔

(سانحہ کربلا: صفحہ 25، طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

عزم مصمّم

❁ عوام اگر مرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں تو پھر بڑی سے بڑی طاقت انہیں شکست نہیں دے سکتی۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 25، طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

قتال فی سبیل اللہ کا مرحلہ

❁ یہ بات ٹھیک ہے کہ جنگ ہر وقت نہیں ہوتی، لیکن اگر دل میں حقیقی ایمان موجود ہے تو یہ تمنا موجود رہنی چاہیے کہ کاش میری زندگی میں وہ وقت آئے کہ خالصتاً قتال فی سبیل اللہ کا مرحلہ آئے اور میں اس میں اپنی گردن کٹا کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں

سرخرو اور سبکدوش ہو جاؤں۔

(مسلمانوں کی سیاسی و ملی زندگی کے رہنما اُصول: صفحہ 71، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

ہجرت اور جہاد

❁ ہجرت کا مطلب ہے کسی شے کو ترک کر دینا، اور جہاد کا مفہوم ہے کسی شے کے لیے کوشش کرنا۔ چنانچہ یہ دونوں فرائض حقیقت کے اعتبار سے ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔

(اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 7، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

❁ حرام شے کو چھوڑ دینا ہجرت ہے اور اپنے نفس کو اس بات کے لیے تیار کرنا اور اسے مجبور کرنا کہ وہ حرام کو چھوڑ دے، یہ جہاد ہے۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 50، طبع اوّل: اپریل 2000ء)

جہاد مسلسل جدّ و جُہد ہے

❁ ''جہاد'' دراصل اس جدّ و جُہد کا نام ہے جس میں ایک بندۂ مؤمن باطن میں اپنے نفس سے اس کو اللہ اور رسول ﷺ کا مطیع و فرمانبردار بنانے کے لیے کشمکش کرتا ہے، اور ظاہر میں دعوتِ حق کی تبلیغ کے لیے بھاگ دوڑ، سعی و کوشش اور اس کے قیام کے لیے محنت و مشقت بھی اسی جہاد میں شامل ہوتی ہے۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 91، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

پنجہ آزمائی

❁ ہر نظام باطل کے ساتھ مراعات یافتہ طبقہ کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ ایسے طبقات کے ہاتھوں میں ملک کے معاملات کی زمام کار ہوتی ہے۔ تو کیا ایسے تمام طبقات کبھی یہ گوارا کریں گے کہ آپ وہ رائج نظام جس سے ان کے مفادات وابستہ ہیں، ہٹا کر دین کا نظام مکمل طور پر قائم کر دیں؟ اس بات کو وہ لوگ ٹھنڈے پیٹوں ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ چنانچہ ان کے ساتھ لازماً پنجہ آزمائی کرنی پڑے گی۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 25)

دو مستقل اصطلاحیں

❁ ''جہاد فی سبیل اللہ'' اور ''قتال فی سبیل اللہ'' قرآن مجید کی دو مستقل اصطلاحیں ہیں' جو قرآن کریم میں متعدد بار استعمال ہوئی ہیں۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 9' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

جہاد اور قتال کو مترادف سمجھ لینے کا نتیجہ

❁ جہاد اور قتال کو مترادف سمجھ لینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ خود جہاد کو فرضِ عین کی بجائے فرضِ کفایہ سمجھ لیا گیا۔ اس کے نتیجے میں جہاد کا تصوّر ہمارے دینی تصوّرات سے بحیثیت مجموعی خارج ہو گیا اور اس کی کوئی اہمیت نہ رہی۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 11' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

کیا مسلمان کی ہر جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے؟

❁ جس چیز نے میرے نزدیک جلتی پر تیل کا کام کیا ہے اور پھر اس کی وجہ سے اصل بدنامی مسلمانوں کے حصے میں آئی ہے' یہ مغالطہ ہے کہ مسلمان جب بھی جنگ کرے وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اس غلط فہمی کے بدترین نتائج نکلے اور اس نے جہاد فی سبیل اللہ کی اصطلاح کو بُری طرح بدنام کیا۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 11' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

جہاد فی سبیل اللہ کی اوّلین منزل

❁ جہاد فی سبیل اللہ کی اوّلین منزل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کے اوامر ونواہی کا پابند ہونے کے لیے جہاد کیا جائے۔ اس کے لیے سب سے پہلے اپنے نفس امّارہ کے خلاف جہاد ضروری ہے۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 26' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

جہاد فی سبیل اللہ

❁ مسلمان کی صرف وہ جنگ قتال فی سبیل اللہ یا جہاد کی چوٹی کے اعتبار سے جہاد فی

سبیل اللہ ہو سکتی ہے، جس کا مقصد صرف اللہ کے کلمہ کو سربلند کرنا ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 503، طبع دہم: اپریل 2019ء)

قتال فی سبیل اللہ

❁ قتال فی سبیل اللہ وہ جنگ ہے جو اللہ کے جھنڈے کی سربلندی کے لیے کی جائے، نہ کہ ہر مسلمان کی یا مسلمانوں کی حکومت کی ہر نوع کی جنگ جہاد و قتال فی سبیل اللہ قرار دی جائے گی۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 11، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

دونوں طرف مجاہد

❁ مشرک بھی مجاہد تھے، وہ مجاہد فی سبیل الشرک اور مجاہد فی سبیل الطاغوت تھے اور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ بھی مجاہد تھے اور وہ تھے مجاہد فی سبیل اللہ اور مجاہد فی التوحید۔ یہ جہاد اور یہ کشمکش آپ کو ہر دور میں ملے گی۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 30، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

غزوۂ بدر

❁ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کو یوم الفرقان قرار دیا، یعنی حق و باطل کے مابین تمیز والا دن۔ اس دن معلوم ہو گیا کہ اللہ کی نصرت و حمایت کس کے ساتھ ہے!

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 200، طبع اوّل: دسمبر 2015ء)

ایک عظیم جنگ

❁ عیسائیوں کی روایات میں بھی اس دنیا کے خاتمے سے قبل ایک عظیم جنگ کا ذکر موجود ہے جو حق اور باطل کے مابین ہو گی۔

(بصائر: صفحہ 95، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

محمد بن قاسمؒ

❁ سرزمین پاک و ہند پر اسلام کی ہدایت کا سورج جو پہلی مرتبہ طلوع ہوا تو اس کے

لانے والے محمد بن قاسمؒ تھے' جو ثقفی تھے' بنو ثقیف کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے' جو طائف ہی کا ایک قبیلہ تھا۔ (رسول کامل ﷺ: صفحہ 42' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

جہاد کا محدود تصوّر

❁ جس طرح ہمارے تمام دینی تصوّرات محدود اور مسخ ہو چکے ہیں' اسی طرح جہاد کا لفظ بھی ہمارے ہاں بہت ہی محدود معنی استعمال ہو رہا ہے' بلکہ اکثر و بیشتر بہت غلط معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (بصائر: صفحہ 107' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

غلبہ دین اور جہاد و قتال

❁ اللہ کا دین یقیناً غالب ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت ہی غلبہ دین ہے' لیکن اس کے لیے سرفروشی' جانفشانی اور جہاد و قتال کے مراحل تو مؤمنین صادقین ہی کو طے کرنے ہیں۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 22' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

فوزِ عظیم

❁ ایمان و عمل صالح کا حق ادا کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دینا ہی فوزِ عظیم ہے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 23' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

شہادت کی آرزو

❁ اگر اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کر دینے کا جذبہ اور شہادت کی آرزو نہیں ہے تو گویا ابھی آپ راہِ انقلاب پر نہیں آئے' خواہ آپ یہی سمجھ رہے ہوں کہ میں بڑا انقلابی کارکن ہوں۔ (سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 99' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اللہ کے محبوب بندے

❁ اللہ کو محبوب اپنے وہ بندے ہیں جو لوہے کی طاقت کو ہاتھ میں لے کر اللہ کے دشمنوں کی سرکوبی کے لیے میدان میں آتے ہیں۔ وہ نہیں کہ جو ع ''تُو فقط اللہ ہُو' اللہ ہُو' اللہ ہُو!'' کے مصداق اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ضربیں لگاتے جائیں اور ساری

عمر ضربیں لگاتے ہوئے ہی گزار دیں۔ نہ زندگی میں باطل کے ساتھ کبھی پنجہ آزمائی کا موقع آئے نہ کبھی باطل کو للکارنے کا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 303' طبع اوّل: جون 2005ء)

غلامی کا ادارہ

❁ اسلام نے اس بات کو سب سے بڑے گناہوں یعنی کبائر میں سے قرار دیا ہے کہ کسی آزاد انسان کو پکڑ کر غلام بنالیا جائے۔ اسلام میں صرف اُن لوگوں کو غلام اور لونڈی بنایا گیا ہے جو خالص قتال فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں محاذِ جنگ پر گرفتار ہوتے تھے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 332' طبع دہم: اپریل 2019ء)

جان دینے کی آرزو

❁ نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی راہ میں جان دینے کی آرزو رکھنے کو بھی ایمان کا ایک اہم ترین رکن قرار دیا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ جنگ ہر وقت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر دل میں حقیقی ایمان موجود ہے تو یہ تمنّا موجود رہنی چاہیے کہ کاش میری زندگی میں وہ وقت آئے کہ خالصتاً قتال فی سبیل اللہ کا مرحلہ آئے اور میں اس میں اپنی گردن کٹا کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں سرخرو اور سبکدوش ہو جاؤں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 506' طبع دہم: اپریل 2019ء)

تواصی بالحق

❁ تواصی بالحق اس شان کے ساتھ مطلوب ہے کہ خواہ اس کے ضمن میں انسان کو فقر و فاقہ سے دوچار ہونا پڑے' خواہ جسمانی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں' خواہ اس کا تقاضا ہو کہ انسان نقد جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ جنگ میں حاضر ہو جائے اور اپنی جان کا ہدیہ اس راہِ حق میں پیش کر دے' اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے پائے۔ یہ انسان کے فی الواقع متقی' نیک اور صالح ہونے کے لیے ناگزیر ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 10' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

جہاد: فرضِ عین یا فرضِ کفایہ؟

❁ ''جہاد'' کے لفظ کو ہم نے انتہائی بدنام کر دیا اور اس کے مقدس تصور کو بہت بری طرح مجروح کیا گیا۔ اور تیسرا ظلم اس پر یہ ڈھایا گیا کہ جہاد کو فرائض دینی کی فہرست سے خارج کر دیا گیا کہ یہ فرضِ عین نہیں ہے' بلکہ فرضِ کفایہ ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 27' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

مطالعہ کا حاصل

❁ میرے مطالعہ کا حاصل یہی ہے کہ دین کے لیے جدّ و جُہد ہم پر فرض ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 30' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

جہاد اور قتال

❁ جہاد کے بارے میں سب سے پہلا مغالطہ ذہنوں میں یہ بٹھا دیا گیا اور اس کے نتائج بہت دور رس ہیں کہ جہاد کے معنی ''جنگ'' ہیں۔ اس بارے میں میری رائے ہے کہ اغیار اور بیگانوں کی کارستانی کے ساتھ ساتھ یگانوں اور اپنوں کی بھی غلطیاں ہیں۔ اپنوں کی بڑی اکثریت نے بھی جہاد کو ''جنگ'' ہی قرار دیا' جب کہ قرآن مجید مستقل طور پر دو اصطلاحات استعمال کرتا ہے' ایک ''جہاد فی سبیل اللہ'' اور دوسری ''قتال فی سبیل اللہ''۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر و بیشتر ہمارے دینی لٹریچر میں جنگ کے تمام مدارج و مراحل کے لیے بطورِ عنوان لفظ جہاد استعمال ہو جاتا ہے اور جنگ کو ''جہاد'' ہی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہوتے ہوتے ہمارے ذہنوں میں جہاد اور قتال مترادف کی حیثیت سے جاگزیں ہو گئے اور عام طور پر یہ سمجھا جانے لگا کہ جہاد کے معنی جنگ ہیں۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 167' طبع ششم: اپریل 2015ء)

جہاد کی چوٹی

❁ ایمان اور جہاد لازم و ملزوم ہیں اور جہاد کی چوٹی قتال ہے۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 196' طبع ششم: اپریل 2015ء)

حزب اللہ وحزب الشیطان

زندگیوں میں تبدیلی

- ہم اپنی زندگیوں میں تبدیلی لائیں۔ معصیت کو ترک کریں' اپنی معاشرت اور معاش سے حرام چیزوں کو نکال باہر کریں۔ فرائض کی ادائیگی میں جو کوتاہی ہے اس کی تلافی کریں۔ اس انفرادی توبہ کے بعد مل جل کر ایک حزب اللہ بنائیں۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 58' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

شیطان ہمارا دشمن

- شیطان ہمیں ورغلاتا ہے' برے راستے کو مزین کر کے دکھاتا ہے' اس لیے کہ شیطان ہمارا دشمن ہے۔ (جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 29' طبع اوّل: اپریل 2000ء)
- شیطان آدم اور ذُرّیتِ آدم کا ازلی دشمن ہے۔ اس کی چالوں سے پوری طرح ہوشیار و چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 74' طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

غیر مرئی شیطان

- ایک غیر مرئی شیطان (جن) تو ہر انسان کے ساتھ لگا دیا گیا ہے جو اسے برائی پر اُکساتا رہتا ہے۔ (جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 29' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

گناہ کی دعوت

- شیطان کو اللہ کے بندوں پر کوئی اختیار حاصل نہیں ہے' وہ گناہ کی دعوت ضرور دیتا ہے لیکن اس کو قبول کرنا یا نہ کرنا سراسر انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 115' طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

شیطان کا معاملہ

شیطان کا معاملہ یہ نہیں ہے کہ وہ ایک ہی ہتھیار سے سب کو شکار کرنا چاہے۔ وہ مختلف ذہنی سطح اور مختلف افتادِ طبع کے لوگوں کو مختلف حربوں سے زیر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 321، طبع اوّل: جون 2005ء)

دو دعوتیں

- دنیا میں دونوں دعوتیں بیک وقت موجود رہتی اور چلتی ہیں۔ توحید اور ایمان کی دعوت بھی اور کفر و شرک کی دعوت بھی۔ قیامت تک یہ دعوتیں چلتی رہیں گی۔ داعیانِ حق بھی رہیں گے اور داعیانِ باطل بھی رہیں گے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 58، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

باطل کی دعوت

- باطل کی دعوت بہت منظم اور ہمہ گیر ہے۔ اس کے داعیان بڑے عیار اور چالاک ہیں۔ پھر ذرائع ابلاغ پر ان کی گرفت بہت مضبوط ہے، جس کے ذریعے وہ معاشرے میں گمراہی پھیلا رہے ہیں۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 58، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

روح کا آئینہ

- قلب دراصل روح کا آئینہ ہے۔ یہ روح کی طرف ہو جائے تو روح کے اثرات اور انوار و برکات پورے وجود پر چھا جاتے ہیں اور اگر قلب کا رخ نفس امارہ کی طرف ہو جائے تو پوری انسانی شخصیت حیوانیت کا نقشہ پیش کرتی ہے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ انسان ایسا گھٹیا کردار پیش کرے اور اُس سے اس قدر برے اعمال صادر ہوں کہ حیوانیت اور درندگی بھی شرما جائے۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 26، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

خوش قسمت

❁ جو شخص خوش قسمت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روح کی طرف موڑ دیتا ہے۔ وہ بھلائی، نیکی، ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کی طرف راغب ہو جاتا ہے، اور بدقسمت شخص کے قلب کا رُخ نفس امارہ کی طرف ہو جاتا ہے اور وہ حیوانیت کے راستے پر چل پڑتا ہے، قرآن کے نزدیک اس طرح کے لوگ حیوانوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 27، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

حزب الشیطان

❁ دنیا میں شیطان کے ایجنٹ ہیں، یہ جنّوں میں سے بھی ہیں اور انسانوں میں سے بھی۔ یہ شیطان کی باقاعدہ پارٹی کا حصّہ ہیں، جسے قرآن حکیم میں ''حزب الشیطان'' کہا گیا ہے۔ ان کا کام حق کا راستہ روکنا اور شر اور باطل کو فروغ دینا ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 28، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

خوشنما دنیا

❁ ابلیس کو یہ اختیار نہیں کہ وہ آپ کو غلط راستے پر لے جائے۔ اُس کا طریقہ واردات یہ ہے کہ آپ کے سامنے دنیا کو خوشنما بنائے گا، بدی کو خوشنما بنا کر پیش کرے گا، اس کے لیے بڑے اچھے اچھے الفاظ کا استعمال گھڑ کر دے گا۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 30، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

گناہوں کو آراستہ کرنے کی مثال

❁ اس دور میں گناہوں کو آراستہ کرنے کی سب سے نمایاں مثال یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے یہ طے کیا ہے کہ prostitute (طوائف) کو prostitute نہ کہا جائے بلکہ sex worker کا نام دیا جائے۔ اسی طرح عصمت فروشی کے بارے میں یہ نہ کہا جائے کہ یہ کوئی بری بات ہے، یہ بھی ایک ذریعہ معاش

ہے۔ایک عالمی ادارے کی جانب سے ایسا فیصلہ اس لیے ہوا ہے کہ یہ ادارہ یہود کے شکنجے میں ہے' جو ساری دنیا میں پوری طرح شیطانیت اور بے حیائی کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ (سیرتِ خیرالانام ﷺ: صفحہ 31' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

حزب اللہ

- جب تم اس معیار پر پورے اُتر جاؤ گے کہ تمہاری ولایت' تمہارا ولی تعلّق اللہ سے' اُس کے رسول ﷺ سے اور اہل ایمان سے ہوگا' تو پھر ہی تم وہ حزب اللہ بن سکو گے جو اللہ کے وعدے کے مطابق غالب آ کر رہے گی۔

(سیرتِ خیرالانام ﷺ: صفحہ 101' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اللہ کا دشمن' ہمارا دشمن

- جو اللہ کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے' جو اللہ کے دین کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے' چاہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہو' چاہے وہ ہمار بھائی یا بیٹا ہو' خواہ وہ ہمارے عزیز رشتہ دار ہوں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 71' طبع اوّل: جون 2006ء)

تکبر

- ابوجہل کے اعراض و انکار اور کفر و تکذیب کا سب سے بڑا سبب تکبر تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے نیچا ہونے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اسی لیے اس نے تصدیق نہیں کی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 283' طبع دہم: اپریل 2019ء)

حکمِ الٰہی

اذنِ الٰہی

❁ اللہ کے اذن کے بغیر بھارت اور امریکہ سمیت دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ (رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 7، طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

سرِ تسلیم خم

❁ اللہ ہمارے بارے میں جو فیصلہ بھی کرے ہمیں قبول ہے۔ اس کی مرضی کے آگے سرِ تسلیم خم ہے۔

(اہل ایمان کو پیشگی تنبیہ: صفحہ 22، طبع اوّل: جولائی 2003ء)

اللہ کا اِذن

❁ آگ کا وصف ذاتی اور مستقل نہیں، بلکہ اللہ کے اذن کے تابع ہے۔ آگ اُسی وقت جلائے گی جب اللہ کا اذن ہوگا، اگر نہیں ہوگا تو نہیں جلائے گی۔

(حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 55، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

اللہ پر توکّل

❁ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے کے بجائے جتنے بھی اسباب و وسائل فراہم کر سکتے ہو کرو، لیکن تمہارا توکّل ان اسباب و وسائل پر نہ ہو۔ یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ اسباب سے کچھ نہیں ہوگا، بلکہ ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔

(حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 59، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

ان شاء اللہ!

❁ جب بھی کسی کام کا ارادہ کریں تو مقدور بھر اسباب و وسائل بروئے کار لانے کے بعد زبان پر الفاظ ہوں ان شاء اللہ! اور دل میں یہ پختہ یقین ہو کہ تمام اسباب

وسائل اذنِ خداوندی کے محتاج ہیں اور نتیجہ وہی نکلے گا جو اللہ چاہے گا۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 60، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

ماشاءاللہ!

❁ آپ کہیں گھر میں داخل ہوں اور وہاں آپ کو کوئی اچھا منظر نظر آئے، بچے کھیل رہے ہوں، گھر کے اندر خوشی کا ماحول ہو، ایک ہنستا بستا ہرا بھرا گھر ہو تو فوراً زبان سے نکلنا چاہیے ماشاءاللہ!

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 64، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

علم حاضر

❁ علم حاضر بھی اللہ ہی کا عطا کردہ ہے، ہمارا ذاتی نہیں ہے۔ آنکھ دیکھ رہی ہے تو اسے اللہ دکھا رہا ہے تو دیکھ رہی ہے، ورنہ آنکھ کے بس کا روگ نہیں ہے کہ دیکھ سکے۔ کان بھی سن رہے ہیں تو اللہ کے سنوانے سے سن رہے ہیں، ورنہ کانوں کا ذاتی وصف نہیں ہے کہ وہ سن سکیں۔ (حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 72، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

خالق کا ارادہ

❁ ارادہ ہم بھی کرتے ہیں اور ارادہ اللہ کا بھی ہے۔ لیکن وہ ﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾ ہے کہ جو ارادہ کرے، اسے کر گزرنے والا ہے، جبکہ کسی اور کی یہ شان نہیں۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 75، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

شفاعت

❁ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی ہستی بھی کسی کے لیے شفاعت نہیں کر سکے گی۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 83، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

جو اللہ چاہے

❁ کسی شخص سے کچھ مانگنا ہے تو اس عقیدے اور یقین کے ساتھ مانگو کہ وہ شخص تمہارے لیے صرف وہی کچھ کر سکے گا جو اللہ چاہے گا۔ یعنی اللہ ہی اُس کے دل

میں بات ڈالے گا کہ وہ تمہارے لیے وہ کام کرے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 116، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

شفا من جانب اللہ

❁ مریض کو دوا پلانا تو رسول اللہ ﷺ کی سُنّت اور ہدایت ہے، لیکن توحید یہ ہے کہ توکّل اور بھروسہ دوا پر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہو کہ دوا میں تاثیر تب ہوگی اگر اللہ چاہے گا، شافی اصل میں دوا نہیں ہے بلکہ اللہ ہے۔ اللہ چاہے تو بغیر دوا کے بھی شفا دے دیتا ہے، وہ شافی بھی ہے اور کافی بھی ہے۔ (حقیقت واقسام شرک: صفحہ 116)

واضح اجازت

❁ یہ قاعدہ ہے کہ رسول اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا، وہ اپنے مستقر کو نہیں چھوڑ سکتا، جب تک کہ اللہ کی طرف سے واضح اجازت نہ آجائے۔

(رسول کامل ﷺ: صفحہ 44، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

بالاتر طاقت

❁ آدمی ایک ارادہ کرتا ہے کہ مجھے یہ کام یوں کرنا ہے، مگر وہ اُس طور سے نہیں ہو پاتا۔ معلوم ہوا کہ کوئی بالاتر طاقت ہے، جس کے ہاتھ میں کل اختیار ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 170، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اللہ کا انتخاب

❁ اگر پہلے روز سے ادراک ہو جائے کہ یہ اللہ کا انتخاب ہے، اللہ کی پسند ہے، اللہ نے جس کو جو چاہا دے دیا تو پھر حسد نہیں ہوگا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 113، طبع اوّل: جون 2006ء)

اذنِ الٰہی

❁ مطمئن رہو، تمہیں اللہ کے اذن کے بغیر کوئی کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 283، طبع اوّل: جون 2006ء)

بادشاہِ حقیقی کا حکم

❁ اللہ تعالیٰ نے جن مخلوقات کو کچھ اختیار بخشا ہے، جیسے جن وانس، ان کا اپنا پورا وجود بھی اللہ کے قانون میں جکڑا ہوا ہے۔ چنانچہ ہم اس بات پر قادر نہیں ہیں کہ اپنے جسم کے کسی حصے پر بالوں کی روئیدگی کو روک سکیں۔ ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ جب چاہیں اپنے قلب کی حرکت کو روک دیں اور جب چاہیں اسے رواں کر دیں۔ اسی طرح ہم آنکھ سے سننے کا کام نہیں لے سکتے اور کان سے دیکھنے کا کام نہیں لے سکتے۔ معلوم ہوا کہ ہمارا اپنا وجود بھی ہمارے حکم کے تابع نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے قوانین تکوینی وطبعی میں جکڑا ہوا ہے۔ گویا وہ بھی اسی بادشاہِ حقیقی کا حکم مان رہا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 214، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اذنِ خداوندی

❁ اگر تم ایک علیم اور حکیم اللہ کو مانتے ہو کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ بھی تسلیم کرتے ہو کہ وہی اس کائنات کا اصل حکمران ہے اور اس کے اذن کے بغیر ایک پتا تک نہیں ہل سکتا، تو اس کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مصیبت، کوئی تکلیف، کوئی نقصان، کوئی حادثہ، کوئی موت، کوئی افتاد اور کسی بھی قسم کے ناخوشگوار واقعات وحوادث اذنِ خداوندی کے بغیر وارد اور ظہور پذیر نہیں ہو سکتے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 233، طبع دہم: اپریل 2019ء)

حسنِ سلوک

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

❁ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک' ان کے ادب واحترام اور معروف میں ان کی فرمانبرداری کے جو تاکیدی احکام قرآن وسنّت نے دیے ہیں' اس کی کوئی نظیر آپ کو کسی بھی دوسرے مذہب یا نظام فکر میں نہیں ملے گی۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 27' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

ماں کا احترام

❁ اللہ اور رسول ﷺ کے بعد سب سے زیادہ احترام وتکریم کی مستحق ماں ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 29' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

والدین کا حق

❁ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بعد انسان سب سے زیادہ زیر بار احسان ہے اپنے والدین کا' جنہوں نے اسے پالا پوسا' اپنا پیٹ کاٹ کر اسے کھلایا پلایا' اپنے آرام کو تج کر اس کے آرام کی فکر کی' اس کی تکلیف پر بے چین ہوتے رہے۔ پھر اُن میں بالخصوص والدہ کا حق بہت فائق ہے۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 102)

بیٹی کا باپ ہونا

❁ نبی اکرم ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ بیٹی کا باپ ہونا ہرگز موجبِ عار نہیں ہے' بلکہ موجبِ سعادت ہے۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 34' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

حقوق وفرائض میں توازن

❁ جہاں زیادہ ذمہ داری ہوگی' وہاں اختیار بھی زیادہ ہوگا۔ چنانچہ حقوق اور فرائض

میں اگر توازن ہوگا تو وہ معاشرہ صحیح رہے گا' اور اگر اس کے اندر عدم توازن راہ پا گیا تو اسی کا نام ظلم' عدوان' زیادتی اور ناانصافی ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 282' طبع اوّل: جون 2005ء)

امن وسکون کا انحصار

❁ فیملی ایک منظم' مستحکم اور متحد ادارہ ہو' اس کے اندر نظم وضبط ہو۔ اس لیے کہ پورے معاشرے کے امن وسکون کا انحصار اسی ادارے پر ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 283' طبع اوّل: جون 2005ء)

متوازن نظام

❁ انسان محتاج ہے کہ وہ ایک متوازن نظام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے جو سب کا خالق ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 283' طبع اوّل: جون 2005ء)

خطبہ جمعہ

جمعہ کی اصل اہمیت

❁ جمعہ کی اصل اہمیت خطبہ جمعہ کی وجہ سے ہے۔

(انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 51)

حکمتِ جمعہ

❁ خطبہ جمعہ دراصل عوامی سطح پر تذکیر بالقرآن ہی کی ایک ہمہ گیر شکل ہے۔ یہ گویا تعلیم بالغاں کا ایک عظیم نظام ہے جو اُمت میں رائج کیا گیا کہ کوئی نائبِ رسول منبر رسولؐ پر کھڑا ہو اور قرآن حکیم کی آیات کے ذریعے تذکیر و نصیحت کا وہی فریضہ سرانجام دے جو درحقیقت انقلابِ محمد ﷺ کی جڑ اور بنیاد ہی نہیں، مرکز و محور بھی ہے۔

(انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 51)

خطبہ جمعہ

❁ جمعہ کو جس چیز نے ''جمعہ'' بنایا ہے وہ خطبہ جمعہ ہے اور خطبہ جمعہ کی غرض و غایت تذکیر بالقرآن ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 181)

جمعہ میں حاضر و شمار

❁ جمعہ میں صرف وہی لوگ حاضر شمار ہوتے ہیں جو وقت پر آئیں اور مکمل خطبے کی سماعت کریں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 182)

جمعہ کی حیثیت

❁ جمعہ اب ہمارے ہاں بس ایک رسم بن کر رہ گیا ہے اور اس کو رسم کی حیثیت سے ادا کرنے والے آج کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن ہماری کوتاہی کے باعث اس سے وہ مقصود حاصل نہیں ہو رہا جو کہ اس مبارک عبادت سے حاصل ہونا چاہیے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 183، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

خطباتِ قائداعظم

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات

❁ ''اسلام ہمیں ایک مکمل ضابطہ حیات دیتا ہے۔ یہ نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ اس میں قوانین، فلسفہ اور سیاست سب کچھ ہے۔ درحقیقت اس میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی ایک آدمی کو صبح سے رات تک ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہم اسلام کا نام لیتے ہیں تو ہم اسے ایک کامل (دین) کی حیثیت سے لیتے ہیں۔ ہمارا کوئی غلط مقصد نہیں، بلکہ ہمارے اسلامی ضابطہ کی بنیاد آزادی، عدل و مساوات اور اخوت ہے۔''

(گیا، بہار کے مسلمانوں سے خطاب {11 جنوری 1938ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 4، طبع: ستمبر 2007ء)

آپ متحد رہیں

❁ ''ہمارے نبی کریم ﷺ نے اکیلے کام شروع کیا تھا۔ یقیناً ہم تناسب میں کم ہیں، لیکن یہ بات ہمارے لیے پریشانی کا باعث نہیں ہونی چاہیے۔ 1300 سال قبل ہمارے پیغمبر ﷺ نے اُس وقت اپنے عقیدے کی تبلیغ فرمائی جب ایک بھی مسلمان نہیں تھا۔ 20 سال کے عرصہ میں ہمارے نبی ﷺ نے نہ صرف عرب بلکہ مصر اور یورپ تک اپنا عقیدہ پھیلا دیا، بلکہ انہیں اپنے زیر نگیں بھی کرلیا۔ اگر صرف ایک مسلمان یہ سب کچھ کرسکتا ہے تو نو کروڑ مسلمان کیوں نہیں کرسکتے؟ اگر مسلمان نے کبھی شکست کھائی تو وہ دوسرے مسلمان ہی سے۔ میرا یہ کہنا ہے کہ اگر آپ متحد رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو دبا نہیں سکتی۔''

(گیا، بہار کے مسلمانوں سے خطاب {13 جنوری 1938ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 5، طبع: ستمبر 2007ء)

اللہ تعالیٰ کا خلیفہ

❁ ''درحقیقت آدمی کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ کہا گیا ہے۔ اگر آدمی کی یہ

صراحت (توصیف) کسی اہمیت کی حامل ہے تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم قرآن مجید پر عمل کریں۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کریں جیسا اللہ تعالیٰ اپنی انسانی مخلوق کے ساتھ کرتا ہے۔ وسیع معنوں میں یہ فرض، فرضِ محبت وصبر ہے۔ میرا یقین ہیں کہ یہ فرض منفی نہیں بلکہ مثبت ہے۔"

(عید کا پیغام: انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ {بمبئی 13 نومبر 1939ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 7، طبع: ستمبر 2007ء)

اسلام اور ہندو دھرم

❁ "اسلام اور ہندو دھرم محض مذاہب نہیں ہیں، بلکہ درحقیقت وہ دو مختلف معاشرتی نظام ہیں۔ چنانچہ اس خواہش کو خواب وخیال ہی کہنا چاہیے کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک مشترکہ قومیت تخلیق کر سکیں گے۔ یہ لوگ آپس میں شادی بیاہ نہیں کرتے نہ ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ میں واشگاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ وہ دو مختلف تہذیبوں سے واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ان تہذیبوں کی بنیاد ایسے تصورات اور حقائق پر رکھی گئی ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں، بلکہ اکثر متصادم ہوتے رہتے ہیں۔ انسانی زندگی کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کے خیالات اور تصورات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔"

(اجلاس مسلم لیگ، لاہور "دو قومی نظریہ" {24-22 مارچ 1940ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 8، طبع: ستمبر 2007ء)

علّامہ اقبال ایک متحرک شخصیت

❁ "اقبال صرف ایک عظیم شاعر ہی نہ تھے جو ادبی دنیا کی تاریخ میں ایک بہترین ادیب جانے جاتے، بلکہ وہ ایک متحرک شخصیت تھے، جنہوں نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کے قومی شعور کو بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔"

(علامہ اقبالؒ ایک حرکی (عملی) شخصیت {25 مارچ 1940ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 9، طبع: ستمبر 2007ء)

پاکستان

❁ "پاکستان نہ صرف ایک عملی منزل ہے بلکہ صرف یہی ایک ایسی منزل ہے جہاں

آپ اس خطہ میں اسلام کو مکمل تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ ہمیں ابھی لمبا راستہ طے کرنا ہے۔"

(علی گڑھ مسلم یونیورسٹی یونین سے خطاب {10 مارچ 1941ء} خطبات قائداعظم: صفحہ 9، طبع: ستمبر 2007ء)

اقلیتوں کے ساتھ سلوک

❁ "میں آپ کو اپنی کتاب قرآن مجید اور اپنی تاریخی روایات کے حوالہ سے یقین دلاتا ہوں کہ اسلام نے جہاں بھی اسے اقتدار حاصل ہوا، اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف عادلانہ اور منصفانہ بلکہ فیاضانہ سلوک کیا ہے۔ یہ مسلمانوں پر ایک متبرک فرض ہے۔ میں دوبارہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جیسا بھی غلط اور جھوٹا پراپیگنڈہ کیا جائے، اسلام، ہندو، سکھ یا دوسری اقلیتوں کے ساتھ بطور پاکستانی شہری برادرانہ سلوک قائم رکھے گا، حالانکہ وہ عقیدہ میں مختلف ہوں گے۔ میرے نزدیک اس گمبھیر اور پیچیدہ مشکل کا واحد حل یہی ہے۔"

("اقلیتوں کے ساتھ سلوک" اوٹامنڈ کے ہندوؤں سے خطاب 23 جون 41ء، خطبات قائداعظم: صفحہ 9، طبع 2007ء)

جسدِ واحد

❁ "وہ کون سا رشتہ ہے، جس میں منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے، جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے، ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک کتاب، ایک اُمت"

(اجلاس مسلم لیگ، کراچی {1943ء} خطبات قائداعظم: صفحہ 10، طبع: ستمبر 2007ء)

دو قومی نظریہ

❁ "پاکستان اسی دن وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو، مسلمان ہوا

تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے' وطن نہیں اور نہ ہی نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا ہندو مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا۔ وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہو گیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آ گئی۔''

(''دو قومی نظریہ'' مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں خطاب 8 مارچ 44ء خطبات قائداعظم' صفحہ 11' طبع ستمبر 2007ء)

غیر مسلم اقلیتوں کو یقین دہانی

❁ ''قائداعظم محمد علی جناح نے غیر مسلم اقلیتوں کو یقین دلایا کہ اگر پاکستان قائم ہو گیا تو ان کے ساتھ رواداری' انصاف اور فیاضی کا سلوک کیا جائے گا۔ اقلیتوں کو یہ حقوق قرآن مجید نے دیے ہیں اور مسلمانوں کی تاریخ ان کو یہی سبق سکھاتی ہے۔''

(غیر مسلم اقلیتوں کو یقین دہانی {29 مارچ 1944ء} خطبات قائداعظم: صفحہ 11' طبع: ستمبر 2007ء)

اسلامی معیشت

❁ ''ہمارا ہدف امیر کو امیر تر بنانا اور دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز کرنا نہیں ہے۔ ہمیں عوام کا عمومی معیار زندگی بلند کرنا ہوگا۔ ہمارا آئیڈیل سرمایہ داری نہیں اسلامی معیشت ہوگا۔ اور عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے مفادات مسلسل ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں۔''

(دہلی میں خطاب {6 نومبر 1944ء} خطبات قائداعظم: صفحہ 11' طبع: ستمبر 2007ء)

مکمل رہنمائی

❁ ''ہمیں قرآن پاک' حدیث شریف اور اسلامی روایات کی طرف رجوع کرنا ہوگا' جن میں ہمارے لیے مکمل رہنمائی ہے' اگر ہم ان کی صحیح ترجمانی کریں اور قرآن پاک پر عمل پیرا ہوں۔''

({5 مارچ 1946ء} خطبات قائداعظم: صفحہ 12' طبع: ستمبر 2007ء)

پاکستان کا مطالبہ

❁ ''ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا' بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔''

(اسلامیہ کالج' پشاور {13 جنوری 1948ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 14' طبع: ستمبر 2007ء)

ہماری نجات کا واحد ذریعہ

❁ ''میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات کا واحد ذریعہ اس سنہری اصولوں والے ''ضابطہ حیات'' پر عمل کرنا ہے جو ہمارے عظیم واضع قانونِ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے قائم کر رکھا ہے۔ ہمیں اپنی جمہوریت کی بنیادیں سچے اسلامی اصولوں اور تصورات پر رکھنی ہیں۔ اسلام کا سبق یہ ہے: مملکت کے امور و مسائل کے بارے میں فیصلے باہمی بحث و تمحیص اور مشوروں سے کیا کرو۔''

(سبی دربار' بلوچستان سے خطاب {14 فروری 1948ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 15' طبع: ستمبر 2007ء)

اسلامی حکومت

❁ ''اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز پیش نظر رہنا چاہیے کہ اس میں اطاعت اور وفاکشی کا مرجع خدا کی ذات ہے' جس کی تعمیل کا ذریعہ قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے' نہ پارلیمنٹ کی' نہ کسی شخص اور ادارے کی۔ قرآن مجید کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی اور پابندی کی حدود متعین کر سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اسلامی حکومت قرآن کے اصول و احکام کی حکومت ہے۔''

(اسلامی حکومت' قرآن کے اصول و احکام کی حکومت ہے کراچی' 48ء خطباتِ قائداعظم: صفحہ 15' طبع 2007ء)

مثالی معاشی نظام

❁ ''اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظریہ اور نظام اختیار کیا تو عوام کی پُرسکون خوشحالی

حاصل کرنے کے اپنے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہ ملے گی۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشی نظام پیش کرنا ہے جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔"

(سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح پر خطاب 15 جولائی 48ء خطباتِ قائداعظم: صفحہ 16، طبع 2007ء)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیض

❁ قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی وفات بتاریخ 11 ستمبر 1948ء سے دو تین دن پہلے پروفیسر ڈاکٹر ریاض علی شاہ سے فرمایا: "تم جانتے ہو کہ جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے! یہ مشکل کام تھا اور میں اکیلا اسے کبھی نہیں کر سکتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُوحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافت راشدہ کا نمونہ بنائیں تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔"

(قائداعظم محمد علی جناح کی وفات {11 ستمبر 1948ء} خطباتِ قائداعظم: صفحہ 16، طبع: ستمبر 2007ء)

دین و مذہب

دین اور مذہب میں فرق

❁ دین اور مذہب میں بنیادی فرق کو سمجھ لیجیے! مذہب ایک جزوی حقیقت ہے' یہ صرف چند عقائد اور کچھ مراسم عبودیت کے مجموعے کا نام ہے' جبکہ دین سے مراد ہے ایک مکمل نظام جو زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو۔

(سورۃ الصف: صفحہ 44' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

دین انگریز

❁ اس برعظیم میں دین انگریز کا تھا' law of the land اُس کا تھا' دین انگریز کے تحت اسلام نے سمٹ کر ایک مذہب کی صورت اختیار کر لی تھی کہ نمازیں جیسے چاہو پڑھو' انگریز کو کوئی اعتراض نہ تھا' اذانیں بخوشی دیتے رہو' وراثت اور شادی بیاہ کے معاملات بھی اپنے اصول کے مطابق طے کر لو' لیکن ملکی قانون انگریز کی مرضی سے طے ہوگا۔ یہ معاملہ تاج برطانیہ کی sovereighnty کے تحت ہوگا' اس میں تم مداخلت نہیں کر سکتے! یہ تھا وہ تصوّر جس کے بارے میں اقبال نے بڑی خوبصورت پھبتی چست کی تھی: ؎

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

(سورۃ الصف: صفحہ 45' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

اسلام: دین یا مذہب؟

❁ دیکھیے ایک ہے اسلام مسجدوں والا' نمازوں والا' روزوں والا' حج والا۔ وہ تو انڈیا میں بھی ہے' امریکہ میں بھی ہے۔ وہاں مسجدیں بن رہی ہیں' روزے رکھے جا رہے ہیں' عیدیں منائی جاتی ہیں' یعنی اسلام مذہب کی حیثیت سے دنیا میں ہر جگہ موجود

ہے' لیکن اسلام بحیثیت دین کہیں نہیں ہے۔ دین کہتے ہیں مکمل نظام حیات کو' اور قرآن میں اسلام کے لیے ہمیشہ لفظ دین آیا ہے' مذہب نہیں آیا' پورے قرآن میں لفظ مذہب ہے ہی نہیں۔ حدیث میں بھی میری معلومات کی حد تک لفظ مذہب نہیں آیا۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 51' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

نظام: اللہ کا یا غیر اللہ کا؟

❁ نظام ایک ہی رہے گا۔ اللہ کا نظام ہوگا یا غیر اللہ کا ہوگا۔ نظام دو ہرگز نہیں ہو سکتے' جبکہ ایک خطہ زمین میں مذاہب بیک وقت بہت سے ممکن ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 107' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

دین و مذہب

❁ دین جب مغلوب ہوتا ہے تو ایک مذہب کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس صورت میں وہ دین نہیں رہتا' بلکہ مذہب بن جاتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 107' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

دین

❁ دین ہے ہی وہ کہ جو غالب ہو۔ اگر مغلوب ہے تو وہ دین نہیں رہے گا' بلکہ ایک مذہب کی صورت میں سمٹ اور سکڑ جائے گا' اس کی اصل حیثیت مجروح ہو جائے گی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 108' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نظامِ دینِ حق

❁ مثبت بات یہ ہے کہ اپنے تن من دھن کا کم سے کم حصہ اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رکھا جائے' باقی سارے کا سارا اس نظام کو uproot کر کے اس کی جگہ پر نظام دین حق کو قائم کرنے کے لیے صرف کر دیا جائے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 381' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اسلام مذہب نہیں دین

❁ ہماری گفتگو میں عام طور پر پوچھا جاتا ہے: آپ کا مذہب کیا ہے؟ اور جواب میں ''اسلام'' کہہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام مذہب نہیں' دین ہے۔ بلکہ صحیح تر الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ اسلام صرف مذہب نہیں' بلکہ ایک کامل دین ہے۔

(خطباتِ سیرت: طبع اوّل: مئی 2017ء)

سیاست دین کا حصّہ

❁ ہمارے دین میں سیاست بھی ہے' حکومت کے معاملات بھی ہیں۔ ہمارا دین انسانی زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کرتا ہے' چاہے وہ انفرادی زندگی سے متعلق ہوں یا اجتماعی زندگی سے۔ (قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 69' طبع اوّل: جون 1988ء)

سیکولرزم

❁ سیکولرزم کے معنی مذہب کی نفی نہیں ہیں' وہ تو مذہب کا اثبات کرتا ہے' البتہ دین کی نفی کرتا ہے۔ (خطباتِ سیرت: صفحہ 49' طبع اوّل: مئی 2017ء)

دین کا دامن

❁ ہم اپنے دین پر عمل کرتے ہوئے دنیا کا نہ صرف مقابلہ کریں گے' بلکہ اس سے آگے بڑھ کر دکھائیں گے' لیکن آگے بڑھنے کے شوق میں محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑیں گے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 151' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

نظامِ خلافت کے بعد

❁ خلافت راشدہ کے بعد تدریجاً جب خلافت کا نظام ختم ہوا اور ملوکیت آئی' جاگیرداری آئی' سرمایہ داری آئی' تو دین سکڑ کر مذہب کی صورت اختیار کر گیا۔ اب یہ صرف عقائد اور نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ تک محدود ہو گیا۔

(اُمّ المُسبّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 292' طبع اوّل: جون 2005ء)

دعا

اللہ سے دعا

❁ جب بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ کو سمیع و بصیر اور مجیب الدعوات ہی نہیں، عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر بھی سمجھتا ہے، تب ہی تو اس سے اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کی استدعا کر رہا ہے۔

(عقل، فطرت اور ایمان: صفحہ 24، طبع اوّل: اپریل 1997ء)

دعا کے لیے وضو کی شرط نہیں

❁ دعا کے لیے وضو بھی شرط نہیں، آپ حالتِ ناپاکی میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں، دعا پر کوئی قدغن نہیں ہے، آپ ہر حال میں اپنے رب کے حضور دستِ سوال دراز کر سکتے ہیں۔ (عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 39، طبع اوّل: مارچ 1991ء)

دعا نہ رد ہوتی ہے اور نہ ضائع

❁ نبی رحمت ﷺ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ بندۂ مؤمن کی کوئی دعا نہ رد ہوتی ہے نہ ضائع۔ وہ جس چیز کے لیے دُعا کرتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے علم کاملہ میں بندے کے حق میں مفید ہوتی ہے تو اسے وہی عطا کر دی جاتی ہے، یا پھر اس سے بہتر چیز عنایت ہو جاتی ہے، یا پھر اللہ ربّ الکریم اس دُعا کو بندے کے حق میں نیکی قرار دے کر اس کے اجر و ثواب کو آخرت کے لیے محفوظ فرما لیتا ہے، اس دعا کے عوض اس کے نامہ اعمال میں سے بہت سی برائیوں کے داغ دھو دیے جاتے ہیں۔

(عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 39، طبع اوّل: مارچ 1991ء)

مسافر کی دعا

❁ حالتِ سفر میں دعا کی مقبولیت کی آنحضور ﷺ کی طرف سے خبر دی گئی ہے۔ مسافرت چونکہ مسکنت کی حالت ہوتی ہے، انسان بے یار و مددگار ہوتا ہے، اجنبیوں

میں ہوتا ہے' تو واقعہ یہ ہے کہ سفر کی حالت میں دُعا دل سے نکلتی ہے اور جو دُعا دل سے نکلے وہ اثر رکھتی ہے اور قبول ہوتی ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 50' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

دعا

❁ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفاق اور منافقانہ کردار سے محفوظ رکھے۔ دولت ایمان دنیا میں عطا کرے اور مرتے دم تک ایمان نصیب رہے اور آخرت میں اہل ایمان کے ساتھ حساب اور جنّت میں داخلہ ملے۔ آمین یارب العالمین!

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 159' طبع اوّل: فروری 2003ء)

نئے اسلامی سال کی آمد

❁ اسلامی تقویم کے اعتبار سے نئے سال کی آمد پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ سال ہمارے لیے امن و امان اور سلامتی و اسلام کا سال ثابت ہو۔ (سانحہ کربلا: صفحہ 4' طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

دعاؤں میں اثر

❁ دعاؤں میں اثر تب ہوگا' جب ہم اپنے عمل سے ثابت کردیں گے کہ ہم دعا کے اہل ہیں۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 159' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

اللہ سے مانگو

❁ اللہ واسع بھی ہے اور علیم بھی ہے۔ جو مانگنا ہے' اس سے مانگو۔ البتہ اس پر راضی بھی رہو کہ جو اُس نے ہمیں دیا ہے' یقیناً یہی ہمارے لیے خیر ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 114' طبع اوّل: جون 2006ء)

شب کی تنہائی

❁ شب کی تنہائی میں اپنے رب کے حضور مخالفین کی ہدایت کی دعائیں مانگو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 110' طبع دہم: اپریل 2019ء)

عبادت کا جوہر

❁ دُعا عبادت کا جوہر ہے' بلکہ دعا ہی عبادت ہے۔ درحقیقت دعا اس نسبت کو ظاہر کرتی ہے جو بندے اور ربّ کے مابین ہے اور عبد اور معبود کے مابین تعلّق دعا ہی کے ذریعے استوار اور مستحکم ہوتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 169' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اہل وعیال کے لیے دُعا

❁ جو شخص خود نیک ہوگا اور سیدھے راستے پر زندگی بسر کر رہا ہوگا' لازماً اس کی تمنا ہوگی کہ اُس کے اہل وعیال بھی اسی راستہ پر چلیں اور وہ بھی تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کریں۔ لہٰذا وہ اپنے رب سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ (الفرقان:۷۴) ''اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اوّلاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما''۔ ایک مؤمن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اسی میں ہے کہ اس کی اوّلاد بھی ایمان واسلام اور تقویٰ واحسان کے راستہ پر گامزن ہو' اس کے گھر میں بِر و تقویٰ کا ماحول ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 364' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اللہ کو پکارو

❁ اللہ کو پکارو' اللہ سے دعا کرو' اللہ سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ جس ذریعے سے چاہے آپ کی ضرورت پوری کر دے۔ وہ کسی انسان کے دل میں ڈال دے' کسی فرشتہ کو مامور کر دے' یہ اُس کا اختیارِ مطلق ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 392' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اسلامی ریاست کے لیے دعا

❁ اللہ کرے کہ وہ دن جلد از جلد پاکستان پر طلوع ہو کہ اسلامی ریاست کے جو بھی تقاضے ہیں ان پر بھرپور انداز اور عزم بالجزم سے اقدامات شروع ہوں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 463' طبع دہم: اپریل 2019ء)

دُنیا

حُبِّ دُنیا کی علامت

❁ حبِّ دنیا نے پوری طرح انسانی ذہن پر اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ حُبِّ دُنیا کی علامت ہے حُبِّ مال۔ (ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 232، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

غیب

❁ جو چیزیں اللہ نے انسانوں کی نگاہ سے اوجھل رکھی ہیں، وہ غیب ہیں۔ اس لیے کہ ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اگر سارے حقائق ہماری نگاہوں کے سامنے ہوں تو پھر امتحان کیسا! (حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 70، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

سب سے بڑی گمراہی

❁ دنیا میں سب سے بڑی گمراہی یہی رہی کہ فلاں چیز ہمارے آباء واَجداد سے چلی آرہی ہے۔ تو کیا آباء واَجداد گمراہ نہیں ہو سکتے تھے؟ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

(بصائر: صفحہ 68، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

طویل المیعاد منصوبہ

❁ پچھلی چار صدیوں کے دوران میں تجدید دین کا سارا کام برعظیم پاک وہند میں ہوا اور اس عرصہ میں تمام مجددین اعظم اسی خطے میں پیدا ہوئے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مشیتِ ایزدی اور حکمتِ خداوندی میں کوئی طویل المیعاد منصوبہ اس خطہ ارضی کے ساتھ وابستہ ہے۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 139، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

میری اُمید

❁ اللہ کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ چنانچہ صرف اُسی کے فضل وکرم کے

سہارے اور اسی کی قدرتِ کاملہ کی بنا پر میری یہ امید قائم ہے کہ ان شاء اللہ اسی سرزمین پاکستان و افغانستان سے اس عمل کا آغاز ہوگا' جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر ؎ 'شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے' اور ؎ 'یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے!'' کی کیفیت پیدا ہو کر رہے گی۔

(مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 142' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

دنیا سے جدائی

❁ دنیا سے جدائی انسان کا مقدر ہے۔ یہاں کی دولت اسے یہیں چھوڑنی ہے۔ رہنے والی دولت وہ ہے جو اللہ کے پاس ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 187' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

جو اللہ چاہے

❁ دنیا میں جن مادی اسباب کی ضرورت ہوتی ہے' وہ سب آپ کے پاس ہوں اور پھر بھی آپ کو یہ یقین نہ ہو کہ ان سے کچھ ہوگا' بلکہ یقین یہ ہو کہ ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 188' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

حُبِّ دنیا

❁ باطنی امراض میں تکبر سب سے بڑا روگ ہے' حُبِّ مال اور حُبِّ جاہ بہت بڑے بڑے روگ ہیں اور ان سب روگوں کو جمع کریں تو وہ اصطلاح بنے گی: حُبِّ دُنیا۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 105' طبع اوّل: نومبر 2018ء)

عاجلہ

❁ انسانوں کو دنیا کی زندگی بہت محبوب ہے' اس لیے کہ اس میں راحت بھی نقد ہے اور تکلیف بھی نقد (اس لیے اس کو ''عاجلہ'' کہا گیا ہے)۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 204' طبع اوّل: اپریل 2017ء)

❁ لفظ ''عاجلہ'' عجلت سے بنا ہے' اس سے مراد ''دنیا'' ہے۔ اس لیے کہ اس کا نفع بھی

فوری اور نقد ہے اور نقصان بھی فوری اور نقد ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 281، طبع دہم: اپریل 2019ء)

حُبِّ عاجلہ

❁ عجلت پسندی تو وہ شے ہے جو نیکی اور خیر کے کاموں کے ساتھ بھی مناسبت نہیں رکھتی، کجا یہ کہ انسان پر ''حُبِّ عاجلہ'' کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ اس کی ساری جدّ و جُہد، سعی و محنت اور تگ و دو کا مقصود و مطلوب ہی صرف ''عاجلہ'' یعنی دنیا کی دولت و ثروت اور جاہ و حشمت کا حصول بن کر رہ جائے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 291، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اسلام کا نظامِ عدل اجتماعی

❁ آج روئے زمین پر مسلمانوں کی متعدد حکومتیں اور بادشاہتیں ضرور موجود ہیں، لیکن زمین پر کوئی ایک انچ جگہ بھی ایسی نہیں جہاں اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی اپنی اصل شکل میں موجود ہو۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 19، طبع اوّل: فروری 2003ء)

کائنات

❁ یہ کائنات نہ ہمیشہ سے ہے اور نہ ہمیشہ رہے گی۔ یہ ایک خاص وقت تک کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 51، طبع اوّل: فروری 2003ء)

مال و دولت کی محبّت

❁ باطن کے اصنام میں مال و دولت کی وہ محبّت بھی شامل ہے، جس کے حصول میں حلال و حرام کی تمیز ختم ہو جائے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 92، طبع دہم: اپریل 2019ء)

حُبِّ مال

❁ حُبِّ دنیا کا سب سے بڑا نشان، اس کی سب سے بڑی علامت (symbol) حُبِّ مال ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 325، طبع دہم: اپریل 2019ء)

دارالامتحان

❁ یہ دنیا درحقیقت دارالامتحان ہے۔ یہاں خیر وشر کی کشمکش اور ایک چومکھی جنگ لڑی جاری ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 101، طبع دہم: اپریل 2019ء)

دُنیوی مصروفیات

❁ نہ انسان دُنیوی مصروفیات میں اتنا گم ہو جائے کہ اقامتِ صلوٰۃ کا اہتمام نہ رہے اور نہ مال کی محبّت اس پر اتنی غالب آجائے کہ زکوٰۃ ادا کرنی بھی دوبھر نظر آنے لگے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 193، طبع دہم: اپریل 2019ء)

مسابقت کا جذبہ

❁ واضح رہے کہ مسارعت اور مسابقت کا جذبہ بھی طبع انسانی میں ودیعت شدہ موجود ہے، چنانچہ ہر انسان دوسرے لوگوں سے آگے نکلنا اور بڑھنا چاہتا ہے۔ قرآن مجید مسارعت ومسابقت کے اس جذبہ کے رُخ کو خیر کی طرف موڑ دینا چاہتا ہے۔ وہ انسان کو تعلیم دیتا اور تلقین کرتا ہے کہ ''دنیا'' یعنی دُنیوی دولت وثروت اور جاہ وحشمت کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی سعی وکوشش کرنے کے بجائے تم بھلائیوں میں، نیکیوں میں، خیر میں، خدمتِ خلق میں، عبادات کی بجا آوری میں، دین کے احکام اور اس کے اوامر ونواہی کی تکمیل میں، دین کی دعوت وتبلیغ اور نشر واشاعت کی سعی وجُہد میں اور اقامتِ دین اور غلبۂ دین کے لیے انفاقِ مال اور بذلِ نفس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ یہ اللہ کی مغفرت اور جنّت کے شاہ درے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 292، طبع دہم: اپریل 2019ء)

مال واولاد کی محبّت

❁ مال واولاد کی طبعی محبّت اپنی جگہ صحیح اور درست ہے، لیکن بسا اوقات یہ طبعی وفطری محبت حدِ اعتدال سے تجاوز کر کے اس درجہ بڑھ جاتی ہے کہ انسان اپنے اہل وعیال

کی محبت کی وجہ سے اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر بیٹھتا ہے۔ بیویوں کی فرمائشیں پوری کرنے' اولاد کو اچھے سے اچھا کھلانے پلانے اور ان کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لیے انسان حرام میں منہ مارنے لگتا ہے۔ گویا یہ محبت نتیجہ کے اعتبار سے اس کے لیے محبت نہیں بلکہ عداوت بن جاتی ہے اور اس کی عاقبت کی تباہی و بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا نصاب جلد اوّل: صفحہ 388' طبع دہم: اپریل 2019ء)

پوری دنیا کی حیثیت

❁ اب پوری دنیا کی حیثیت ایسی ہے جیسے کسی زمانہ میں ایک شہر ہوتا تھا اور اس کے محلے ہوتے تھے۔ ذرائع ابلاغ و مواصلات اتنے ترقی کر گئے ہیں کہ فاصلے قریباً معدوم کے درجے میں آ گئے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 491' طبع دہم: اپریل 2019ء)

حالات کا تقاضا

❁ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ نوع انسانی ایک وحدت بنے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اس کی شدید ضرورت ہے کہ نیشنل سٹیٹس ختم ہو جائیں اور ایک عالمی سٹیٹ قائم ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 491' طبع دہم: اپریل 2019ء)

عالمی جنگ

❁ اگر کہیں حادثاتی طور پر عالمی جنگ شروع ہو گئی تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا انجام ہو گا! شاید یہ نوع انسانی کی اجتماعی خودکشی بن جائے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اوّل: صفحہ 491' طبع دہم: اپریل 2019ء)

خانہ کعبہ کا طواف

❁ فرشتے بیت الحرام میں خانہ کعبہ کا بھی طواف کرتے ہیں۔۔ پھر جان لیجیے کہ یہ ہماری نگاہوں سے مخفی عالم غیب کی ایک دنیا ہے۔ یقیناً اس کا ایک وجود ہے' چاہے وہ ہمیں نظر نہ آئے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 403' طبع دوم: جولائی 2014ء)

دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کا کام

❁ نبوت کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد اب نبی تو کوئی نہیں آئے گا' چنانچہ اب دعوت و تبلیغ کا کام تمام تر اُمت مسلمہ پر بحیثیت مجموعی فرض ہو گیا ہے۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 18' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

عبادتِ ربّ کی دعوت

❁ عبادتِ رب پہلے رسول کی دعوت تھی اور یہی آخری رسول کی دعوت ہے' فرق صرف یہ ہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ سے پہلے کے تمام رسولوں کی دعوت صرف اپنی قوم کی طرف تھی جبکہ آپ ﷺ کی دعوت پوری نوع انسانی کی طرف ہے۔

(قرآن کا لائحہ عمل: صفحہ 11' طبع اوّل: اکتوبر 2004ء)

نورِ ہدایت

❁ نورِ ہدایت کا عام کرنا' اس سے ماحول کو منور کرنا اور اس کا افشا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

(قرآن حکیم کی قوتِ تسخیر: صفحہ 12' طبع اوّل: اکتوبر 1998ء)

دعوت الی اللہ

❁ دعوت الی اللہ ایک طرف تو از روئے قرآن اُمت مسلمہ کا مقصدِ وجود اور فرضِ منصبی ہے اور دوسری طرف ہمارے پیغمبر ﷺ کی مؤکد ترین سُنّت ہے۔

(دعوت الی اللہ: صفحہ 8' طبع اوّل: مارچ 1975ء)

احیائے سُنّت کا اجر و ثواب

❁ آپ حضرات نے حضور ﷺ کی یہ حدیث بہت مرتبہ سنی ہو گی کہ جس نے میری کسی ایک سُنّت کو زندہ کیا' جس پر عمل متروک ہو چکا ہو' تو اس کو سو شہیدوں کا اجر و ثواب ملے گا۔ میں آج آپ کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ آنحضرت ﷺ

کی سُنّتِ دعوت کو زندہ کریں اور اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ آپ میں سے ہر شخص یہ فیصلہ کرے کہ آج سے میں ''دین کا داعی'' اللہ کی طرف پکارنے والا اور حضور ﷺ کی سُنّتِ دعوت کا ادنیٰ متبع ہوں۔

(دعوت الی اللہ: صفحہ 11، طبع اوّل: مارچ 1975ء)

دعوت الی اللہ کا اصل ہدف

- دعوت اللہ اور اُس کے دین کی طرف ہونی چاہیے، نہ کہ کسی خاص فرد یا گروہ، یا جماعت یا فرقے یا مسلک کی طرف۔ (دعوت الی اللہ: صفحہ 13، طبع اوّل: مارچ 1975ء)

رسول اللہ ﷺ کے مشن کی تکمیل

- اس کتاب (قرآن مجید) کو مضبوطی سے تھام کر، اس کے داعی، علمبردار اور پیغامبر بن کر ہمیں دنیا کے سامنے کھڑے ہونا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مشن کی تکمیل کے لیے جدّوجُہد کا یہی صحیح طریقہ ہے اور اس میں دُنیوی و اُخروی فوز و فلاح مضمر ہے۔ (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 48، طبع: مارچ 2020ء)

دعوتِ حق

- حق کی دعوت کو دنیا میں بالعموم گوارا نہیں کیا جاتا اور اس کی مزاحمت لازماً ہوتی ہے، چنانچہ اہلِ حق کو لازماً تکالیف اور مصائب کا سامنا رہتا ہے۔

(راہِ نجات سورۃ العصر کی روشنی میں: صفحہ 56، طبع اوّل: ستمبر 1973ء)

ہدایت

- نبی ﷺ کے ذریعے سے اللہ کی جو ہدایت ہم تک پہنچی ہے، ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس ہدایت کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔

(عزمِ تنظیم: صفحہ 62، طبع اوّل: جون 1991ء)

منہاجِ ابراہیمیؑ

- اگلے وقتوں کے مشائخ عظام، دین کے عالم بھی ہوتے تھے۔ وہ اپنے تربیت یافتہ خلفاء کو مختلف مقامات پر بھیج دیتے، جہاں دعوتِ دین اور اصلاح و ارشاد کے مراکز

قائم ہو جاتے۔ چنانچہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ نے پاک پتن سے اپنے خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کو دہلی بھیجا کہ وہاں پر دعوت و اصلاح کا مرکز قائم کریں۔ اسی طرح شیخ صابرؒ کو کلیر اور شیخ جمالؒ کو ہانسی میں مراکز قائم کرنے کے لیے بھیجا' جبکہ اپنے ایک داماد کو اپنے پاس رکھا جو وہاں کے جانشین بنے۔ اور پھر نظام الدین اولیاءؒ سے جو سلسلہ چلا ہے اس کے کیا کہنے' ایک ایک وقت میں پانچ پانچ ہزار مسترشدین ان کی خانقاہ میں تربیت حاصل کر رہے ہوتے تھے' یہ حضرات خود تربیت حاصل کرنے کے بعد پورے ہندوستان کے اندر پھیل گئے' تو یہ منہاج ابراہیمی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ہے۔

(مذہبی جماعتوں کے باہمی تعاون.... صفحہ 18' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

مسافرت و مہاجرت

❁ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کے بعد کی پوری زندگی مسلسل مسافرت و مہاجرت کی داستان ہے۔ آج شام میں ہیں تو کل مصر میں' پرسوں اردن یا فلسطین میں' پھر حجاز کا بھی دورہ ہو رہا ہے۔ فکر ہے تو یہی کہ کلمہ توحید سربلند ہو اور اس دعوت کے جا بجا مراکز قائم ہو جائیں۔ (عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 27' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

حلال پر قناعت

❁ یہ بھی اللہ کا حکم ہے کہ اُس کے دین کی دعوت دو' دین کی تبلیغ و اشاعت کرو' نیکی کا حکم دو اور بدی سے روکو! یہ بھی اللہ کا حکم ہے کہ حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام جانو۔ حلال پر قناعت کرو اور حرام سے اجتناب کرو!

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 5' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

دعوت کے اوّلین مخاطب

❁ انبیاء اور رسولوں کی دعوت کا انداز ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ سوسائٹی کے اعلیٰ ترین طبقات کو سب سے پہلے مخاطب کرتے تھے۔

(صبر و مصابرت: صفحہ 30' طبع اوّل: جون 2003ء)

ہراول دستہ

❁ نوجوان ہی کسی انقلابی دعوت کا ہراول دستہ بنتے ہیں۔

(صبر و مصابرت: صفحہ 31' طبع اوّل: جون 2003ء)

قرآن کی دعوت

❁ سیرتِ مطہرہ میں ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہر جگہ قرآن ہی کو پیش کیا' اپنی بات کہنے اور اپنی تقریر کرنے سے حتی الامکان احتراز فرمایا۔

(انقلابِ نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 12)

❁ آپ اپنے میدان کار کی وسعت کے مطابق اس قرآن کی دعوت کو پھیلایئے' عام کیجیے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 296' طبع اوّل: جون 2005ء)

قرآن کے وعظ و نصیحت

❁ قرآن معجزہ بھی ہے' قرآن برہان بھی ہے' قرآن میں حکمت بھی ہے۔ آپ اپنے معاشرے کے ذہین عناصر کو متاثر کیجیے' تعلیم یافتہ طبقے میں اسے عام کیجیے۔ قرآن کے وعظ و نصیحت کے ذریعے سے عوام الناس کو کھینچیے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 296' طبع اوّل: جون 2005ء)

دعوت کا کام

❁ دعوت کو انسانوں تک پہنچا دینا آسان کام نہیں ہے' یہ کام محنت و مشقت چاہتا ہے' اس کے لیے جان' مال اور وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 36' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

دعوت کا تقاضا

❁ عام طور پر ''دعوت'' کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اپنے مخاطب کو اچھے اور خوبصورت انداز میں قائل کرنے کی کوشش کریں۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 42' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

تبلیغ اور دعوت

❁ تبلیغ سے مراد پہنچانا اور دعوت سے مراد لوگوں کو کھینچ کر راہِ حق پر لے آنا ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 18، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

داعی اور دعوت

❁ دعوت اللہ کی طرف ہو اس کے ساتھ ہی داعی کی سیرت و کردار عمل صالح کا مظہر ہو۔ مزید برآں وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھے، مسلمان کہلائے۔ اس کی دعوت کسی فقہی مسلک کی طرف نہ ہو اور نہ ہی اس کا لیبل چسپاں ہو۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 19، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

نہی عن المنکر

❁ ہماری ایک دینی تحریک میں امر بالمعروف پر ایک درجہ میں عمل بھی ہو رہا ہے تو اس میں نہی عن المنکر سے صرفِ نظر ہے، حالانکہ حدیث شریف میں نہی عن المنکر پر زیادہ زور اور تاکید ہے۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 20، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

حکمتِ اصلاح و دعوت

❁ ضرورت اس بات کی ہے کہ شرک کو شرک ضرور کہا جائے، لیکن جو مسلمان ہیں اُن کے اُوپر شرک کے فتوے لگا کر اُن کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دینا حکمتِ دین، حکمتِ اصلاح و دعوت اور حکمتِ تبلیغ کے خلاف ہے۔

(حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 125، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

دعوت و تبلیغ کے لیے وسائل

❁ دعوت و تبلیغ کے ضمن میں نبی اکرم ﷺ نے وہ تمام وسائل اختیار فرمائے جو اُس وقت موجود تھے۔ (رسول کامل ﷺ: صفحہ 35، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

داعیٔ حق

❁ دعوت و تبلیغ کے میدان میں ابتدا تو اگرچہ آنحضور ﷺ نے خود فرمائی، لیکن جو

لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے اُن میں سے ہر شخص اپنی جگہ پر ایک داعیٔ حق بن گیا۔

(رسولِ کامل ﷺ: صفحہ 36، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

عیسائی بھائیوں کو دعوت

❁ عیسائی بھائیوں کو دعوتِ فکر دینا مقصود ہے کہ وہ غیر جانبدارانہ انداز میں غور و فکر کریں کہ ان کے عقیدے سے قریب ترین کون ہے۔ یہودی یا مسلمان؟

(بصائر: صفحہ 75، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

دعوت کے مخاطبین

❁ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اپنی اپنی قوم کے لیے تھی اور ان کا کلمۂ خطاب ''یَاقَوم'' (اے میری قوم کے لوگو!) ہوتا تھا۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مخاطبین کے لیے قرآن حکیم میں ''یَا قَوْمِ'' کی بجائے ''یَاأَیُّهَا النَّاس'' (اے بنی نوعِ انسان!) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ گویا یہ قومیت سے ایک بلند تر منزل اور اس سے اعلیٰ و ارفع ایک مقام ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 46، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

ابلاغ و تبلیغ

❁ ابلاغ کے معنی صرف پہنچانے کے ہیں، لیکن تبلیغ کے معنی ہوں گے محنت سے، اہتمام سے، دلیل سے، تدریج سے کوئی بات کسی کو پہنچانا۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 27، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

محنت اور لگن

❁ محنت اور لگن کے ساتھ دعوت پہنچانے سے تبلیغ کا حق ادا ہوگا۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 27، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

انقلابی دعوت

❁ انقلابی دعوت ہمیشہ معاشرے کے اونچے طبقے اور ذہین ترین عنصر سے خطاب کرتی ہے۔ یہ دعوت عقلی بنیاد پر پیش کی جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نظریہ اور ایک

فلسفہ کو قبول کرنے والے معاشرے کے اونچے طبقے کے لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 71، طبع اوّل: مئی 2017ء)

- عوامی سطح پر قرآن حکیم کے انقلابی دعوت و پیغام کو عام کریں۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصوّر: صفحہ 82، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

قرآن کی دعوت کی راہ میں رکاوٹیں

- قرآن مجید کی نشر و اشاعت اور دعوت و تبلیغ کی راہ میں سب سے زیادہ رکاوٹ ڈالنے والے باطل نظریات، مشرکانہ اوہام اور مبتدعانہ افعال ہوتے ہیں۔ ہم نے قرآن کی تبلیغ کو تو پس پشت ڈال رکھا ہے اور تبلیغ کے نام سے کہیں فرقہ واریت اور فقہی مسلک پر دھواں دھار تقریریں ہیں، کہیں محض فضائل کے بیان کو تبلیغ کا نام دے دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ اس کے لیے بھی ذریعہ قرآن نہیں ہے، بلکہ ضعیف و شاذ اور مرسل احادیث کا سہارا ہے یا بزرگانِ دین کی کرامات کا بیان اس کی بنیاد ہے۔ (اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصوّر: صفحہ 135، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

ہر مسلمان پر فرض

- ہر مسلمان پر لازم ہے، فرض ہے کہ وہ قرآن کا مبلغ بنے، چاہے ایک ہی آیت کو اچھی طرح سمجھ کر دوسروں تک پہنچائے۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصوّر: صفحہ 148، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

دعوتِ حق کا چراغ

- ماضی میں ہر رسولؑ کے پیروکاروں پر ایک ایسا دور ضرور آیا جب انہیں محسوس ہوا کہ اب شاید تمام داعیانِ حق کو ملیا میٹ کر دیا جائے گا اور دعوتِ حق کا چراغ ہمیشہ کے لیے گل ہو جائے گا۔ لیکن بالآخر ہر مرتبہ ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت نے رسولوںؑ اور ان کے پیروکاروں کی دستگیری فرمائی اور منکرین حق کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ (قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 63، طبع اوّل: مئی 2017ء)

ابلاغ

❁ اگرچہ ''ابلاغ'' کا ایک درجہ تو یہ بھی ہے کہ کوئی کسی کے کان تک اپنی بات پہنچادے۔ لیکن اس طرح لٹھ مار انداز میں ایک مرتبہ بات کہہ کہ فارغ ہو جانا یقیناً ''بلاغِ مبین'' کے زمرے میں نہیں آتا۔ بلاغِ مبین دراصل دعوت وتبلیغ کا وہ درجہ ہے، جہاں مخاطب کا دِل پکار اٹھتا ہے کہ ہاں یہ بات حق ہے۔

(قلب قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 68، طبع اوّل: مئی 2017ء)

داعی کی ذمہ داری

❁ داعی کی ذمہ داری دعوت کے پیغام کو صاف صاف انداز میں پہنچادینے کی حد تک ہے، لوگوں کو ہدایت پر لانے کا وہ مکلف نہیں۔

(قلب قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 69، طبع اوّل: مئی 2017ء)

نظام میں تبدیلی

❁ دعوت وتبلیغ سے افراد میں تبدیلی آجاتی ہے مگر نظام تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 161، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

خیر کی قوتیں

❁ خیر کی قوتوں میں انبیاء ورسلؑ اور اُن کے پیروکار شامل ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے سچے پیروکار اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لوگوں کو خیر کی طرف بلاتے ہیں، انہیں نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔ (سیرتِ خیر الانام علیہم السلام: صفحہ 29، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داری

❁ جس طرح شیطان اور اُس کی ذُرّیت انسان کو جبراً غلط راستے پر نہیں ڈال سکتی، اسی طرح داعیانِ حق یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ لوگوں کو راہِ ہدایت پر لے آئیں۔ ان کا کام انذار وتبشیر اور تبلیغ وتلقین ہے۔

(سیرتِ خیر الانام علیہم السلام: صفحہ 31، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

تبلیغ محمدی ﷺ

- جو شخص بھی تبلیغ کر رہا ہے' جس نے بھی کی ہے' وہ معین الدین اجمیریؒ ہوں یا علی ہجویریؒ ہوں' جو بھی اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو لے کر کہیں بھی گیا ہے تو یہ درحقیقت تبلیغ محمدی ﷺ ہے۔ یہ آپ ﷺ ہی کا فیض ہے جو جاری ہے' جو کوئی بھی یہ تبلیغ کر رہا ہے وہ آپ ﷺ ہی کی جانب سے' آپ ﷺ ہی کے behalf پر کر رہا ہے' اور جو کوئی کرے گا وہ بھی آپ ﷺ ہی کے behalf پر کرے گا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 56' طبع اوّل: جون 2006ء)

دعوت کی سطح پر

- دعوت کے میدان میں اور دعوت کی سطح پر' دعوت کے مرحلے پر یہی مطلوب ہوگا کہ لوگ گالیاں دیں تو تم دعائیں دو' لوگ پتھر ماریں تو تم پھول پیش کرو۔ وہاں بدلہ لینا دعوت کے راستے کی رکاوٹ بن جائے گا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 131' طبع اوّل: جون 2006ء)

دعوت کی تاثیر

- دشمن کے بُرے رویے کے جواب میں حسنِ سلوک سے کام لینا' ان کی گالیوں کے جواب میں ان کو دعائیں دینا' ان کے تشدد اور ایذا رسانی کے جواب میں ان کی خدمتیں کرنا' یہ دعوت کی تاثیر کے لیے لازم ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 131' طبع اوّل: جون 2006ء)

بہترین دعوت

- سب سے اچھی اور بہترین دعوت اس شخص کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلا رہا ہو' اس اللہ کی طرف جو سب سے کا خالق و مالک ہے' جو سب کا رازق ہے' جو سب کا آقا ہے' جو سب کا حاکم ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 105' طبع دہم: اپریل 2019ء)

دینی ذمہ داری

❁ حضور ﷺ کے ہر اُمتی کے ذمہ ہے کہ اللہ کا پیغام ایک ایک فردِ نوعِ بشر تک پہنچائے' یہ ہر مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 371' طبع دہم: اپریل 2019ء)

جہاد فی سبیل اللہ کا اوّلین مرحلہ

❁ اسے تبلیغ کہیے' دعوت کہیے یا نشر و اشاعت کہیے۔ اس میں محنت و مشقت ہوگی' اوقات صرف ہوں گے' صلاحیتیں کھپیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہوگی کہ باصلاحیت لوگ آئیں اور اپنی صلاحیتوں کو اس راہ میں صرف کریں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 23' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

خدمتِ خلق

❁ محدود پیمانے پر خلق خدا کی خدمت کے کاموں کی بھی اپنی اپنی جگہ پر اہمیت و افادیت ضرور ہے' مگر دعوت الی اللہ ان سب سے بلند تر اور اعلیٰ ترین ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 105' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اصل خدمتِ خلق

❁ اصل خدمتِ خلق کا کام خلق خدا کو راہِ ہدایت پر لانا ہوگا کہ جس سے ان کی ابدی زندگی' ہمیشہ کی زندگی سنور جائے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 55' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

خدمتِ خلق کی بلند ترین سطح

❁ خدمت خلق کی ایک بلند ترین سطح اور بھی ہے' وہ بلند تر سطح ہے بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 46' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

داعی الی اللہ کا تعارف

❁ ایک داعی حق اور داعی اِلی اللہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا تعارف صرف بطور

مسلمان کرائے: ﴿اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ کسی اور گروہی نسبت یا کسی تعلق کو نمایاں کرنا درحقیقت دعوت اسلامی یا دعوت الی اللہ کے مزاج کے منافی ہو جائے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 63' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

قوتِ بیان کا بہترین مصرف

❁ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قوتِ بیانیہ دی ہے' یہ انسان کے اوصاف میں سے اعلیٰ ترین وصف ہے' اور اس کا بہترین مصرف یہی ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ کے کلام کو بیان کیا جائے' اللہ کے پیغامِ ہدایت کو عام کیا جائے' اللہ کے کلام کی تبلیغ واشاعت کی جائے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 47' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اِتمامِ نور

❁ ''اِتمامِ نور'' کے ضمن میں ہمارے ذمے صرف ایک کام باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ نورِ ہدایت موجود ہے' اسے عام کیا جائے' اس کا افشا کیا جائے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 76' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

دعوت الی القرآن

❁ لوگوں سے یہ کہنا کہ قرآن پڑھو اور پھر انہیں قرآن پڑھانا' لوگوں کو دعوت دینا کہ قرآن سمجھو اور پھر انہیں سمجھانا دعوت الی القرآن ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 273' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

❁ یہ بھی دعوت الی القرآن ہے کہ اس قرآن کو دنیا کے ایک ایک انسان تک پہنچاؤ۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 273' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآنی تعلیمات

❁ قرآن کے فکر کو اُجاگر کرنے اور اس کے نورِ ہدایت کو پھیلانے کا کام بالکل ابتدا سے شروع کیا جائے اور پہلے خود مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کیا جائے

اور پھر پورے عالم انسانی میں قرآن کی راہنمائی کو واضح کیا جائے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 293، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

خود کو بدلنا

- ہماری دعوت یہ ہے کہ ہماری جماعت میں آنے والے لوگ پہلے اپنی ذات پر اور اپنے گھر میں اللہ کے دین کو نافذ کریں، جو بڑا مشکل کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری رفتار بڑی کمزور ہے۔ لوگ نعرے لگانے کو تیار ہیں، کسی کو کافر کہلانا ہو تو نعرے لگا دیں گے، کسی کے خلاف کوئی مہم اٹھانی ہو تو اٹھا دیں گے، مگر اپنے آپ کو بدلنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 511، طبع دوم: جولائی 2014ء)

ذہین اقلیت

- اگر سوسائٹی کی ذہین اقلیت کو اس وقت اور اس دور کی اعلیٰ علمی و فکری سطح پر دعوت پیش نہ کی جا سکے تو معاشرہ بحیثیت مجموعی کبھی متاثر نہیں ہو سکتا۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 181، طبع ششم: اپریل 2015ء)

دعوت کی عوامی سطح

- عوام کو دعوت عمدہ وعظ اور دل نشین نصیحت کے ذریعے دی جائے گی، کیونکہ انہیں کسی دلیل اور حجت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے لیے ضرورت ہے موعظہ حسنہ کی، وہی ان کے لیے کفایت کرے گی۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 181، طبع ششم: اپریل 2015ء)

ہندوستان میں دعوتِ قرآنی کی بنیاد

- ہندوستان میں دعوتِ قرآنی کی بنیاد حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ڈالی اور ان کے صاحبزادگان نے اسے پروان چڑھایا۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 411، طبع ششم: اپریل 2015ء)

دعوتِ انقلاب

- مولانا آزاد نے الہلال اور البلاغ کے ذریعہ ایک دعوت دی۔ اس دعوت کو حضرت

شیخ الہندؒ دعوتِ جہاد فرمایا کرتے تھے' لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ صرف دعوتِ جہاد ہی نہیں تھی بلکہ دعوتِ انقلاب تھی۔ مسلمان اپنے جس فرض کو بھول گئے تھے' اس فرض کو مولانا ابوالکلام آزادؒ نے یاد دلایا اور اس کے لیے قرآن مجید کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت پر نہایت زور دیا۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 270' طبع ششم: اپریل 2015ء)

حکمتِ تبلیغ

❁ مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ اپنے استاد حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا انور شاہ کاشمیریؒ امرتسر تشریف لے گئے تو وہاں کشمیری خاندان کے ایک بہت بڑے بیرسٹر تھے محمد صادق۔ وہ ایک دیندار آدمی تھے۔ وہ حضرت شاہ صاحبؒ سے ملنے آئے' لیکن وہ کلین شیو تھے اور سوٹ میں ملبوس تھے۔ وہ شاہ صاحبؒ کے سامنے بڑے شرمائے سے تھے۔ شاہ صاحبؒ تاڑ گئے اور ان سے کہا کہ بھئی بیرسٹر صاحب! آپ میرے سامنے بیٹھے ہوئے کیوں شرما رہے ہیں! وہ چپ۔ شاہ صاحبؒ نے کہا: اچھا اس لیے شرما رہے ہیں کہ آپ کی داڑھی مونچھ صاف اور میری اتنی بڑی داڑھی۔ یہ تو شرمانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس واسطے کہ میری داڑھی بھی دُنیا کے لیے ہے۔ اگر آپ بیرسٹر ہو کر داڑھی رکھیں تو کون آپ کو بیرسٹر سمجھ کر وکیل کرے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ یہ تو ملاجی ہیں' یہ بیرسٹر کہاں سے ہو گئے۔ اور اگر مَیں مولانا صاحب ہو کر داڑھی منڈوا دوں تو لوگ کہیں گے کہ یہ کہاں کے مولانا ہیں' یہ تو مسٹر ہیں۔ تو بھائی فعل اگرچہ مختلف ہے لیکن غرض ایک ہی ہے کہ دنیا میں پہچان ہو۔ کام ہو صرف اللہ (کی خوشنودی) کے لیے تو اس کا اجر ہے۔ تو یہ انداز تھا شاہ صاحبؒ کی حکمتِ تبلیغ کا۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 307' طبع ششم: اپریل 2015ء)

تجدیدِ ایمان کا ذریعہ

❁ میرے پیش نظر حالات کو بدلنے کی کوشش ہے' اس کی کامیابی کا انحصار اللہ کی مشیت پر ہے۔ میری اُخروی نجات کے لیے شاید میری یہ حقیر کوشش کام آ جائے۔ بہرحال میں اسی کام میں ہمہ تن لگا ہوا ہوں' اس لیے کہ میرا ایمان و یقین ہے کہ قرآن حکیم کی دعوت' اس کے پیغام اور اس کے ساتھ صحیح تعلق ہی تجدید ایمان کا ذریعہ بنے گا' اسی سے ایمان کو تقویت حاصل ہوگی اور یہی کام درحقیقت ہمارے معاشرے میں collective will کو پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 562' طبع ششم: اپریل 2015ء)

دعوت و تبلیغ کی غرض و غایت: اتمامِ حجت

❁ خلقِ خدا پر دعوت و تبلیغ کے ذریعے حجت قائم کر دی جائے' تاکہ روزِ قیامت انسان یہ عذر نہ پیش کر سکے کہ اے رب! ہمیں معلوم نہ تھا کہ تیرا دین کیا ہے؟

(جہاد و قتال فی سبیل اللہ: صفحہ 17' طبع اوّل: اپریل 2001ء)

ذرائع ابلاغ

قرآن کی حکمت اور ہدایت

- اردو زبان کو ذریعہ ابلاغ بنا کر اگر قرآن کے فکر و فلسفہ اور قرآن کی حکمت و ہدایت کو ہندوستان میں بسنے والے لوگوں میں بھرپور طریقے سے پیش کیا جا سکے تو اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں۔

(قرآن حکیم کی قوتِ تسخیر: صفحہ 42، طبع اوّل: اکتوبر 1998ء)

دعوت و ابلاغ کے ذرائع

- دعوت و ابلاغ کے لیے اپنے زمانے میں جو بھی مروجہ طریقے ہوں، ان سب کو اختیار کیا جانا چاہیے۔ البتہ اگر حیا اور شرافت کے منافی کوئی شے ہو تو اس سے احتراز کیا جائے۔

(عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 23، طبع اوّل: جولائی 2001ء)

- پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سمیت دورِ جدید کے تمام ذرائع ابلاغ انقلابی نظریے کی تشہیر و اشاعت کے لیے استعمال کیے جانے چاہئیں۔

(رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 19، طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

- ابلاغ کے لیے ہر دور میں جو بھی ذرائع میسّر ہوں گے، وہ بھرپور طریقے پر استعمال کیے جائیں گے۔ (جہاد و قتال فی سبیل اللہ: صفحہ 15، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

جدید ذرائع ابلاغ

- اسلام کی اشاعت کے لیے اپنے دور میں ہر ذریعہ تبلیغ اختیار کریں، ہاں! یہ احتیاط ضرور کی جائے کہ وہ ذریعہ حرام نہ ہو۔ اگر ہم ابلاغ کے جدید ذرائع کو چھوڑ دیں گے تو گویا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماریں گے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 134، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

وسائل

❁ ابلاغ، تبلیغ اور نشرواشاعت کے لیے جو بھی وسائل ممکن ہوں اختیار کیے جانے چاہئیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 23، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نہی عن المنکر باللّسان

❁ آج نہی عن المنکر باللّسان کا ایک بہت بڑا ذریعہ ویڈیو کیسٹس ہیں۔ آپ گفتگو اور تقاریر کو اس ذریعے سے عام کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی مقرر کی کوئی تقریر دُور دُور تک پہنچ سکتی ہے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 102، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

اللہ کا فضل

❁ اللہ کا فضل ہے کہ اس وقت میرے دروس و خطبات کے کیسٹ لاکھوں کی تعداد میں پُوری دنیا میں گردش میں ہیں۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 102، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

اطمینان

❁ آج مجھے بڑا اطمینان ہے کہ میرے دروس قرآن دنیا کے کونے کونے میں سُنے جاتے ہیں۔ (اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 103، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

دروسِ قرآن

❁ میرا یہ کام (دروس قرآن) الحمدللہ جاری رہے گا اور یہ بات بڑھتی رہے گی، پھیلتی رہے گی، لوگوں تک پہنچتی رہے گی۔ اور ہمیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ کہاں کہاں تک یہ باتیں پہنچ رہی ہیں۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 103، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

دہشت گردی کے خلاف جنگ

❁ نائن الیون کے بعد افغانستان اور عراق میں مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے اور ہم

مسلمان دشمنوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ دشمن یہ بات ہمارے ذہنوں میں بٹھانا چاہتا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہماری اپنی جنگ ہے۔ اور اُس کی یہ بڑی کامیابی ہے کہ اُس نے میڈیا کے زور سے عام لوگوں کو بہت حد تک یہ باور کرا دیا ہے کہ ہاں یہ ہماری جنگ ہے' حالانکہ یہ بات سراسر خلافِ حقیقت ہے۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 40' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

انقلابی نظریے کی تشہیر

- پہلے کبھی صرف گلیوں' بازاروں میں گھوم پھر کر لوگوں کو جمع کر کے دعوت دی جا سکتی تھی یا لوگوں کو کھانے پر بلا لیا جاتا اور ان کے سامنے کوئی بات رکھی جاتی۔ لیکن اب جلسے ہو سکتے ہیں' کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سمیت دورِ جدید کے تمام ذرائع ابلاغ انقلابی نظریے کی تشہیر و اشاعت کے لیے استعمال کیے جانے چاہئیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 429' طبع دوم: جولائی 2014ء)

سمع وطاعت

عبادت کا اوّلین تقاضا

❁ عبادت کا سب سے پہلا تقاضا اطاعت ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو عبادت کی اساس ہی منہدم ہو جاتی ہے، پھر بندگی کہاں ہوئی؟

(سورۃ الفاتحہ: صفحہ 28، طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

ایمان بالرسالت کی شرطِ لازم

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت، اور قرآن وسنّت کے احکام پر سرِ تسلیم خم کرنا ایمان بالرسالت کی شرطِ لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ کی اطاعت کا حکم ملے گا، وہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم بھی ساتھ ہی موجود ہوگا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 11، طبع اوّل: مارچ 1974ء)

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ جس رسول کو بھی بھیجتا ہے، اس حکم کے ساتھ بھیجتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 11، طبع اوّل: مارچ 1974ء)

سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی

❁ زندگی کے ہر گوشے اور ہر معاملے میں سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی لازم ہے۔

(ایک اصلاحی تحریک: صفحہ 43، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ اگر ایک مسلمان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اپنے تمام اعزّہ واقارب اور تمام

انسانوں سے بڑھ کر جاگزیں نہیں ہوئی ہے تو وہ شخص حقیقتاً مؤمن نہیں۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 12، طبع: مارچ 2020ء)

ایمانِ حقیقی

❁ اطاعت پر ہی ایمان حقیقی کا دارومدار ہے۔ اگر اطاعت موجود ہے تو ایمان موجود ہے اور اگر اطاعت نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 13، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

سرِ تسلیم خم

❁ جب محمد ﷺ کو اللہ کا رسول اور اس کا نمائندہ مان لیا ہے تو اب تمہارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ تمہیں ان (ﷺ) کا ہر حکم ماننا پڑے گا اور ہر ارشاد کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہوگا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 13، طبع: مارچ 2020ء)

کامل اطاعت

❁ رسول محض مان لینے کے لیے نہیں بھیجا جاتا، بلکہ وہ اس لیے مبعوث کیا جاتا ہے کہ اُس کی کامل اطاعت کی جائے، اُس کے تمام فیصلے تسلیم کیے جائیں، اُس کے جملہ احکام کی تعمیل کی جائے، اُس کی سُنّت کی پیروی کی جائے اور اُس کے نقش قدم کو راہنما بنایا جائے۔ (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 14، طبع: مارچ 2020ء)

❁ نبی اکرم ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی توقیر و تعظیم کا پہلا لازمی نتیجہ آپ ﷺ کی مکمل اطاعت ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 12، طبع: مارچ 2020ء)

ایمان و تعظیم کا لازمی تقاضا

❁ ایمان و تعظیم ہی کا لازمی تقاضا یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پورے طور پر اطاعت کی جائے اور یہ کہ ہمارے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت خود سے اور

دوسرے تمام انسانوں سے بڑھ کر ہو۔ ان دونوں چیزوں کے اجتماع کا نام ''اتباعِ رسول ﷺ'' ہے جو فی الاصل مطلوب ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 48، طبع: مارچ 2020ء)

اتباع کا مفہوم

❁ محبوب کے ہر نقشِ قدم کی پیروی اور ہر ادا کی نقالی اپنے اوپر لازم کر لی جائے، اسی طرزِ عمل کا نام قرآن مجید کی اصطلاح میں اتباع ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 16، طبع اوّل: مارچ 1974ء)

اتباع کے معنی

❁ اتباع کے معنی ہیں آنحضور ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا اور آپ ﷺ کے ہر عمل کی پیروی کرنا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 31، طبع: مارچ 2020ء)

نُور کا اتباع

❁ اللہ کے اُس نور کا جو محمد ﷺ کے توسط سے ہم کو ملا، جب ہم نے اتباع چھوڑ دیا تو اس دنیا میں اس کا یہ نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ہم یہاں ذلّت و رسوائی کا ایک عبرت ناک مُرقع بنے ہوئے ہیں۔ رہا عذابِ اُخروی تو اس کے سزاوار بننے میں بھی ہم نے کوئی کسر اٹھا نہیں چھوڑی۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 44، طبع: مارچ 2020ء)

سمع و طاعت

❁ یہ بات نہایت اہم ہے کہ ''سمع و طاعت'' کی اصطلاح سے غیر معمولی نظم کا جو نقشہ ذہنوں میں ابھرتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک اسلامی انقلابی جماعت کے ارکان بلا سوچے سمجھے اور اپنے ذہن اور عقل و فہم کی صلاحیتوں کو بالائے طاق رکھ کر امیر کی اطاعت کرتے رہیں گے۔ ان کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ وہ جس بات کو حق سمجھتے ہوں اس کا برملا اظہار کریں، اور اُمراء کے طرزِ عمل یا حکمتِ عملی میں کوئی غلط

شے دیکھیں تو اپنی زبانوں پر تالے ڈال کر نہ بیٹھے رہیں۔

(اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 29، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

اطاعتِ امیر

❁ ''سمع وطاعت'' کے ٹھیٹھ اسلامی اصول پر مبنی نظم جماعت کی پابندی کا عہد کریں اور معروف کے دائرے کے اندر اندر اطاعتِ امیر کے التزام کے لیے پوری طرح آمادہ ہوں۔ (عزم تنظیم: صفحہ 50، طبع اوّل: جون 1991ء)

اختیار

❁ ''اَطِیْعُو اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ'' کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ نے جو بھی اختیار دیا ہے، اسے اپنے اختیار سے اس کے قدموں میں ڈال دیا جائے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 13، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

اولی الامر کی اطاعت

❁ اولی الامر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع اور اس سے مشروط ہے۔ یہ اطاعت کبھی بھی غیر مشروط نہیں ہو سکتی، بلکہ ہمیشہ سے مشروط رہی ہے اور ہمیشہ مشروط ہی رہے گی۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 25، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

امیر کا فیصلہ

❁ اگر تمہارا ضمیر مطمئن ہے کہ تم نے اس وجہ سے امیر کا فیصلہ تسلیم نہیں کیا یا جماعت ہی سے علیحدگی اختیار کر لی کہ تمہارے نزدیک صاحبِ امر (امیر) نے شریعت کی حدود سے تجاوز کیا ہے تو اللہ کے ساتھ تمہارا معاملہ صاف رہے گا۔ اور اگر اصل سبب کچھ اور ہے۔ کوئی تکبر، حسد، طبیعت کا کوئی نشوز پاؤں کی بیڑی بن گیا ہے، یا راستے کی سختیاں ساتھ دینے میں آڑے آ رہی ہیں، آگے چلنے کی ہمت نہیں ہے اور صرف بہانہ بنایا جا رہا ہے تو یہ اللہ کے علم سے باہر نہیں، اُس کے ہاں اس پر پکڑ ہو گی اور انسان کو اس کی جواب دہی کرنا ہو گی۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 31، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

انقلابی جماعت

❁ کوئی انقلابی جماعت جو غلبہ دین کے حصول کے لیے کوشاں ہے اگر آپ اس سے پیوست نہیں ہیں' اس سے چمٹے ہوئے نہیں ہیں' اس کے نظم کے ساتھ آپ کی وابستگی ہی نہیں ہے تو انقلابی جدوجہد سے متعلق احکام وہدایات آپ تک نہیں پہنچ سکیں گی۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 36' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

انقلابی جماعتی نظام

❁ عدالتی نظام میں اور حکومتی سطح پر تو ایسا ہوتا ہے کہ گھروں پر جا کر سمن کی تعمیل کرائی جاتی ہے' لیکن کسی انقلابی جماعتی نظام میں ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لیے تو "پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ" کے مصداق جماعت سے وابستہ رہنا ضروری ہے۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 36' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

کٹی ہوئی پتنگ

❁ اگر جماعت سے آپ کا تعلق منقطع ہو گیا تو ظاہر بات ہے کہ اب آپ اس کے نظم میں نہیں ہیں' بلکہ ایک ایسی پتنگ کی مانند ہیں جس کی ڈور کٹ چکی ہے اور ایک ایسے پتے کی طرح ہیں جو اپنے درخت سے علیحدہ ہو چکا ہے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 36' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

ملتزم کون؟

❁ اگر موتی پرو دیے گئے ہیں تو وہ ہار ہے اور اگر اس کی ڈور ٹوٹ گئی ہے تو وہ ہار نہیں رہا بلکہ منتشر موتی ہیں' اسی طرح جماعت کے افراد اگر اس کے ساتھ منسلک اور ملتزم ہیں تو وہ صحیح معنوں میں جماعت ہے۔ التزام کے معنی چمٹ جانا ہیں اور ملتزم وہ ہے جو جماعت کے ساتھ چمٹا رہے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 36' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

نیت

❁ اللہ کی راہ میں محنت' جدوجہد' ایثار و قربانی' انفاق اور قتال' یہ سب جہاد فی سبیل اللہ

ہی کے مدارج و مراتب ہیں۔ لیکن بہر حال نیت میں یہ چیز لازمی طور پر شامل ہونی چاہیے کہ وہ وقت آئے کہ میں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جان کی بازی لگادوں اور اس راہ میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے سرخرو ہو جاؤں' میری گردن اللہ کی راہ میں کٹ جائے۔ اگر کسی کے دل میں یہ نیت بھی موجود نہیں تو حدیث نبویؐ کی رو سے ایسا شخص حالتِ نفاق میں مرتا ہے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 36' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

اطاعتِ امیر کا دائرہ

❁ حضور ﷺ کے انتقال کے بعد چاہے مسلمانوں کا کوئی خلیفہ ہو اور چاہے کسی جماعت کا امیر ہو' سب کی اطاعت اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ ان کی اطاعت اللہ اور رسول کے احکام کے دائرے کے اندر اندر ہوگی اور یہ اس سے باہر نہیں جا سکتے' اللہ اور رسولؐ کے حکم کے خلاف حکم نہیں دے سکتے۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 42' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

صاحبِ امر

❁ یہ جو مغرب کا تصورِ جمہوریت ہے کہ ووٹوں کی گنتی سے معاملات طے کیے جائیں' اس سے بچو! اسلامی نظامِ جماعت میں باہمی مشورے کے بعد فیصلے کا اختیار صاحبِ امر کو حاصل ہوتا ہے۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 43)

کتاب و سنّت کا دائرہ

❁ حضور ﷺ کے بعد اُصول یہ ہوگا کہ کتاب و سُنّت کے دائرے کے اندر اندر حکم ہوگا تو وہ مانا جائے گا۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 448)

بندگی اور پرستش

❁ بندگی غلامی کو کہتے ہیں اور اس میں اطاعت کا پہلو غالب ہے' جبکہ پرستش کے معنی ہیں مخلصانہ اور والہانہ محبت۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 14)

اطاعت کا دائرہ

❁ مخلوق کی اطاعت کا انکار نہیں ہے' والدین کی اطاعت کرو' بڑوں کی اطاعت کرو' سینئرز کی اطاعت کرو' حکام کی اطاعت کرو' اساتذہ کی اطاعت کرو' اگر دینی اعتبار سے کسی کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کیا ہے تو اس کی اطاعت کرو۔ لیکن کسی کی اطاعت اللہ کی معصیت میں نہیں ہوگی۔ کوئی بھی اگر تمہیں اللہ کے حکم کے خلاف حکم دے گا تو اب اُس کی اطاعت نہیں ہوگی' وہاں ان کی اطاعت کا دائرہ ختم ہو جائے گا۔ (حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 90' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

دین کا بنیادی تقاضا

❁ ہمارے دین کا بنیادی تقاضا ہر فرد سے یہ ہے کہ وہ امکانی حد تک تقویٰ اختیار کرے اور اللہ اور رسول ﷺ کا فرمانبردار بنے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 14' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

محبّت وعقیدت

❁ حضور ﷺ کے ہر فرمان کو محبّت وعقیدت سے قبول کرنا اور آپ ﷺ کے ہر حکم پر بلا چون وچرا سرِ تسلیم خم کر دینا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 6' طبع اوّل: مئی 2017ء)

سمع وطاعت

❁ قرآن حکیم میں آپ کو سمع وطاعت کی اصطلاح بار بار ملے گی۔ یہ دونوں اصطلاحات گاڑی کے دو پہیوں کی طرح ساتھ ساتھ آتی ہیں' کیونکہ کسی انقلابی جماعت کا ان کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 180' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

اجتماعی فیصلہ

❁ کسی کی طبیعت آمادہ ہو یا اس کو اپنی طبیعت پر جبر کرنا پڑے' اجتماعی فیصلہ تسلیم

کرنا ہوگا' اطاعتِ امیر ہر حال میں کرنی ہوگی۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 184' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

سمع وطاعت کے خوگر

❁ انقلابی کارکن سمع وطاعت کے خوگر ہوں۔ ایک امیر کی اطاعت کے لیے کٹ مرنے کو تیار ہوں۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 99' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اللہ کی مطلوب عبادت

❁ اللہ کی جو عبادت مطلوب ہے وہ زبردستی اور مجبوری کی اطاعت نہیں' بلکہ دلی آمادگی اور محبت کے ساتھ مطلوب ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 138' طبع دہم: اپریل 2019ء)

مسلمانوں کی آزادی

❁ مسلمان معاشرہ اور اسلامی ریاست ''مادر پدر آزاد'' نہیں بلکہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام کے ''پابند'' ہیں اور مسلمانوں کی آزادی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے دوسری ہر طرح کی غلامی سے آزاد ہو جائیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 448' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اسلامی ریاست

❁ جیسے ایک مسلمان فرد اپنی انفرادی حیثیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا پابند ہوتا ہے' اور اس کے لیے مادر پدر آزادی کا کہیں وجود نہیں ہے' ویسے ہی ایک مسلمان معاشرہ اور ایک اسلامی ریاست بھی مادر پدر آزاد نہیں ہے' بلکہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام کی پابند ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 457' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اتباع رسول ﷺ

❁ ہمیں ہر چیز کے اندر رسول ﷺ کی پیروی کرنی ہے۔ اتباعِ رسول ﷺ

صرف عبادات میں ہی نہیں ہے بلکہ پوری زندگی میں ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 65' طبع اوّل: جون 2006ء)

❁ جسے اللہ کا رسول مانا گیا ہے' جس پر ایمان لایا گیا ہے' جس کی اللہ کے نبی و رسول کی حیثیت سے تصدیق کی گئی ہے' اب اس شخصیت کی نشست و برخاست کا' اس کی گفتگو کا' اس کے رہن سہن کا' اس کی وضع قطع' اس کی تہذیب اور اس کی پوری نجی و مجلسی زندگی کا جو بھی انداز ہو' اس پورے نقشے کو اپنی سیرت و کردار میں جذب کرنا' اس رویہ اور کیفیت کا نام دراصل اتباع ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 466' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اتباع کے مفہوم میں وسعت

❁ اتباع کا درجہ اطاعت سے بہت بلند ہے اور اس کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ اطاعت میں صرف حکم پیش نظر ہوگا اور اتباع میں نبی اکرم ﷺ کے ہر ہر عمل اور فعل کو بلکہ ہر ہر ادا کی پیروی کو سعادت سمجھا جائے گا' چاہے آپؐ نے اس کا حکم نہ دیا ہو۔ حاصل گفتگو یہ کہ حُبِّ رسول ﷺ کا تقاضا ہے اتباعِ رسول ﷺ۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 334' طبع دوم: جولائی 2014ء)

اطاعت اور اتباع میں فرق

❁ اطاعت اور اتباع میں کیا فرق ہے؟ اس کو بھی سمجھ لیجیے۔ اطاعت کی جاتی ہے کسی کے حکم کی' جبکہ اتباع یہ ہے کہ کسی ہستی سے اتنی محبت ہو جائے کہ چاہے اس نے حکم نہ دیا ہو لیکن اس ہستی کے ہر عمل اور فعل کی پیروی کرنا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 340' طبع دوم: جولائی 2014ء)

جزوی اطاعت کی حقیقت

❁ اطاعت نام ہے صرف کلی اطاعت کا' نہ کہ جزوی اطاعت کا۔ جزوی اطاعت اللہ کو قبول نہیں' وہ اسے منہ پر دے مارتا ہے۔ اللہ غنی ہے' محتاج نہیں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 370' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اللہ کا طالب

❁ رسول اللہ ﷺ کی زندگی اُس شخص کے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور وہی اس کا اتباع کر سکے گا اور وہی آپؐ کے نقش قدم پر چل سکے گا جو اللہ کا طالب ہو اور جو آخرت میں سرخروئی چاہتا ہو اور جو کثرت کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے والا ہو۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 251، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حضور ﷺ کی پیروی

❁ حضور ﷺ کے نقش قدم کی جس طور اور جس انداز سے بھی پیروی کی جائے گی وہ نہایت مبارک ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 353، طبع دوم: جولائی 2014ء)

دنیا کی مضبوط ترین جماعت

❁ محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی نبوت اور آخری نبوت کی بنیاد پر جو جماعت بنی، وہ دنیا کی مضبوط ترین جماعت تھی، جس کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا گیا: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ﴾ ''اللہ کے رسول محمد (ﷺ) اور وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ہیں''۔ اس جماعت میں کسی نے رسول اللہ ﷺ کو جماعت کا صدر منتخب نہیں کیا تھا بلکہ آپ ﷺ نبی ہونے کی حیثیت سے اور داعی ہونے کی حیثیت سے خود بخود امیر تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھی ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' (ہم نے سنا اور مانا) کے اصول پر کاربند تھے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 443، طبع دوم: جولائی 2014ء)

معصیت اور فسق و فجور

❁ محبّت رسول ﷺ کے محض دعوے ہیں، لیکن اطاعت نہیں، فرائض کی ادائیگی نہیں، اوامر و نواہی کی پرواہ نہیں، احکام شریعت کا سرے سے کوئی لحاظ نہیں، تو یہ طرزِ عمل سراسر معصیت اور فسق و فجور پر مبنی ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 21، طبع: مارچ 2020ء)

سلسلۂ ارشاد

سلسلہ ارشاد

❁ میں صوفیاء کرام کے سلسلہ ارشاد کی نفی نہیں کر رہا' کوئی خدا ترس مرشد ہو' جو قرآن و سنت کی روشنی میں تزکیہ نفس کرنے اور صحیح طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلانے والا ہو تو ﴿وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۱۹﴾ (التوبة) کی قرآنی ہدایت کے مطابق ایسے مرشدین سے ضرور فیض حاصل کرنا چاہیے۔ لیکن ہمارے ہاں پیری مریدی کا جو عام اور غلط تصور رائج ہے' اس کے اعتبار سے میں اس کی نفی کر رہا ہوں۔

(عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 38' طبع اوّل: مارچ 1991ء)

الہام' القاء' کشف اور رویائے صادقہ

❁ الہام' القاء' کشف اور رویائے صادقہ' یہ ساری چیزیں اب بھی ہیں' یہ چیزیں نبیوں کے لیے بھی تھیں اور غیر نبیوں کے لیے بھی۔

(عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی: صفحہ 30' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

طریقت

❁ طریقت تو نام ہے خدمتِ خلق کا۔

(مروجہ تصوّف یا سلوکِ محمدیؐ: صفحہ 9' طبع اوّل: جون 1997ء)

احسان

❁ اسلام کے بعد ایمان اور ایمان کے بعد احسان کا درجہ ہے۔ اس کا عمومی مفہوم ہے کسی بھی شے میں حسن پیدا کر دینا۔ گویا ایک ہے مارے باندھے کوئی کام کیا' اس کے بنیادی تقاضے اور لوازم پورے کر دیے' لیکن ایک ہے پوری طرح جان کھپا کر'

دل لگا کر' پوری توجہ اور اپنی ساری صلاحیتوں اور توانائیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے' اس کام کو اچھے سے اچھا' عمدہ سے عمدہ انداز سے کرنا۔

(مروجہ تصوف یا سلوک محمدیؐ: صفحہ 12' طبع اوّل: جون 1997ء)

قابلِ حصول مراتب

❁ اگر ہم حضور ﷺ کے زمانے میں پیدا ہونے سے محروم رہ گئے' تب بھی کوئی حرج نہیں کہ صدیقیت' شہادت اور صالحیت کے تمام مراتب آج بھی قابلِ حصول ہیں' صرف نبوت کا دروازہ بند ہے۔

(مروجہ تصوف یا سلوک محمدیؐ: صفحہ 23' طبع اوّل: جون 1997ء)

خدمتِ خلق کی منازل

❁ خدمتِ خلق کی تین منزلیں ہیں۔ پہلی منزل ہے بھوکوں کو کھانا کھلانا' ضرورت مندوں کی امداد کرنا اور ایک داعی حق کے لیے یہ چیز نہایت ضروری ہے' ورنہ اس کی دعوت دوسروں تک نہیں پہنچ پائے گی۔

دوسری منزل ہے خدمتِ خلق کے حوالے سے لوگوں کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرنا' اللہ کی طرف دعوت دینا۔ اس سے بڑی کوئی خدمتِ خلق نہیں ہو سکتی کہ انسان دوسروں کی ابدی زندگی کی فلاح کے لیے کوشش کرے۔

خدمتِ خلق کی تیسری منزل یہ ہے کہ خلق خدا کو ظالمانہ نظام کے جبر و استحصال سے نجات دلانے کی کوشش کی جائے۔

صرف پہلی قسم کی خدمت کو کُل سمجھ لینا دراصل دین کے محدود تصور کا شاخسانہ ہے۔

(مروّجہ تصوف یا سلوک محمدیؐ: صفحہ 29' طبع اوّل: جون 1997ء)

سلوک کی انتہائی منزل

❁ سلوک کی انتہائی منزل ''فنا فی اللہ'' نہیں بلکہ ''بقا باللہ'' ہے۔

(علامہ اقبال اور ہم: صفحہ 20' طبع اوّل: اپریل 1977ء)

مرید

❁ طلبِ ہدایت اور رہنمائی کے مقصد کے لیے کسی شخص کی طرف رجوع کرنے والا مرید ہوتا ہے۔ مرید کے معنی ہیں: ارادہ کرنے والا۔ جس نے عزم وارادہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کی راہ پر چلے گا۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 12، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

اہل تصوّف کی کیفیت

❁ اس دور میں ہمارے اہل تصوّف کی 'الا ماشاء اللہ' یہی کیفیت ہے کہ قوالیوں سے حال آئے گا، عراقی اور جامی کے اشعار سنیں گے تو تڑپ اُٹھیں گے، لیکن قرآن مجید کا ان کی محفلوں میں گزر نہیں ہوگا۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 143، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

حضور ﷺ کے درجات کی بلندی

❁ اُمتِ مسلمہ میں جس کسی نے بھی نیکی اور خیر کی ترویج واشاعت میں حصہ ڈالا ہے، وہ معین الدین اجمیریؒ ہوں، علی ہجویریؒ ہوں یا کوئی اور ہو، ظاہر ہے اس خیر کا منبع اور سرچشمہ تو حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس ہی ہے۔ چنانچہ یہ خیر قیامت تک جیسے جیسے پھیلے گا، اس کی وجہ سے حضور ﷺ کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں گے۔ (قلب قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 59، طبع اوّل: مئی 2017ء)

تصوّف کا مقصد

❁ تصوّف کا مقصد یہ ہے کہ ایمان انسان کے قال سے آگے بڑھ کر حال کی شکل اختیار کرلے۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 173، طبع اوّل: فروری 2003ء)

سلسلہ محمدیہ

❁ مَیں تو اس ایمان کا قائل ہوں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان ہے یا گزشتہ صدی میں

تحریک شہیدینؒ کے لوگوں کا ایمان' یعنی سید احمد بریلوی شہید اور شاہ اسماعیل شہید اور ان کے ساتھی (رحمهم الله تعالیٰ رحمةً واسعةً) یہ لوگ ذکر و فکر کی حد تک تصوف کے بھی قائل تھے اور انہوں نے اس کا نام ''سلسلہ محمدیہ'' تجویز کیا ہوا تھا' جس کا لازمی جزو تھا جہاد فی سبیل اللہ۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 197' طبع اوّل: فروری 2003ء)

اولیاء اللہ کا جینا اور مرنا

- اولیاء اللہ نے اپنے دلوں میں صرف اللہ تعالیٰ کو بسایا تھا۔ صرف اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دینے کو انہوں نے اپنی کُل سعی و جہد کا مطلوب و مقصود بنایا تھا۔ اسی کے لیے ان کا جینا اور اسی کے لیے ان کا مرنا تھا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 108' طبع دہم: اپریل 2019ء)

صوفیہ کبار اور اولیاء اللہ

- صوفیہ کبار اور اولیاء اللہ' یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے بدخواہوں کو دعائیں دیں' جن کے سینے انتہائی کشادہ تھے' جن کے دلوں میں لوگوں نے اپنے لیے شفقت و مودت اور محبت و رحمت کا دریا موجزن پایا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 111' طبع دہم: اپریل 2019ء)

خانقاہی نظام

- ہمارے ہاں بدقسمتی سے خانقاہی نظام میں سارا زور تزکیہ ہی پر رہ گیا۔ افراد کو مانجھے جاؤ' رگڑے جاؤ۔ پھر جن کا تزکیہ ہوا ہے' ان کو بھی اسی کام میں لگا دو کہ اور لوگوں کو مانجھیں رگڑیں' مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی کہ جن کو مانجھا اور رگڑا گیا ہے' ان کو کسی انقلابی عمل میں شریک کرنا ہے۔ یقیناً حضور ﷺ نے تزکیہ کیا' مگر تزکیہ کے بعد پھر افراد کو باطل کے ساتھ ٹکرا دیا۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 147' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

سائنس اور ٹیکنالوجی

سائنسی ترقی

❁ اور اب جتنی سائنسی ترقی ہو رہی ہے اور جو سائنسی انکشافات اور اکتشافات ہو رہے ہیں' ان کے نتیجے میں ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن مجید یہ بات اس انداز میں بہت پہلے کر چکا ہے۔ (عیسائیت اور اسلام: صفحہ 49' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

مظاہر فطرت

❁ سائنس کائنات کے تمام مظاہر فطرت کو ایسے بیان کرتی ہے کہ یہ خود کار نظام ہے اور اس میں طبیعی قوانین عمل پیرا ہیں۔ مثلاً بھاپ اُٹھی' ہوا اُسے اِدھر سے اُدھر لے گئی' بادل بنے اور بارش برسی۔ اس میں کہیں خدا کی مشیت' خدا کے ارادہ' خدا کے اذن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ (حقیقت واقسام شرک: صفحہ 64' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

بلیک ہولز

❁ آج نزولِ قرآن کے چودہ سو سال بعد ہمارے علم میں آیا ہے کہ اس کائنات میں بلیک ہولز ہیں' جو ستاروں کے سکڑ کر ختم ہو جانے کے نشانات ہیں۔ گویا ستارے ڈوب رہے ہیں' ان کی موت واقع ہو رہی ہے۔ کائنات میں کہیں ایک خلا پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اندر جو ویکیوم ہے' اس میں کھینچنے کی اتنی طاقت ہے کہ جو ستارہ اس کے قریب سے گزر جائے' اسے کھینچ کر اس قبر میں دفن کر دیتا ہے۔ یہ ہے وہ جگہ جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔ (تعارف قرآن: صفحہ 149' طبع اوّل: فروری 2006ء)

روحانی آنکھ

❁ سائنس اور ٹیکنالوجی میں تو بے پناہ ترقی ہوئی' لیکن اخلاق اور انسانیت کا دیوالیہ ہو گیا۔ اس اعتبار سے اگر تہذیبِ حاضر کو ''یک چشمی'' کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

اس لیے کہ اس کی مادی آنکھ تو چوپٹ کھلی ہوئی ہے' جب کہ روحانی آنکھ بالکل بند ہو چکی ہے۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 123' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

الساعۃ کے احوال

❁ کشش ثقل کا جو باہمی نظام ہے' اس کا معاملہ درہم برہم ہو جائے گا اور یہ بڑے بڑے کرے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرائیں گے اور چاند سورج میں دھنس جائے گا۔ تو یہ اس ''اَلسَّاعَۃُ'' کے ابتدائی احوال ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 284' طبع دہم: اپریل 2019ء)

سائنسی حقائق قرآن کے مطابق ہیں

❁ سائنسی علوم میں جتنی بھی ترقی اور ارتقاء آج تک ہوا ہے' اس حوالہ سے ایک بھی ایسی حقیقت اب تک سامنے نہیں آئی' جس سے قرآن کی بتائی ہوئی کوئی بات غلط ثابت ہوئی ہو۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 99' طبع اوّل: اپریل 2017ء)

سائنسی علوم کے اشارے

❁ سائنس اور ٹیکنالوجی قرآن حکیم کا موضوع نہیں ہے' قرآن مجید کتاب ہدایت ہے' سائنس کی کتاب نہیں ہے' البتہ اس میں سائنسی علوم کی طرف اشارے موجود ہیں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 180' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

جدید سائنس اور قرآن

❁ جدید سائنس جیسے جیسے ترقی کرے گی' قرآن میں سے نئے نئے ہیرے نکلتے چلے آئیں گے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 271' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

عالمگیر معاشرہ

❁ آپ کو معلوم ہے کہ سائنس کی حیرت انگیز ترقی اور ذرائع آمد و رفت اور نقل و حمل

میں بے پناہ اضافے کی بنا پر پورا عالم انسانی ایک شہر کے مانند ہو کر رہ گیا ہے اور مختلف ممالک کی حیثیت اس کے محلوں سے زیادہ نہیں رہی' لیکن فاصلوں کی یہ ساری کمی انسان کے خارج ہی میں وقوع پذیر ہوئی ہے' دلوں کے بُعد میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی' اور افرادِ نوعِ بشر اور اقوام وملل عالم کے مابین دوری جوں کی توں قائم ہے۔ اور یہ عجیب مخمصہ ہے جس میں عالم انسانی اس وقت گرفتار ہے کہ حالات کا شدید تقاضا تو یہ ہے کہ انسان باہم ایک دوسرے سے قریب ہوں اور دنیا میں جلد از جلد ایک عالمگیر معاشرہ اور ایک عالمی ریاست (world state) قائم ہو جائے' لیکن انسان کی تہی دستی اور تنگ دامانی کا عالم یہ ہے کہ ایسی کوئی قدرِ مشترک اسے نہیں مل رہی جو مشرق ومغرب کے فاصلے' گورے اور کالے کے امتیاز' اور نسلوں اور عقائد ونظریات کے فرق وتفاوت کی خلیجوں کو پاٹ سکے' یا کم از کم ایسا پل بن جائے جس پر سے گزر کر ابنائے نوعِ بشر ایک دوسرے سے بغل گیر ہو سکیں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 290' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

ستارہ شناسی اور دست شناسی

❁ وحی سے ہٹ کر طرح طرح کے اوہام ہیں' جیسے ستارہ شناسی اور دست شناسی ہے۔ یہ چیزیں ہمارے ہاں ''occult sciences'' کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی طرح ہمارے ہاں علم الاعداد (سائنس آف نمبرز) ہے۔ اگرچہ ان سب کو سائنس کا نام دے دیا گیا ہے لیکن ان کو ''occult sciences'' کہتے ہیں۔ قرآن کی راہنمائی یہ ہے کہ ان کے پیچھے نہ پڑو۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 334' طبع اوّل: جون 2005ء)

صحابۂ کرامؓ وصحابیاتؓ

صحابۂ کرام ﷺ کا وصفِ اوّل

❁ ان کا پہلا وصف یہ ہے: ﴿اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ ''کفار پر بہت سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔'' ظاہر ہے کہ جب وہ ایک ہیئتِ اجتماعی میں شریک ہو گئے تو اب ایک تفریق ہوئی ہے۔ ایک وہ ہیں جو اِس ہیئتِ اجتماعیہ میں شامل ہیں اور ایک وہ ہیں جو شامل نہیں ہیں' تو ان میں حدِ فاصل قائم ہو گئی۔ پھر یہ کہ جو آ گئے ہیں ان میں بھی حفظِ مراتب ہو گا' سب برابر تو نہیں ہوتے۔ ابوبکر صدیق ﷺ کا اپنا مقام و مرتبہ ہے' عمر فاروق ﷺ کا اپنا مقام و مرتبہ ہے۔ ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است!

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 68' طبع اوّل: جون 2006ء)

تفضیلِ صحابہؓ

❁ صحابہ کرام ﷺ کے اندر تفضیل تو ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں انبیاء و رُسل ﷺ کے بارے میں فرمایا گیا: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ ''یہ وہ رسول ہیں کہ بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی''۔ اسی طرح صحابہ ﷺ میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ ہمارے ہاں اہل سُنّت کے نزدیک یہ بات متفق علیہ ہے کہ بالکل چوٹی پر تو چار خلفائے اربعہ ہیں اور ان میں جو ترتیب خلافت ہے یہی ترتیبِ فضیلت ہے کہ خلیفۂ اوّل تمام صحابہؓ میں افضل ہیں' پھر خلیفۂ ثانی' پھر خلیفۂ ثالث اور پھر خلیفۂ رابع۔ اس کے بعد پھر چھ حضرات عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کے بعد پھر نیچے اتریں گے تو ۳۱۳ اصحابِ بدر ہیں۔ پھر ذرا اور نیچے اتریں تو ۱۴۰۰ یا ۱۸۰۰ اصحابِ بیعتِ رضوان ہیں۔ اس سے پھر ایک سیڑھی نیچے

اتریں تو وہ سب لوگ جو فتح سے پہلے ایمان لائے۔ (فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے یا فتح مکہ' اس میں اختلاف ہے) اور پھر اس کے بعد وہ سب صحابہؓ جو فتح کے بعد ایمان لائے۔ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 68' طبع اوّل: جون 2006ء)

فرضِ منصبی کا شعور

❁ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے فرضِ منصبی کا پورا شعور حاصل تھا' چنانچہ ان کے ایک ہاتھ میں قرآن تھا تو دوسرے میں تلوار۔ (انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اساسی منہاج: صفحہ 43)

صِدّیقین کی شخصیت

❁ جیسے ہی رسول کی دعوت کسی صدیق کا مزاج رکھنے والے شخص کے کان میں پہنچے گی وہ فوراً لبیک کہے گا' اسے کوئی دیر نہیں لگے گی' اس لیے کہ یہ اُس کی سلامتی عقل اور سلامتی فطرت کا تقاضا ہے' وہ خود پہلے سے گویا تیار ہے۔ میں تو اس کی مثال دیا کرتا ہوں' جیسے کوئی شخص وضو کر کے گھر میں بیٹھا ہو اور اذان کی آواز آئے تو یقیناً وہ مسجد کا رُخ کرے گا۔ صدیقین کی شخصیت میں بالکل اس طرح کی آمادگی پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ (اُمّ المسبّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 229' طبع اوّل: جون 2005ء)

صِدّیقین

❁ صدیقین وہ ہوتے ہیں جو نبی کی دعوت کو قبول کرنے میں والہانہ پیش قدمی کرتے ہیں اور قطعاً کوئی توقف نہیں کرتے۔ گویا انہیں اس کے بارے میں کوئی اشتباہ لاحق ہی نہیں ہوتا' چنانچہ نہ وہ کوئی اعتراض وارد کرتے ہیں' نہ کوئی جرح کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ آپ ہم کو دعوت دینے والے کون ہوتے ہیں؟ بلکہ ان کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ جیسے کوئی نمازی وضو کر کے نماز کے لیے تیار بیٹھا ہو اور صرف انتظار کر رہا ہو کہ جیسے ہی اذان کی آواز کان میں پڑے' وہ فوراً مسجد کا رُخ کرے۔ بالکل یہی کیفیت صدیقین کی ہوتی ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 201)

مقامِ صدّیقیت

- صدیقیت کا مقام نبوت سے قریب تر ہوتا ہے۔ چنانچہ جو مقام و مرتبہ حضور ﷺ کا ہے اس سے بالکل ملحق مقام و مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 230، طبع اوّل: جون 2005ء)

- حضرت ابوبکرؓ بلاشبہ صدیق اکبر ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور یہ جان لینا چاہیے کہ مقام صدیقیت، مقام نبوت سے بہت قرب رکھتا ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 120، طبع دوم: جولائی 2014ء)

- اگر کسی نے دل سے مال کی محبت کو کھرچ دیا ہو اور پھر اللہ پر ایمان لایا ہو تو وہ مرتبہ صدیقیت پر فائز ہو سکتا ہے۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 212، طبع اوّل: جون 2005ء)

صدّیق کے اوصاف

- صدیق کا پہلا وصف یہ ہے کہ اس میں عطاء اور جود و سخاوت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کی مشکلات کو دیکھ کر تڑپ اٹھتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے، بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ دوسرا وصف یہ ہے کہ اس کے اندر تقویٰ ہوتا ہے۔ وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتا، کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا، کسی پر دست درازی اور تعدّی نہیں کرنا چاہتا۔ اور تیسرا وصف یہ کہ وہ ہر اچھی بات کی تصدیق کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اس کے اندر تعصب نہیں ہوتا، عصبیت، ضد اور ہٹ دھرمی نہیں ہوتی۔ اس کے سامنے جب کوئی ایسی بات آتی ہے کہ اس کا دل گواہی دے کہ بات صحیح ہے تو اسے فوراً تسلیم کر لیتا ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ دوسرے کی بات مان لینے سے اس کی جیت اور میری ہار ہو جائے گی۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 221، طبع اوّل: جون 2005ء)

- صدیق سے مراد ہے انتہائی راست گو، راست باز، راست رو انسان، کہ جو ہر اچھی بات کی تصدیق کے لیے ہر وقت آمادہ رہے۔ اور اصطلاحاً اس سے مراد وہ سلیم

الفطرت لوگ ہیں کہ جن کے لیے نبی کی دعوت ہرگز اجنبی نہیں ہوتی۔ جیسے ہی نبی کی دعوت اُن کے کانوں تک پہنچتی ہے' اُنہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ان کے دل کی آواز ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 516' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

❁ صدیقین کے اوصاف میں سے چوٹی کے دو اوصاف یہ ہیں کہ وہ ہر حال میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے اور مصیبت و ابتلا میں اور میدانِ قتال میں استقامت و مصابرت کا مظاہرہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 274' طبع دوم: جولائی 2014ء)

حضرت ابوبکر صدیقؓ

❁ میرے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قربانیوں میں سب سے بڑا ایثار یہی تھا کہ انہوں نے اپنی شخصیت کی کامل نفی کر کے اس کو نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس میں گم کر دیا تھا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 318' طبع دوم: جولائی 2014ء)

قرآن مجید کا جمع کرنا

❁ ایک اور بہت بڑا احسان جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُمتِ مسلمہ پر فرمایا' وہ ہے قرآن مجید کا جمع کرنا۔ (رسول کامل ﷺ: صفحہ 65' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

انسانیت کی معراج

❁ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلافتِ راشدہ کی صورت میں اسلام کا جو نظام عدل اجتماعی قائم کیا' وہ انسانیت کی معراج ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 69' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

گاندھی کی وزارتوں کو ہدایت

❁ آنجہانی گاندھی نے 1937ء میں وزارتوں کو یہ ہدایت جاری کی تھی کہ اپنی حکومت

کے لیے صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کے دورِ حکومت کو بطور نمونہ سامنے رکھا جائے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 69، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

قریب سے قریب تر

❁ جو اپنے جذبہ سے جتنا قریب آ گیا، جس نے جتنی محنت کی، جس نے جتنی قربانیاں دیں، جس نے زیادہ وقت صرف کیا، جس نے اپنے آپ کو جتنا چمٹا لیا محمد ﷺ سے اتنا ہی وہ قریب ہوتا چلا گیا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 69، طبع اوّل: جون 2006ء)

مرتبہ صدّیقیت یا مرتبہ شہادت کا راستہ

❁ جو لوگ اس مشکل گھاٹی کو عبور کر جائیں، یعنی مال کی محبت سے نجات حاصل کر لیں اور پھر ایمان کے زیور سے آراستہ ہوں تو اُن کے لیے مرتبہ صدیقیت یا مرتبہ شہادت تک رسائی حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہے۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 214، طبع اوّل: جون 2005ء)

صدّیقیتِ کبریٰؓ

❁ صدیقیتِ کبریٰ کے مقام پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا فائز ہیں۔ اسی لیے ان کے نام کے ساتھ لفظ "کبریٰ" لگا ہوا ہے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے قدموں میں اپنی ساری دولت، نچھاور کر دی، اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنی پوری دولت حضور ﷺ کے قدموں میں ڈال دی کہ جس طرح چاہیں اور جہاں چاہیں استعمال کیجیے۔ حضور اکرم ﷺ کی تصدیق میں جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لحظہ کا توقف بھی نہیں کیا، ایسے ہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بھی لحظہ بھر کے توقف کے بغیر آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ بلکہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ حضور ﷺ پر پہلے ایمان لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں یا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا! میں تو دعوے سے کہتا ہوں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اس لیے کہ غارِ حرا سے اتر کر حضور ﷺ پر جو خوف کی کیفیت تھی

اور لرزہ طاری تھا' تو یہ پہلا تجربہ آپ ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ کو ہی بتایا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے جا کر پہلے اپنے کسی دوست یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا ہو۔ بلکہ آپ ﷺ زَمِّلُونی زَمِّلُونی کہتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے تسلی دی کہ نہیں' اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ تو درحقیقت امت کی عورتوں میں سب سے اونچا مقام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہم پلہ شخصیت وہی ہیں۔

(اُمّ المستبحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 223' طبع اوّل: جون 2005ء)

صِدّیقۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

- جس طرح صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' اسی طرح الصدیقۃ الکبریٰ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 28' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

- حضرت مریم کے بارے میں قرآن حکیم میں ''صدیقہ'' کا لفظ آیا ہے ﴿وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ﴾۔ اِس اُمّت کی صدیقۃ الکبریٰ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 28' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

- اُمّت کی عورتوں میں سب سے اونچا مقام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 543' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

- عورتوں کی زندگیوں کا جو خالص نسوانی اور صنفی پہلو ہے اس اعتبار سے ظاہر بات ہے کہ حضور ﷺ تو ان کے لیے مکمل نمونہ نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ آپؐ بہرحال مرد ہیں تو وہ اُسوہ اللہ نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ذریعے سے فراہم کیا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 659' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

تعلیم و تربیت کا اعلیٰ نمونہ

- صحابہ کرامؓ جناب محمد ﷺ کی تربیت کا شاہکار ہیں' یہ حضور ﷺ کی دعوت'

تعلیم، تلقین، تربیت اور تزکیہ کے اعلیٰ ترین نمونے ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

(مثیلِ عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 27، طبع اوّل: جون 1995ء)

نیتوں کا جائزہ

❁ جنگ کے دوران بھی جب مرو یا مارو کی کیفیت ہوتی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اندر جھانکتے اور اپنی نیتوں کا جائزہ لیتے تھے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 98، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

صحابہ کرامؓ کی پیروی

❁ اگر کسی کے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ہوگی تو وہ ان کی پیروی کرے گا اور جو ان کی پیروی کرے گا، وہ نجات پا جائے گا۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 373، طبع ششم: اپریل 2015ء)

صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا نقشہ

❁ ایک طرف قرآن کو دوسروں تک پہنچانا، اس کے نورِ ہدایت کو عام کرنا اور دوسری جانب اللہ کے دین کے غلبے کے لیے اللہ اور اس کے دین کے دشمنوں سے جہاد اور قتال، یہ تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا نقشہ!

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 175، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

عمر فاروقؓ کا دبدبہ

❁ کہاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے جو حجرے میں رہتے تھے، لیکن ان کے نام سے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کے اندر لرزہ طاری ہوتا تھا، کہاں یہ عالم کہ عیاشیاں ہیں، ایوان سجا رکھے ہیں، لیکن دنیا کے اندر ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 292، طبع اوّل: جون 2005ء)

جلالی طبیعت

❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قدرت کی طرف سے جلالی طبیعت ودیعت ہوئی تھی۔ اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد آپؓ کی اس کیفیت میں کافی اعتدال آ گیا

تھا لیکن کبھی کبھار دین کی حمیت کے باعث اس جلالی طبیعت کا غلبہ ہو جاتا تھا۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 209، طبع اوّل: جون 1987ء)

یوم شہادت حضرت عمر فاروقؓ

❁ دوسرے خلیفہ راشد امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن یکم محرم الحرام ہے، وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کے متعلق آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے''۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(سانحہ کربلا: صفحہ 8، طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

حضرت عثمان ذوالنورینؓ

❁ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ پہلے مردِ صالح ہیں جو امام وقت، خلیفہ راشد اور امیر المومنین ہوتے ہوئے مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(شہید مظلوم حضرت عثمان ذوالنورینؓ، صفحہ 48، طبع اوّل، دسمبر 1973ء)

❁ آج ہم جس قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، وہ امت تک بہ کمال و تمام صحت کے ساتھ حضرت عثمانؓ ہی کی بدولت منتقل ہوا۔

(شہید مظلوم حضرت عثمان ذوالنورینؓ، صفحہ 48، طبع اوّل، دسمبر 1973ء)

خلفاء ثلاثہ کے بعد افضل ترین انسان

❁ خلفاء ثلاثہ حضرات ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے بعد حضرت علیؓ پوری اُمّت میں افضل ترین انسان ہیں۔ (خطبات سیرت: صفحہ 194، طبع اوّل: مئی 2017ء)

دو عظیم ترین شہداء اور صدیقین

❁ اس اُمّت کے دو عظیم ترین شہداء ہیں حضرت حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔ اور اس اُمّت کے دو عظیم ترین صدیقین ہیں حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 202، طبع اوّل: جون 2005ء)

ایک درخت کے پھل

❁ کوئی چاہے حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی سیرت کو داغدار کرے، چاہے علی رضی اللہ عنہ کی سیرت کو، بات تو ایک ہی ہے، چاروں ایک ہی درخت کے پھل ہیں، چاہے اِدھر سے تیر چلا دو، چاہے اُدھر سے، چلا دو، وہ تیر پہنچے گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر۔ (مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 27، طبع اوّل: جون 1995ء)

دشمنوں کا آلہ کار کون؟

❁ خود کو سُنّی کہنے والا جو شخص بھی ان حضرات (حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرات حسنین اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کی ذات پر بھی حملہ کرے گا، ان کی نیتوں پر کسی شک کا اظہار کرے گا یا ان کے بارے میں کوئی الزام تراشی کرے گا، میرے نزدیک اسے سُنّی کہلانے کا حق قطعاً نہیں ہے، کیونکہ جو بھی یہ کام کرتا ہے وہ گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمنوں کا آلہ کار بن رہا ہے۔

(مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 27، طبع اوّل: جون 1995ء)

حضرت علیؓ

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فصاحت و بلاغت اور علم سے کون انکار کر سکتا ہے؟ آپؓ کا شمار چوٹی کے فقہاء صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ دوسری طرف آپؓ مردِ میدان ہیں، تلوار کے دھنی ہیں۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 237، طبع اوّل: جون 2005ء)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے حلیم الطبع، صُلح جو اور نرم مزاج کے مالک تھے۔

(مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 23، طبع اوّل: جون 1995ء)

جامعیتِ کبریٰ

❁ ایک طرف شجاعت و بہادری اور دوسری طرف فصاحت و بلاغت، ادبیت، شاعری،

اس اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرامؓ میں چوٹی کے آدمی ہیں۔ چنانچہ میرے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جامعیتِ کبریٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

(اُمّ المسبّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 239' طبع اوّل: جون 2005ء)

عربی گرامر کے موجد

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن گنتی کے چند صحابہؓ میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عربی گرامر کے موجد ہیں' علم نحو کے ابتدائی اصول آپؓ ہی کی طرف منسوب ہیں۔

(مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 32' طبع اوّل: جون 1995ء)

کاتبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو مکاتب و فرامین لکھے جاتے تھے' ان میں سے بعض کو تحریر کرنے کا شرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں بھی آیا' حدیبیہ کا صلح نامہ آپؓ ہی نے تحریر کیا تھا۔ (مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 36' طبع اوّل: جون 1995ء)

علوم و معارف کے سرچشمہ سے سیرابی

❁ اسلام کے علوم و معارف کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سرچشمہ سے پوری طرح سیرابی حاصل کی۔ آپؓ نہ صرف حافظ و قاری قرآن تھے بلکہ علوم قرآنی سے بھی آپؓ کو خصوصی شغف تھا۔ بالخصوص آیات کے شانِ نزول کے علم میں آپؓ گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ آپؓ کا شمار مفسرین کے اعلیٰ طبقہ میں ہوتا ہے۔

(مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 36' طبع اوّل: جون 1995ء)

نیابتِ عمرؓ

❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنایا' جب وہ اپنے دورِ

خلافت میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔

(مثیل عیسیٰؑ۔علی مرتضیٰؓ: صفحہ 43، طبع اوّل: جون 1995ء)

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس کی فتح کے موقع پر یروشلم تشریف لے گئے تو مدینہ میں اپنا نائب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کو بنا کر گئے۔

(مثیل عیسیٰؑ۔علی مرتضیٰؓ: صفحہ 43، طبع اوّل: جون 1995ء)

انتظامی محکمے

- خلافت فاروقی میں جتنے بھی حکومت کے انتظامی محکمے قائم ہوئے، ان میں سے اکثر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فہم و فراست کے رہین منت ہیں۔

(مثیل عیسیٰؑ۔علی مرتضیٰؓ: صفحہ 44، طبع اوّل: جون 1995ء)

بنتِ علیؓ سے حضرت عمرؓ کا نکاح

- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نورِ چشم اُمّ کلثوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

(مثیل عیسیٰؑ۔علی مرتضیٰؓ: صفحہ 44، طبع اوّل: جون 1995ء)

حضرت حسینؓ

عزیمت کا ایک کوہِ گراں، پیکرِ شجاعت، سراپا استقامت

(سانحہ کربلا: صفحہ 35، طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

سانحہ کربلا

- واقعہ کربلا دردناک بھی ہے اور افسوس ناک بھی۔

(سانحہ کربلا: صفحہ 25، طبع اوّل: اکتوبر 1983ء)

حضرت امیر معاویہؓ

- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کو اگرچہ ہم دورِ خلافتِ راشدہ میں شامل

نہیں سمجھتے' لیکن آپؓ بہر حال صحابی رسول ﷺ ہیں' کاتب وحی ہیں' اپنی ذات کے اعتبار سے ایک صحابیؓ کی حیثیت سے جو اُن کا منصب ہے' اس پر انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی۔ (اُمّ المسبّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 29' طبع اوّل: جون 2005ء)

حضرت بلالؓ

❁ اُمیّہ بن خلف نے حضرت بلالؓ کو اس طرح وحشیانہ طور پر مارا ہے کہ اس طرح حیوانوں کو بھی نہیں مارا جاتا۔ کیا بلالؓ نے کہیں چوری کر لی تھی یا اس کی بیٹی کی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا؟ نہیں' وہ صرف یہ کہتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 54' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

سیدنا بلالؓ

❁ بلال حبشیؓ اس مقام تک پہنچ گئے کہ عمر فاروقؓ انہیں ہمیشہ ''سیدنا بلال'' (ہمارے آقا بلال) کہا کرتے تھے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 43' طبع اوّل: جون 1987ء)

خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن العاصؓ

❁ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے دورِ نبوت اور بعد ازاں دورِ خلافتِ صدیقی و فاروقی میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے کہ رہتی دنیا تک بھلائے نہیں جاسکتے۔ (منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 221' طبع اوّل: جون 1987ء)

دحیہ کلبیؓ

❁ قیصر روم کے دربار میں حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نامہ مبارک دے کر بھیجے گئے۔ یہ وہ صحابی ہیں' جن کے بارے میں روایت آتی ہے کہ وہ شکل و صورت میں نبی اکرم ﷺ سے بہت مشابہ تھے اور نہایت حسین تھے۔ حضرت جبرائیلؑ جب بھی انسانی شکل میں تشریف لاتے تھے تو حضرت وحیہ کلبیؓ کی شکل میں آتے تھے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 306' طبع اوّل: جون 1987ء)

عدل وقسط

عدل وقسط کا قیام

❁ اللہ کی یہ شان اور یہ صفت ہے کہ وہ عدل وقسط قائم کرنے والا ہے۔ اُس نے روزِ جزا کا معاملہ رکھا ہی اس لیے ہے کہ عدل وقسط قائم ہو۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 287، طبع اوّل: جون 2005ء)

❁ یہ بھی اللہ کا حکم ہے کہ دین کے لیے جہاد کرو، کلمہ حق کہو، عدل وقسط پر قائم رہو، حق کے علمبردار بن جاؤ، انصاف کے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ اور اللہ کے دین کو قائم کرو۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 5، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

نظامِ اجتماعی

❁ کسی بھی معاشرے میں جو نظام اجتماعی قائم ہے، وہ اگر انصاف اور عدل وقسط پر مبنی نہیں ہے تو اس معاشرے میں نہ تو اصلاح کی کوئی شکل پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی اصلاح کی کوشش کامیاب ہو سکتی ہے۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 105، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

اسلام کا عادلانہ نظام

❁ حکومتِ وقت کسی ایسی تحریک کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کرتی، جس کے کامیاب ہونے کے نتیجہ میں سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ استحصالی نظام ختم ہو جائے اور اسلام کا عادلانہ ومنصفانہ نظام قائم ہو جائے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 375، طبع اوّل: جون 1987ء)

میزان

❁ انسان کو زندگی گزارنے کا جو نظام اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے وہ نظام ایک میزان ہے،

جس میں حقوق وفرائض کا توازن ہوتا ہے کہ فلاں کا یہ حق ہے اور یہ اس کا فرض یا اس کی ذمہ داری ہے۔

(اُمّ المسبّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 282' طبع اوّل: جون 2005ء)

اجتماعی عدل وقسط

❁ جنّت ودوزخ اور جزا وسزا کا جو تصوّر قرآن مجید دیتا ہے' اس سے مقصود صرف یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان کی معاشرتی' سماجی' سیاسی' معاشی الغرض پوری اجتماعی زندگی عدل وقسط پر قائم ہو جائے اور انسان دنیا میں امن وسکون کے ساتھ بہتر طریق پر زندگی بسر کر سکے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 257' طبع دہم: اپریل 2019ء)

عدل وقسط پر مبنی نظام

❁ پوری دنیا میں کوئی ایک ملک بھی ہم ایسا نہیں دکھا سکتے جہاں ہم نے اسلام کا عدل وقسط پر مبنی نظام قائم کیا ہو۔ سعودی عرب میں نماز' روزہ' حج' عمرے سب کچھ ہے' لیکن کیا اللہ کا دین قائم ہے؟ کیا بادشاہت کا نظام اور ملکی دولت کے اوپر ایک خاندان کا قبضہ اور ارب ہا ارب ڈالر کا ایک ایک محل بنانا اسلام ہے؟ اگر یہ اسلام ہے تو پھر اس کی نوعِ انسانی کو کوئی ضرورت نہیں۔ اس اسلام کو تو نوعِ انسانی بہت عرصے پہلے ترک کر چکی ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 373' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

حقیقی نظامِ عدلِ اجتماعی

❁ حقیقی نظامِ عدلِ اجتماعی صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے ذریعے سے نوعِ انسانی کو عطا فرماتا ہے' جسے ہم دین وشریعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 349' طبع دوم: جولائی 2014ء)

شک کا فائدہ

❁ موجودہ دنیا میں ملزم کو شک کا فائدہ دینے کا جو اصول رائج ہے' یہی درحقیقت ابتداءً

رحمۃ للعالمین ﷺ ہی کا عطا کردہ ہے۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 31، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

فیصلہ کا اہم اصول

- یہ اصول بھی حضور ﷺ ہی کا دیا ہوا ہے کہ جب تک دونوں فریقین کی بات نہ سن لو فیصلہ نہ کرو۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 31، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

لاتوں کے بھوت

- جو اپنے حق سے زائد لے رہے ہیں وہ کبھی چاہیں گے کہ عدل وقسط کی میزان قائم ہو، نصب ہو؟ اور یہ وہ لوگ ہیں جو چاہے دلیل سے قائل بھی ہو جائیں بالفعل مانیں گے کبھی نہیں۔ یہ لاتوں کے بھوت ہیں، باتوں سے کبھی ماننے والے نہیں۔

(جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 157، طبع ششم: اپریل 2015ء)

ظلم و ناانصافی کا نتیجہ

- ناانصافی، ظلم اور عدوان سے انسان میں منفی جذبات پیدا ہوتے ہیں، اس سے دلوں میں کدورت اور نفرت وجود میں آتی ہے اور عداوت اور انتقام کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 105، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

عذابِ الٰہی

عذابِ الٰہی کے کوڑے

❁ سقوطِ ڈھاکہ اور عرب اسرائیل جنگوں میں جو مسلمانوں کو شکستیں ہوئیں، یہ عذاب الٰہی کے کوڑے ہیں جو ہماری پیٹھ پر برس رہے ہیں۔

(رسولِ کامل ﷺ: صفحہ 79، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

تنبیہات کے کوڑے

❁ ہم پر تنبیہات کے کوڑے مختلف عذابوں کی شکل میں برس رہے ہیں، لیکن حیف کہ ہماری نگاہوں سے غفلت کے پردے نہیں چھٹ رہے اور ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کو تیار نہیں۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 70، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

گیہوں کے ساتھ گھن

❁ جس طرح چکی میں گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے، اسی طرح جب کسی قوم پر دنیا میں اجتماعی عذاب آتا ہے تو اس کی لپیٹ میں بدکاروں اور بدمعاشوں کے ساتھ ساتھ بے گناہ لوگ بھی آجاتے ہیں۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 154، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

عذابِ الٰہی کی وجہ

❁ اِس وقت عالمی پیمانے پر اُمتِ مسلمہ جس زبوں حالی کا شکار ہے، یہ اصل میں عذابِ الٰہی ہے، جس میں ہم مبتلا ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم زمین پر اللہ کے دین کے نمائندے بنائے گئے تھے، لیکن ہم آج پوری دنیا میں کوئی ایک ملک بھی بطورِ ماڈل ایسا نہیں دکھا سکتے، جس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکیں کہ لوگو آؤ، دیکھو یہ ہے نظام مصطفیٰ ﷺ۔ (رسولِ اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 417)

عذابِ الٰہی سے نکلنے کی صورت

❁ آج پوری امت عذابِ الٰہی سے صرف اسی صورت میں نکل سکتی ہے کہ کم از کم کسی ایک ملک میں اللہ کے دین کو قائم کر کے پوری دنیا کو دعوت دے سکے کہ آؤ دیکھو یہ ہے اسلام! اس کی برکتیں دیکھو۔ اس کی سعادتیں دیکھو۔ یہاں کی مساوات اور یہاں کا بھائی چارہ دیکھو۔ یہاں کی آزادی دیکھو۔ یہاں کا امن وامان دیکھو!! اگر ہم یہ نہ کر سکے تو پھر اللہ کا عذاب سخت سے سخت تر ہوگا۔ عذاب کی شدت بڑھے گی' گھٹے گی نہیں۔

(رسولِ اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 468' طبع دوم: جولائی 2014ء)

عالمِ عرب پر عذابِ خداوندی

❁ عالمِ عرب پر عذابِ خداوندی کے کوڑے برسیں گے۔ اس لیے کہ ان پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہوا تھا۔ رسول عربی محمد رسول اللہ ﷺ ان میں سے تھے۔ پھر یہ کہ ان کی زبان میں اللہ نے اپنی آخری کتاب نازل فرمائی۔ ہم تو چٹائی توڑ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عربی سیکھ کر قرآن کو سمجھ سکتے ہیں' لیکن ان کی یہ مادری زبان ہے۔

(رسولِ اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 468' طبع دوم: جولائی 2014ء)

علماءِ کرام

علماء کرام کا کردار

❁ علماء کرام کا کردار مثبت اور منفی دونوں اعتبارات سے یعنی مثبت طور پر پاکستان میں اسلامی دستور وقانون کے نفاذ واجراء اور منفی اعتبار سے اسلام کے مسلّمہ اعتقادات وتعلیمات کے خلاف اُٹھنے والے فتنوں کے سدّباب' دونوں پہلوؤں سے ہرگز مایوس کن نہیں' بلکہ الحمدللہ! نہایت روشن اور تابناک رہا ہے۔ (استحکام پاکستان' صفحہ 100)

تحریکِ ختمِ نبوت میں علماء کرام کا کردار

❁ عقیدہ ختم نبوت کی فصیل میں نقب لگانے والوں کے خلاف 1953ء اور 1974ء میں علماء کرام نے جس اتحاد واتفاق کا ثبوت دیا' وہ بھی ہماری تاریخ کا نہایت تابندہ ودرخشندہ باب ہے۔ (استحکامِ پاکستان: صفحہ 100' طبع اوّل' مارچ 1986ء)

علماء پر اعتماد

❁ پاکستان کے مسلمان دین کے معاملے میں اصل اعتماد علماء ہی پر کرتے ہیں۔

(اسلام اور پاکستان: تاریخی' سیاسی' علمی اور ثقافتی پس منظر' طبع اوّل' جنوری 1983ء)

امتیازی مقام

❁ برصغیر پاک وہند کو پورے عالم اسلام میں ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ چنانچہ علماء دین کو جس قدر اثر ورسوخ یہاں کے مسلمان عوام پر حاصل ہے وہ دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتا' اور راسخ العقیدہ اسلام جتنی مضبوط جڑیں یہاں رکھتا ہے کہیں اور نہیں رکھتا۔ (سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 48' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتے

❁ طبقہ علماء میں سے اسیر مالٹا شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ ایسی عظیم شخصیت' جدید تعلیم یافتہ

لوگوں میں سے علامہ اقبالؒ ایسا مفکر ملت اور حکیم الامت، پھر مولانا الیاسؒ ایسا عظیم مبلغ اور مولانا مودودیؒ ایسا عظیم مصنف پورے عالم اسلام میں کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتا۔ (سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 132)

علماءِ حق

- علمائے حق کے بغیر دین کا کوئی تصور ہی نہیں، لہٰذا ہر دور، ہر زمان، ہر مکان میں علمائے حقانی بھی لازماً موجود رہیں گے۔ (جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 338)
- دنیا کبھی بھی علماء حق سے خالی نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہوگی۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 96، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

عام علماء کا حال

- بدقسمتی سے ہمارے عام علماء کا حال یہ ہے کہ انہوں نے عربی علوم تو پڑھے ہیں، عربی مدارس سے فارغ التحصیل ہیں، مگر وہ آگے بڑھنے کی صلاحیت سے عاری ہیں۔ انہوں نے سائنس نہیں پڑھی، وہ جدید علوم سے واقف نہیں، وہ نہیں جانتے آئن سٹائن کس بلا کا نام ہے اور اس شخص کے ذریعے طبیعیات کے اندر کتنی بڑی تبدیلی آگئی ہے۔ نیوٹونین ایرا کیا تھا اور آئن سٹان کا دور کیا ہے، انہیں کیا پتہ! آج کائنات کا تصور کیا ہے، ایٹم تو پرانی بات ہوگئی، اب تو انسان نیوٹرون پروٹون سے بھی کہیں آگے کی باریکیوں تک پہنچ چکا ہے۔ اب ان چیزوں کو نہیں جانیں گے تو ان حقائق کو صحیح طور پر سمجھنا ممکن نہیں ہوگا۔ مظاہر طبیعی کا معاملہ تو آگے سے آگے جا رہا ہے۔ اس کی تعبیر جدید سے جدید ہونی چاہیے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 204، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

مولانا ابوالکلام آزادؒ

- حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ سے بعض ساتھی علماء نے پوچھا: ''حضرت آپ الہلال کا اتنا گہرا مطالعہ کرتے ہیں، حالانکہ اس میں تصویریں ہوتی ہیں''۔ حضرت شیخ الہندؒ نے جو جواب دیا وہ اس بات کا آئینہ دار ہے کہ حضرت شیخ الہندؒ کس نظر سے

مولانا آزادؒ کو دیکھتے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے پہلے تو یہ شعر پڑھا ؎

کامل اس طبقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے!

پھر فرمایا کہ میاں تم اس بات کو دیکھتے ہو کہ اس میں تصویریں ہوتی ہیں' تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ وہ فریضہ جہاد جس سے ہم لوگ غافل تھے اس کو سب سے پہلے جس شخص نے یاد دلایا ہے وہ یہی ابوالکلام آزاد ہیں۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 269' طبع ششم: اپریل 2015ء)

مولانا ابوالکلام آزادؒ کے کردار کی خوبی

❁ مولانا ابوالکلام آزادؒ اپنے مخالف کو کبھی برا کہنا جانتے ہی نہیں تھے۔ مولانا کے متعلق لوگوں نے کیا کچھ نہیں کہا' ان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا' لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک مرتبہ بھی کبھی مَیں نے مولانا کی زبان سے قائداعظم یا لیاقت علی خان یا مسلم لیگ کے کسی دوسرے لیڈر یا خود مسلم لیگ کے متعلق بدگوئی سنی ہی نہیں۔ ان میں اس قدر وسعتِ ظرف تھی کہ کبھی کسی کی برائی نہیں کرتے تھے' کبھی غیبت نہیں کرتے تھے۔ (مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ)

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 275' طبع ششم: اپریل 2015ء)

مرتد کا حکم

❁ مرتد کا حکم اسلام سے پھرنے والے پر لگے گا۔ اگر کوئی یہودی عیسائی ہو جائے یا ہندو عیسائیت اختیار کر لے تو اُن سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا۔ یہ چونکہ بہت اہم معاملہ ہے۔ لہٰذا اس پہلو پر علماء نے بہت توجہ صرف کی ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 47' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

قیصر روم

❁ قیصر روم کے بارے میں مستند تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بہت بڑا عالم تھا۔

(منہج انقلابِ نبوی ﷺ: صفحہ 308' طبع اوّل: جون 1987ء)

عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی

عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی

❁ ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ ہم اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور جائزہ لیں کہ کیا واقعتاً ہم اللہ کی راہ میں اپنے جذبات واحساسات کی قربانی دے سکتے ہیں' کیا واقعتاً ہم اپنی محبوب ترین اشیاء اللہ کی راہ میں قربان کر سکتے ہیں؟ کیا واقعتاً ہم اللہ کے دین کی خاطر اپنے وقت کا ایثار اور اپنے ذاتی مفادات کی قربانی دے سکتے ہیں؟ اپنے دُنیوی تعلقات' اپنے رشتے اور اپنی محبتیں اللہ اور اس کے دین کی خاطر قربان کر سکتے ہیں؟ اگر ہم یہ سب کر سکتے ہیں تو عید الاضحیٰ کے موقع پر کی گئی قربانی بڑی مبارک ہے۔ (ملفوظات ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 42)

محبوب ترین شے کی قربانی

❁ اللہ تعالیٰ کو ایک بندۂ مؤمن سے مطلوب یہ ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیز بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہو۔

(عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 8' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

❁ جو جانور ہزاروں سال سے عید الاضحیٰ کے موقع پر ذبح ہوتے ہیں' یہ ایک اعتبار سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ ہیں اور دوسرے اعتبار سے ان کا مفاد یہ ہے کہ اُمّت مسلمہ کے ہر فرد کے دل میں یہ جذبہ ہر سال تازہ ہوتا رہے کہ وہ متاعِ دنیا کی محبوب ترین شے بھی اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔

(عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 33' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

قربانی کی روح

❁ اگر ہم اللہ کے دین کے لیے کوئی ایثار کرنے کے لیے تیار نہیں تو جانوروں کی یہ

قربانی ایک خول اور ڈھانچہ ہے، جس میں کوئی روح نہیں۔

(عیدالاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 41، طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

عیدالاضحیٰ اور قربانی

- قربانی کو عیدالاضحیٰ کی صورت میں روئے زمین کے ان تمام لوگوں کے عام کر دیا گیا جو اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کی راہ اختیار کر کے گویا ابراہیم علیہ السلام ہی کی معنوی ذُرّیت میں شامل ہو گئے ہیں، قطع نظر اس سے کہ ان کا کوئی صلبی و نسلی تعلق ان سے ہے یا نہیں۔

(عیدالاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 54، طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

آسائشوں کی قربانی

- جو لوگ فوری لذتوں کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور فوری آسائشوں کو قربان نہیں کر سکتے، وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 282، طبع دہم: اپریل 2019ء)

عبادات

نماز کی حقیقت

❁ نماز آپ نے جیسے تیسے پڑھی' وہ ادا تو ہوگئی' لیکن اگر اس میں خشوع وخضوع اور استحضار نہ ہوا' اللہ کی طرف انابت ہی نہ ہوئی' اُس کی طرف توجہ ہی نہ ہوئی تو بات وہی ہوئی کہ نماز پڑھی تو ہے مگر نماز کی حقیقت حاصل نہ ہوئی۔

(قرآن کا لائحہ عمل: صفحہ 36' طبع اوّل اکتوبر 2004ء)

نماز: زندگی کا محور

❁ نماز کو اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں قائم کر لے تو اس کی زندگی گویا ایک حصار میں آجاتی ہے' ایک کھونٹے سے بندھ جاتی ہے۔ پھر اس کے سارے پروگرام اس نماز کے حوالے سے طے ہوں' اس کی appointments اگر ہوں گی تو نماز کے اوقات کو مدّنظر رکھ کر ہوں گی' اس کے شب و روز کے معمولات میں فیصلہ کن چیز نماز ہوگی۔ لہٰذا پوری انسانی زندگی کو شکنجے میں کس لینے والی شے نماز ہے۔

(تعمیر سیرت کی اساسات اور قرآن کا انسان مطلوب: صفحہ 19' طبع اوّل: اپریل 1997ء)

خشوع وخضوع والی نماز

❁ نماز بہتر سے بہتر ہو اور بڑی عمدگی سے پڑھی جائے۔ اس میں خشوع وخضوع ہو' تعدیلِ ارکان کا لحاظ رکھا جائے۔

(اسلام' ایمان اور احسان: صفحہ 62)

ہمہ تن اللہ کے سامنے جھکنا

❁ جو شخص نماز پڑھتا ہے وہ ہمہ تن اللہ کے سامنے جھکتا ہے' جس کا نقطۂ آغاز ہے ادب کے ساتھ جھک کر کھڑے ہونا' اور پھر درمیانی مقام ہے حالتِ رکوع' اور اس کی انتہا ہے حالتِ سجدہ۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 283)

عبادتِ الٰہی

- عبادتِ الٰہی کا مطلب ہے' محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر ہمہ تن اور ہمہ جہت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا۔ (اسلام' ایمان اور احسان: صفحہ 63' طبع اوّل: نومبر 2010ء)
- عبادت یعنی ہمہ تن' ہمہ وقت اور ہمہ جہت اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کرنا آسان کام نہیں ہے' اس کے لیے مدد کی ضرورت ہے۔ نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج اسی کام کے لیے مدد فراہم کرتے ہیں۔ (اسلام' ایمان اور احسان: صفحہ 63' طبع اوّل: نومبر 2010ء)

حقوق اللہ اور حقوق العباد

- اللہ کے ساتھ جوڑنے والی سب سے بڑی عبادت نماز ہے اور بندوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے والی شے زکوٰۃ ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 133' طبع اوّل: فروری 2006ء)

محبّت اور شوق کا جذبہ

- عبادت کا حقیقی مفہوم یہ ہوگا کہ شوق اور محبت کے جذبے کے ساتھ کسی کے سامنے اپنے آپ کو بچھا دینا۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 19' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

حج کی جامعیت

- حج میں وہ تمام چیزیں جمع ہو گئی ہیں جو نماز' زکوٰۃ اور روزے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس میں یادِ الٰہی بھی ہے' وقتی طور پر علائق دنیوی سے کٹ جانا بھی ہے' انفاقِ مال بھی ہے' جسمانی مشقت بھی ہے اور نفس کے تقاضوں کو ضبط میں رکھنے کی مشق بھی ہے۔ چنانچہ حج ایک انتہائی جامع عبادت ہے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 38)

قرآن کی دعوت کا خلاصہ

- تمام انبیاء و رسل علیہم السلام اور قرآن کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرے' اُس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرے۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 129' طبع اوّل: مئی 2017ء

نمازِ تہجد

- تہجد کی نماز نبی اکرم ﷺ کے لیے اوّلاً فرض کا درجہ رکھتی تھی، لیکن بعد میں اسے نفل کا درجہ دے دیا گیا۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 197، طبع اول: اپریل 2017ء)

عبادت کی قبولیت کی شرطِ لازم

- اللہ کی بندگی پورے خلوص و اخلاص کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اس میں کوئی ریاکاری نہ ہو اور اللہ کی رضا کے سوا کوئی اور چیز مطلوب و مقصود کے درجے میں نہ آجائے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 139، طبع دہم: اپریل 2019ء)

نظامِ صلوٰۃ میں محافظت و مداومت

- نظامِ صلوٰۃ کے متعلق یہ بات جان لیجیے کہ اس میں اہم ترین چیز محافظت اور مداومت ہے۔ اس نظام کو مستقل قائم و دائم رکھنا ہے۔ یہ نہیں کہ جب چاہا نماز ادا کر لی اور جب چاہا گول کر دی۔ یا جب جی چاہا نماز تو پڑھ لی لیکن اوقات کی پابندی نہیں کی گئی، یا بلا کسی عذر اور مجبوری کے گھر میں ہی ادا کر لی، مسجد میں حاضر نہیں ہوئے تو یہ طرزِ عمل اقامتِ صلوٰۃ کے تقاضوں کے منافی ہے، اس طرح اس کی اجتماعی مصلحتیں اور حکمتیں بالکل ضائع ہو جائیں گی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 319، طبع دہم: اپریل 2019ء)

عبادت اور اتباع کا مفہوم

- عبادت کا اصل مفہوم ہے: ''انتہائی محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اللہ کی بندگی اور پرستش کرنا'' اور اتباع کا مفہوم ہے: ''محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر پیروی کرنا۔''

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 340، طبع دوم: جولائی 2014ء)

فقہ

اختلاف

❁ مختلف فقہی مسالک کے مابین جو اختلافات سامنے آئے ہیں وہ ایک فطری بات ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جہاں انسانی ذہن کام کرتا ہے، وہاں اختلاف کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 28، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

فقہ حنفی

❁ ہمارے ہاں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے اولین شاگردوں قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے اپنے استاد امام ابوحنیفہؒ سے اختلاف کیا ہے اور آج دنیا میں جو فقہ حنفی موجود ہے وہ اکثر و بیشتر امام ابوحنیفہؒ کی رائے پر نہیں ہے بلکہ صاحبین یعنی قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی رائے پر ہے۔ مثال کے طور پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک 'مزارعت' مطلقاً حرام ہے، لیکن فقہ حنفی میں اس پر جو فتویٰ ہے وہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے پر نہیں ہے بلکہ صاحبینؒ کی رائے پر ہے۔ تو اُن کے شاگردوں نے اُن سے اختلاف کیا ہے۔ ہمارے ہاں جب تک تقلید کے معاملے میں یہی طرزِ عمل رہا تو ایک صحت مند فضا رہی۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 105، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

فتنہ

فتنہ وآزمائش

❁ مال واسبابِ دُنیوی اور اولاد کو ایک فتنہ وآزمائش سمجھنا چاہیے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں آزما رہا ہے۔

(اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 4، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

سب سے بڑا فتنہ

❁ یہ زمین اللہ کی ہے، اس کا جائز حاکم صرف اُس کی ذات ہے۔ ازروئے الفاظ قرآنی: ﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اگر زمین پر تشریعی معاملات اور اجتماعی نظامِ حیات میں اللہ کے سوا کسی اور کا حکم چل رہا ہے تو یہ اُس کے خلاف صریح بغاوت ہے۔ یہی سب سے بڑا فتنہ ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 36، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

دین وسیاست کی علیحدگی

❁ سیکولرازم علامہ اقبالؒ کے نزدیک اس دور کا سب سے بڑا فتنہ اور دین اور سیاست کی علیحدگی فساد کی اصل جڑ ہے۔

(اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید وتعمیل: صفحہ 15، طبع اوّل: دسمبر 1994ء)

دجالی فتنہ

❁ دجالی فتنے سے مراد عہدِ حاضر کی مادہ پرستانہ تہذیب ہے، جس کے پورے تانے بانے اور تمام تر رگ وپے میں یہ نقطہ نظر سرایت کیے ہوئے ہے کہ اصل اہمیت کی حامل اور توجہ والتفات کے قابل یہ کائنات ہے نہ کہ خالق کائنات کی ذات، مادہ اور اس کے خصائص وقوانین ہیں نہ کہ روح اور اس کی کیفیات، اور یہ حیاتِ دُنیوی اور

اس کی فلاح و بہبود ہے نہ کہ حیاتِ اُخروی اور اس کی فوز و نجات۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 123' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

- نبی اکرم ﷺ نے جس دجالی فتنے کے اثرات سے اپنے دین و ایمان کو بچانے کے لیے سورۃ الکہف اور خصوصاً اس کی ابتدائی اور آخری آیات کو اکسیر کی سی تاثیر کی حامل اور تیر بہدف قرار دیا ہے' وہ یہی مادّہ پرستی' دنیا پرستی' زر پرستی اور شہوات پرستی کا فتنہ ہے۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 124' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

افسوس اور ملامت کے قابل

- دجالی فتنے نے اگرچہ اس وقت پورے کرۂ ارضی اور تمام عالمِ انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے' لیکن زیادہ افسوس اور ملامت و ماتم کے قابل ہے اُمّتِ مسلمہ اور اس کا بھی افضل اور برتر حصہ یعنی مسلمانانِ عرب' کہ وہ بھی قرآن حکیم ایسی کامل اور محفوظ کتابِ ہدایت کے حامل اور اس پر ایمان کے مدّعی ہونے کے باوجود اس فتنے میں پوری شدّت کے ساتھ' بلکہ دوسروں سے بھی کچھ زیادہ ہی مبتلا ہیں۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 123' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

کسوٹی

- فتنہ کے لغوی معنی ''کسوٹی'' کے ہیں۔ یعنی وہ چیز جس پر پرکھ کر دیکھا جاتا ہے کہ سونا خالص ہے یا اس میں کھوٹ اور ملاوٹ ہے۔ چنانچہ اہل ایمان کو بتایا جا رہا ہے کہ اس دنیا میں مال اور اولاد تمہارے لیے کسوٹی ہیں۔ ''یعنی تمہاری آزمائش کا ذریعہ ہیں اور ان پر تم کو پرکھا جا رہا ہے کہ کہیں تم ان کی محبّت سے مغلوب ہو کر اللہ کو بھول تو نہیں جاتے اور اس کے اوامر و نواہی سے بے پرواہ ہو کر اپنی عاقبت تو خراب نہیں کر لیتے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 239' طبع دہم: اپریل 2019ء)

مال و اولاد کی محبّت

- اگر مال و اولاد کی محبّت انسان کے دل پر ضرورت سے زیادہ قابو پا لے تو گویا اُس

نے اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں فتنے میں ڈال دیا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 623، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

معتمد علیہ بزرگ کی توہین

❁ کسی معتبر و معتمد علیہ بزرگ کی توہین کرنا، ان کی تنقیص کرنا، ان کے احترام کو مجروح کرنا، یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 353، طبع ششم: اپریل 2015ء)

فساد کی اصل جڑ

❁ احکام دین کا جہاں تک تعلق ہے، اس میں کوئی نئی بات کہنا فتنہ اور فساد کی جڑ ہے۔ اس میں کوشش ہو کہ پیچھے سے پیچھے جاؤ، حتیٰ کہ پہنچ جاؤ محمد رسول اللہ ﷺ تک۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 358، طبع ششم: اپریل 2015ء)

استحصال کی بدترین شکل

❁ مزدور غریب کو معلوم ہے کہ اگر چار دن مجھے مزدوری نہیں ملی تو میرے گھر کے اندر فاقہ آجائے گا، میرے بچے کے پینے کے لیے دودھ کہاں سے آئے گا؟ لہٰذا وہ کارخانے کے مالک کے رحم و کرم پر ہے کہ وہ اُسے جو اجرت دے گا اس پر وہ کام کرنے پر مجبور ہے۔ یہ استحصال کی بدترین شکل ہے جو سرمایہ داری کی صورت میں مسلط ہے۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 285، طبع اوّل: جون 2005ء)

کفر و شرک

اللہ کی پہچان

❁ اگر اللہ کو پہچان لیا جائے' جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے تو شرک کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(شہادت علی الناس' صفحہ 13' طبع اوّل' اپریل 2001)

شرک ناقابلِ معافی گناہ

❁ قرآن مجید کی رُو سے ہمارے دین میں سب سے بڑا جرم' سب سے بڑا قطعی اور ناقابل معافی گناہ شرک ہے۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 17' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

❁ ہمارا دین' دین توحید ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس دین میں سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا گناہ' جو ناقابل درگزر ہے' وہ شرک ہے۔

(حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 5' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

توحید کی ضد شرک

❁ ہمارا دین اصل میں دین توحید ہے۔ ''توحید'' کی ضد ہے ''شرک''۔ شرک چاہے ثنویت کی شکل میں ہو' تثلیث کی شکل میں ہو یا کثرتِ آلھہ کی صورت میں ہو' ان سب صورتوں کو ہم ایک لفظ ''شرک'' سے تعبیر کرتے ہیں۔

(حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 5' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

انسانیت کے لیے معراج

❁ شرک سے بالکل آزاد ہو جانا' انسانیت کے لیے معراج ہے اور یہ بلند ترین مقام ہے جس تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ (حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 9' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

شرک کا مرض

❁ مسلمان کا خمیر جس مٹی سے اٹھا ہے' مجھے یقین ہے کہ وہ جان بوجھ کر کبھی شرک نہیں کرتا' بلکہ ایسا ناممکن ہے۔ اس کے تصوّرات میں اگر شرک آتا ہے تو غیر محسوس طریقے سے در آتا ہے' کسی مغالطے کے باعث آتا ہے۔ وہ اس کو شرک سمجھ کر شرک نہیں کرتا' اس میں جہالت اور ناسمجھی کارفرما ہو سکتی ہے۔ اس کی ایک شکل یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر دور میں شرک کا یہ مرض ایک نئی صورت اختیار کر کے سامنے آتا ہے' جس کو پہچاننے میں کوتاہی رہ جاتی ہے اور جب تک اس کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا نہ ہو جائے' اس سے پوری طرح بچنا ممکن نہیں۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 11' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

عقابی نگاہ

❁ اب ضرورت اُس عقابی نگاہ کی ہے جو اپنے دور کے شرک کو پہچان لے۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 12' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

دورِ جدید کا سب سے بڑا شرک

❁ اس دور کا سب سے بڑا شرک کیا ہے' اسے سمجھ لیا جائے' جس کے بارے میں مَیں اپنے بارے میں بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں اس سے بالکل بری ہوں۔ اللہ ہی جس کو بچا لے وہ بچ جائے گا' ورنہ اللہ کی توفیق کے بغیر اس سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ وہ شرک کیا ہے؟ وہ ''مادہ پرستی کا شرک'' ہے۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 54' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

مادّہ پرستی کے شرک کی مثال

❁ آپ نے کہیں جانا ہے اور آپ کے پاس کار یا کوئی اور سواری درست حالت میں موجود ہے' آپ نے اس کے لیے پٹرول کا انتظام بھی کر لیا ہے اور آپ نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ صبح اُٹھ کر لازماً اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو جائیں

گے۔ اگر آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ اب آپ کے روانہ ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور آپ یہ بھول گئے ہیں کہ ان اسباب کے اوپر ایک مسبّب الاسباب ہستی بھی ہے اور سارے وسائل کے جمع ہونے کے باوجود بھی آپ اُس کے اذن کے بغیر ہل نہیں سکتے تو آپ گویا مادہ پرستی کے شرک میں مبتلا ہو گئے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 60، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

تقلید اور شرک

❁ اہلِ علم کے نزدیک کوئی شخص اپنی ذات میں مُطاع ہرگز نہیں ہے، بلکہ کتاب وسُنّت کی بنیاد پر ہی اس کی بات مانی جائے گی، چنانچہ یہ تقلید شرک نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی شخص کو اپنی ذات میں مُطاع مان لیا جائے تو اس قسم کی تقلید شرک ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 105، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

اطاعت کی حدود

❁ کوئی چاہے مرشد ہو، عالم ہو، حاکم ہو، مجتہد ہو، کسی کی بات بھی اگر مانی جائے گی تو کتاب وسُنّت کے دائرے کے اندر اندر مانی جائے گی اور قرآن وحدیث کی دلیل سے مانی جائے گی۔ اگر طرزِ عمل یہی ہے تو یہ توحید ہے، اور اگر اس کو کہیں سے بھی اور کسی پہلو سے بھی مجروح کر دیا جائے تو یہ شرک ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 106، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

شخصیت پرستی

❁ اگر کسی شخص کی محبّت اور عقیدت آپ کو اندھا اور بہرا کر دے اور اس کی ہر بات آپ کے لیے سند ہو، اس کی رضا جوئی ہی آپ کے پیشِ نظر رہے تو یہ شخصیت پرستی ہے اور یہ یقیناً شرک ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 107، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

شرکِ خفی

❁ اگر کسی شخص کے بارے میں یہ بات دل میں بیٹھ جائے کہ یہ شخص میرا کام کر سکتا ہے اور

اس وجہ سے اُس کے سامنے گریہ وزاری بھی ہو رہی ہو اور تضرع بھی ہو رہا ہو تو یہ ایک درجے میں شرکِ خفی ہے۔ (حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 116، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

- اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور وہ یہ دیکھتے ہوئے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے، نماز ذرا رُک رُک کر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا شروع کر دے، سجدہ ذرا طویل کر دے تو یہ "شرکِ خفی" ہے۔ (حقیقت واقسام شرک: صفحہ 120)

توکّل

- اس صدمے سے گھلے جا رہے ہیں کہ ہم اپنے بچے کے لیے فلاں ڈاکٹر کا علاج نہیں کرا پا رہے، یا علاج کے لیے امریکہ یا انگلستان نہیں بھیج پا رہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اصل تکیہ اور توکّل خدا کی ذات کے بجائے دوا پر ہو گیا ہے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 116، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

علیحدہ علیحدہ کیٹیگریز

- قرآن مجید نے جہاں بت پرستوں کو مشرک قرار دیا ہے، وہاں اہل کتاب کو مشرک قرار نہیں دیا۔ ان کا شرک بیان کیا ہے، لیکن ان کی کیٹیگری جدا رکھی ہے۔ آخری وقت تک بھی یہ دو کیٹیگریز علیحدہ علیحدہ رہی ہیں۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 125، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

مشرک کا فتویٰ

- مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی مسلمان جس نے مسلمان ماں کا دودھ پیا ہے اور اس کی جو ایک ذہنی ساخت بنی ہوئی ہے اور جس مٹی سے اس کا خمیر اٹھا ہے وہ جان بوجھ کر شرک نہیں کر سکتا۔ یہ سب مغالطے اور گمراہیاں ہیں، نا سمجھی اور غلو ہے، تو ان گمراہیوں کی نفی کیجیے، انہیں واضح کیجیے، ہدایت کو عام کیجیے اور اس میں مداہنت ہرگز نہ کیجیے۔ لیکن ایسے لوگوں پر شرک کے فتوے لگا کر اُن سے اپنے آپ کو کاٹ لینا یا اُن کو خود سے کاٹ دینا، یہ نہ تو قرآن مجید کی روح کے مطابق ہے اور نہ ہی

محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق ہے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 125، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

❁ کسی شخص کے اندر ذرا سا بھی شرک کا شائبہ نظر آ جائے تو اس کو مشرک قرار دے دینا اور اُس کے ساتھ وہ طرزِ عمل اختیار کرنا جو مشرکین کے ساتھ ہے، یہ سراسر غلو ہے۔ (حقیقت واقسام شرک: صفحہ 128، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

قطع تعلقی

❁ شرک کی مذمت لازماً کی جائے، اس میں مداہنت ہرگز نہ ہو، لیکن کسی کو مشرک قرار دے کر اُس سے قطع تعلق کر لینا، یہ بہت بڑا فتنہ ہے، اس سے کسی کی بھلائی کی امید نہیں، بلکہ نقصان ہی کا اندیشہ ہے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 128، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

تکفیر کا فیصلہ

❁ تکفیر بھی جان لیجیے کہ انفرادی معاملہ نہیں ہے کہ جو شخص چاہے کھڑا ہو کر فتویٰ دے دے کہ فلاں کافر ہے، بلکہ اسلامی ریاست کا کام ہے کہ وہ تکفیر کا فیصلہ کرے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 128، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

دولت کو معبود بنا لینا

❁ اگر حصولِ دولت میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہو گئی تو معلوم ہوا کہ دولت کو معبود بنا لیا گیا ہے۔ (توحید عملی: صفحہ 30، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

شرک کا جرم

❁ شرک جرم اتنا بڑا ہے کہ اُس کے ساتھ بڑی سے بڑی نیکی بھی مفید نہیں ہو سکتی۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 61، طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

توحید اور شرک

❁ انسان کی ہدایت کا اصل الاصول توحید ہے اور تمام گمراہیوں اور ضلالتوں کی جڑ اور

بنیاد شرک ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 69، طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

غیر اللہ کی محبّت

❁ اگر کسی اور کی محبّت اللہ کی محبّت کے برابر آ کر بیٹھ گئی تو جان لیجیے کہ یہی شرک ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 90، طبع دہم: اپریل 2019ء)

نفسانی خواہشات کی پوجا

❁ صرف سامنے رکھی ہوئی مورتیاں ہی نہیں پوجی جاتیں، اندر کی نفسانی خواہشات کو بھی پوجا جاتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 92، طبع دہم: اپریل 2019ء)

اکبر الکبائر

❁ از روئے قرآن مجید کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے اور چوٹی کے گناہ تین ہیں: شرک، قتل ناحق اور زنا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 362، طبع دہم: اپریل 2019ء)

پتھروں کے بُت

❁ بُت عموماً پتھروں سے تراشے جاتے ہیں اور اُنہیں معبود سمجھا جاتا ہے، ان پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں، ان کے آگے ماتھا ٹیکا جاتا ہے، ان سے حاجت روائی کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں، اس لیے مشرکوں کے ساتھ پتھروں کے یہ بُت بھی جہنّم میں جھونک دیے جائیں گے تاکہ ان کی حسرت میں مزید اضافہ ہو کہ جنہیں ہم معبود سمجھے بیٹھے تھے وہ بھی ہمارے ساتھ اس آگ میں جل رہے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 392، طبع دہم: اپریل 2019ء)

کشمیر

مسئلہ کشمیر پر ہمارا موقف

❁ بھارت کے مقابلے میں ہمیشہ سے ہمارا موقف یہ رہا ہے کہ پہلے کشمیر پر بات ہوگی' پھر کسی اور مسئلے پر!

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل' صفحہ 66' طبع اوّل نومبر 2013ء)

انگریز کی چالبازی

❁ ہمارے ساتھ انگریز یہ چالبازی کر کے گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کو آزاد تو کر دو' لیکن کشمیر کا جھگڑا پیدا کر کے جاؤ تاکہ یہ آپس میں لڑتے رہیں۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 19' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

کشمیر ہماری شہ رگ

❁ کشمیر ہماری شہ رگ ہے' لیکن کبھی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ ہم الٹی میٹم دیتے کہ کشمیر چھوڑ دو ورنہ آؤ مقابلہ کرو! یہ خوف نہیں ہے تو کیا ہے؟

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 43' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

❁ ہم اہلِ پاکستان کا حال یہ ہے کہ کشمیر کو اپنی شہ رگ کہتے ہیں' مگر اتنی جرات نہیں کہ کبھی انڈیا سے یہ کہہ سکیں کہ آؤ' ہم سے میدان میں آ کر مقابلہ کرو۔ ایک وہ دور تھا جب انڈیا کے دونوں اطراف پاکستان تھا۔ ایک طرف موجودہ پاکستان دوسری جانب مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) اور بھارت پاکستان سے ڈرتا تھا۔ اب حالات بہت بدل گئے ہیں۔ اب تو ہم انڈیا کے آگے پیچھے جا رہے ہیں۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 39' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

ہماری ذلت ومسکنت

- بھارت ہمارا پانی روک کر گویا ہمارا بیچ کستا جا رہا ہے۔ آپ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ بھارت ہمارے میدانوں کو صحرا میں بدل کر رکھ دے گا' جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کشمیر کے لیے اسے کوئی الٹی میٹم نہیں دے سکے تو اب پانی کے لیے کہاں دیں گے۔ یہ کیا ہے؟ یہ ذلت ومسکنت ہے جو ہم پر تھوپ دی گئی ہے۔ تو یہ اللہ کا عمومی عذاب ہے پوری اُمّتِ مسلمہ پر۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 43' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

کوئی اُمید بر نہیں آتی!

- ہماری حکومت نے کشمیر پر جو بھی امیدیں ہمیں دلائی تھیں' وہ سب خاک میں مل چکی ہیں۔ (بصائر: صفحہ 36' طبع اوّل: مارچ 2006ء)
- مسئلہ کشمیر کے حل کی کوئی امید جو ذرا پیدا ہو گئی تھی' اب اس کا کوئی امکان نہیں ہے' کیونکہ بھارت کسی درجے میں کوئی لچک دکھانے کو تیار نہیں۔

(بصائر: صفحہ 37' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

کشمیریوں کا جذبہ

- کشمیر کے اندر جو جذبہ اُبھرا اُسے پوری دنیا نے دیکھ لیا۔ کشمیریوں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ تو لڑنے والی قوم ہے ہی نہیں' مگر اب اس کے اندر جان پیدا ہو چکی ہے۔

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم: صفحہ 468' طبع دوم: جولائی 2014ء)

قرآن کریم

تعلیم وتعلّم قرآن

❁ اِس وقت اصل ضرورت اس کی ہے کہ خود اُمّتِ مسلمہ میں تعلیم وتعلّمِ قرآن پاک کی ایک رَو چل نکلے اور مسلمان درجہ بدرجہ قرآن سیکھنے اور سکھانے میں لگ جائیں۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 213، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

اہل ایمان کو جوڑنے والی رسّی

❁ اہل ایمان کو جوڑنے والی رسّی، ان کو باہم ایک دوسرے سے باندھ دینے والی شے، ان کو بنیانِ مرصوص بنانے والی چیز ''قرآن'' ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 36)

قرآن کی دعوت

❁ قرآن سیکھو اور سکھاؤ، اسے پڑھو اور پڑھاؤ۔ یہ ضروری نہیں کہ فارغ التحصیل ہونے تک انتظار کرو، بلکہ تم نے ایک آیت بھی سمجھ لی ہے تو اس کو پھیلانا شروع کردو۔ (تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 21، طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

کتابِ الٰہی

❁ انسان کی سوچ کو درست کرنے والی کتاب ''کتابِ الٰہی'' ہے۔

(سورۃ الفاتحہ: صفحہ 7، طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

دل کی آواز

❁ قرآن مجید کو سنتے ہوئے وہ شخص جس کا دل قوی اور زندہ ہو اور روح بیدار ہو تو وہ یوں محسوس کرتا ہے جیسے یہ میرے دوست کی آواز آرہی ہے اور گویا یہ تو میرے اپنے دل کی آواز ہے۔ (دنیا کی عظیم ترین نعمت، قرآن حکیم: صفحہ 11، طبع اوّل: نومبر 2000ء)

کتابِ نصیحت

❁ دل اگر سخت ہو گئے ہیں تو ان کو نرم کرنے کے لیے نصیحت قرآن ہے۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 14' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

سب سے اونچا علم

❁ ﴿عَلَّمَ الْقُرْآنَ﴾ ''اُس نے قرآن سکھایا۔'' ویسے تو انسان کو سارے کا سارا علم اللہ تعالیٰ ہی نے دیا ہے۔ فزکس' الجبرا' جیومیٹری کس نے سکھائی؟ کیمسٹری کس نے پڑھائی؟ لیکن سب سے اونچا علم قرآن کا ہے۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 16' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

بہترین لوگ

❁ قرآن سیکھنے سکھانے کے مختلف مراحل و مدارج ہیں۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن پڑھیں اور پڑھائیں' سیکھیں اور سکھائیں۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 16' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

قرآن کے باطن تک رسائی

❁ قرآن کے باطن تک انسان کی رسائی اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُس کا (اپنا) باطن بالکل پاک نہ ہو جائے۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 16' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

قرآن کو سیکھنے اور سکھانے کی آرزو اور امنگ

❁ جوانی کا دور آرزوؤں اور امنگوں کا دور ہوتا ہے' اس حوالے سے مَیں خاص طور پر نوجوانوں کے لیے عرض کروں گا کہ ان کے دلوں میں قرآن کو سیکھنے اور سکھانے کی آرزو اور امنگ پیدا ہونی چاہیے۔

(عظمتِ قرآن: صفحہ 15' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

اتحاد کی بنیاد

❁ ہمارے اتحاد کی اگر کوئی بنیاد ہے تو قرآن ہے، ہمارے عروج و بلندی کے لیے اگر کوئی زینہ ہے تو قرآن ہے، اور ذلت و رسوائی سے نجات کا کوئی راستہ ہے تو قرآن ہے۔

(عظمتِ قرآن: صفحہ 32، طبع اوّل: جنوری 1992ء)

ایمان بالرسالت کی شرطِ لازم

❁ رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت اور قرآن و سنّت کے احکام پر سرِ تسلیم خم کرنا ایمان بالرسالت کی شرطِ لازم ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 13، طبع: مارچ 2020ء)

سرِ تسلیم خم

❁ جب محمد ﷺ کو اللہ کا رسول اور اس کا نمائندہ مان لیا ہے تو اب تمہارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ تمہیں ان ﷺ کا ہر حکم ماننا پڑے گا اور ہر ارشاد کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہوگا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 13، طبع: مارچ 2020ء)

بار بار اور ہمیشہ پڑھی جانے والی کتاب

❁ قرآن صرف ایک بار پڑھ لینے کی چیز نہیں ہے بلکہ بار بار پڑھنے اور ہمیشہ پڑھتے رہنے کی چیز ہے، اس لیے کہ یہ روح کے لیے بمنزلہ غذا ہے اور جس طرح جسم انسانی اپنی بقاء و تقویت کے لیے مسلسل غذا کا محتاج ہے جو انسان کے جسدِ حیوانی کی طرح سب زمین ہی سے حاصل ہوتی ہے، اسی طرح روحِ انسانی جو خود آسمانی چیز ہے، کلامِ ربانی کے ذریعے مسلسل تغذیہ و تقویت کی محتاج ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 306، طبع چہارم، ستمبر 2015ء)

قرآن فہمی کی ضرورت

❁ مَیں نہیں سمجھتا کہ ایک ایسا مسلمان جس نے کچھ بھی پڑھا لکھا ہو، کجا یہ کہ غیر ملکی زبان

تک سیکھی ہو' بی اے اور ایم اے پاس کیا ہو' ڈاکٹری اور انجینئرنگ جیسے مشکل علوم وفنون حاصل کیے ہوں' وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اتنی سی عربی بھی نہ سیکھ سکنے پر کیا عذر پیش کر سکے گا' جس سے وہ اُس کے کلام پاک کا فہم حاصل کر سکتا۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ' صفحہ 218)

❁ انگریزی ہم نے اتنی پڑھ لی کہ انگریزوں کو پڑھا دیں' لیکن عربی نہیں سیکھ سکے کہ قرآن سمجھ سکیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ پی ایچ ڈی ہیں' فزکس' کیمسٹری میں' ڈاکٹری میں نہ جانے کتنے کتنے سال لگا کر لوگ ڈگریاں لیتے ہیں کہ آدھی عمر گزر چکی ہوتی ہے۔ سب کچھ پڑھ لیتے ہیں' لیکن اتنی عربی نہیں پڑھ سکتے کہ قرآن سمجھ سکیں۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 18' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

تحریک رجوع الی القرآن

❁ پوری قوت کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی سطح پر قرآن کی طرف رجوع کی ایک زبردست تحریک چلنی چاہیے' جس میں لوگوں کو دعوت دی جائے کہ آؤ! قرآن پڑھو' پڑھاؤ' سیکھو سکھاؤ' سمجھو سمجھاؤ' اس کا علم حاصل کرو اور عام کرو۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم: صفحہ 19' طبع اوّل: نومبر 2000ء)

مسلمانوں کی زبوں حالی

❁ میرے نزدیک مسلمانوں کی زبوں حالی اور ان کا زوال وانحطاط دراصل قرآن مجید سے دوری کا نتیجہ ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 39' طبع اوّل: مارچ 1974ء)

زوال کے سائے

❁ اپنی تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں' آپ کو واضح طور پر نظر آئے گا کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھا' اسی کو حقیقی معنوں میں اپنا ہادی

وراہنما سمجھا' اپنے عمل' اخلاق اور معاملات کو اسی کے مطابق استوار رکھا تو انفرادی اور اجتماعی' ہر سطح پر ان کا رعب اور دبدبہ قائم رہا' دنیا میں وہ سربلند اور غالب رہے اور اسلام کا جھنڈا چہار دانگِ عالم میں لہراتا رہا' لیکن جیسے جیسے وہ کتاب اللہ سے بے پروا اور نور و حکمت کے اس خزینہ سے بے تعلق ہوتے چلے گئے ویسے ویسے ان پر زوال کے سائے گہرے ہوتے گئے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 40' طبع: مارچ 2020ء)

قرآن سے ہمارا تعلق

- قرآن سے ہمارا جو حقیقی تعلق ہونا چاہیے' آج اسے ہم ترک کر چکے ہیں۔ ہمارا اس سے تعلق اس کے سوا اور کچھ نہیں رہا کہ ہم اسے محض حصولِ برکت کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہم میں سے گنتی کے چند لوگ اگر اس کی تلاوت کرتے بھی ہیں تو اسے سمجھنے اور اس سے ہدایت اخذ کرنے کے لیے نہیں' بلکہ محض حصولِ ثواب کے لیے!

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 40' طبع: مارچ 2020ء)

- کتاب مبین سے ہمارا عملی تعلق بس اتنا رہ گیا ہے کہ کہیں قسم کھانے کی ضرورت پڑتی ہے' چاہے وہ جھوٹی قسم ہی کیوں نہ ہو' تو اس کے لیے اس کتاب کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے' دم توڑتے شخص کو سورہ یٰسین پڑھ کر سنا دی جاتی ہے' یا بیٹی کو قرآن کا ایک نسخہ جہیز میں دے کر ایک رسم پوری کر دی جاتی ہے' اللہ اللہ خیر سلاّ!

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 43' طبع: مارچ 2020ء)

ہمارے تمام مسائل کا حل

- ایمان و یقین اسی کتاب (قرآن حکیم) سے حاصل ہوگا' عقائد اسی سے درست ہوں گے' جاہلیتِ قدیمہ و جدیدہ کا ابطال اسی فرقان حمید سے ہوگا۔ شرک و بدعت کے اندھیرے اسی نورِ ہدایت کی ضیا پاشی سے دور ہوں گے' عمل و اخلاق کی اصلاح اور ان میں تبدیلی اسی کی تعلیمات سے ہوگی۔ معاملات اگر سنوریں گے تو اسی کتاب مبین کی رشد و ہدایت سے سنوریں گے۔ اور اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ ہمارے ملک میں اسلامی

نظام بھی اسی حبل اللہ کے اعتصام اور اس سے تمسک کے نتیجے میں قائم ہوگا۔ اس کی بنیاد پر جو دعوت اٹھے گی اور نبی اکرم ﷺ کے طریق پر جو انقلابی کام ہوگا' اسی کے نتیجے میں یہاں اسلامی نظام کا قیام ممکن ہو سکے گا' کسی اور ذریعہ سے یہ تبدیلی ممکن نہیں ہے! (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 46' طبع: مارچ 2020ء)

سورۃ العصر کی جامعیت

❁ پورا قرآن مجید ایک درخت کی مانند ہے اور یہ چھوٹی سی سورۃ (العصر) اُس کا بیج ہے۔ اور جس طرح ایک بیج میں پورا درخت پنہاں ہوتا ہے' اسی طرح سورۃ العصر میں پورا قرآن حکیم موجود ہے۔

(راہِ نجات سورۃ العصر کی روشنی میں: صفحہ 33' طبع اوّل: ستمبر 1973ء)

والعصر کا لفظ

❁ **وَالْعَصْر** کا لفظ انسان کو جھنجھوڑ کر غفلت سے بیدار کرتا ہے کہ غافل انسان! تیرا اصل سرمایہ وہ وقت ہے جو تیزی سے گزرا جا رہا ہے اور تیری اصل پونجی وہ مہلت عمر ہے جو تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔

(راہِ نجات سورۃ العصر کی روشنی میں: صفحہ 47' طبع اوّل: ستمبر 1973ء)

قرآن کی معجز نمائی

❁ اس کتابِ ہدایت کے طفیل' جو رہزن تھے وہ رہبر بن گئے' جو اُمّی تھے' اَن پڑھ تھے' وہ دنیا کے لیے معلّم بن گئے' جو زانی و شرابی تھے' وہ عصمتوں کے محافظ اور مکارمِ اخلاق کے علمبردار بن گئے۔ یہ سب کچھ قرآن کی معجز نمائی تھی۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 72' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

تزکیہ و تربیت کا اصل ذریعہ

❁ تزکیہ و تربیت کے لیے ہمیں ہر حال میں قرآن ہی کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 74' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

❁ ہمارے نزدیک تزکیۂ نفس کا اصل ذریعہ ہے قرآن مجید۔ اس کا لب لباب ہے ایمان' اور ایمان کا لبِ لباب ہے توکّل اور راضی بہ رضائے رب رہنا۔ یہی تصوّف کا حاصل ہے۔ (قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 35' طبع اوّل: جون 1988ء)

بنیانِ مرصوص

❁ آنحضور ﷺ نے دعوت و تبلیغ اور تزکیہ و تربیت کا کام کیا تو قرآن کے ذریعے کیا' حکمت کی تعلیم دی تو قرآن کے ذریعے دی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنیانِ مرصوص بنایا تو قرآن کے ذریعے بنایا۔ اب اگر کوئی اس طرح کا کام کرنا چاہے تو قرآن مجید کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔

(قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات: صفحہ 26' طبع اوّل: جنوری 2018ء)

قرآن کے ساتھ جاگنا

❁ جس طرح دن روزے کی حالت میں گزرا ہے' اسی طرح رات قرآن کے ساتھ گزاری جائے۔

(عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 26' طبع اوّل: مارچ 1991ء)

اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی

❁ اکثر مذاہب نے تو اللہ کو اتنا دور اور بندوں سے اتنا بعید فرض کر لیا ہے کہ اُس تک براہِ راست رسائی گویا ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ ایسے تمام مذاہب نے اللہ کے دربار تک رسائی کے لیے بے شمار واسطے اور وسیلے گھڑ لیے ہیں اور ناقابلِ فہم مشرکانہ نظام بنا لیے ہیں۔ قرآن نے اس وہم کو دور کر کے صاف صاف بتا دیا ہے کہ تم جسے دُور سمجھ رہے ہو' وہ دُور نہیں ہے' تمہارے بالکل قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لیے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے' جب چاہو اور جہاں چاہو' اُس سے ہم کلام ہو جاؤ۔

(عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 37' طبع اوّل: مارچ 1991ء)

اصل ذکر

❁ ذکر کے ضمن میں اصل شے قرآن ہے' پھر نماز آتی ہے اور اس کے بعد اذکارِ مسنونہ ہیں۔ (مروجہ تصوف یا سلوکِ محمدیؐ: صفحہ 24' طبع اوّل: جون 1997ء)

ایمان و تعظیم

❁ قرآن پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے اس کا اقرار کیا جائے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' جو برگزیدہ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس اقرار سے انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے' لیکن حقیقی ایمان اسے اُس وقت نصیب ہوتا ہے جب ان تمام امور پر ایک پختہ یقین اُس کے قلب میں پیدا ہو جائے۔ پھر ظاہر ہے کہ جب یہ صورت پیدا ہو جائے گی تو خود بخود قرآن کی عظمت کا نقش قلب پر قائم ہو جائے گا' اور جوں جوں قرآن پر ایمان بڑھتا جائے گا اس کی تعظیم و احترام میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ گویا ایمان و تعظیم لازم و ملزوم ہیں۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 7' طبع: اپریل 2019ء)

کلام اللہ

❁ قرآن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے' جو اس لیے نازل ہوا ہے کہ لوگ اس سے ہدایت پائیں اور اسے اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بنائیں۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 10' طبع اوّل: جنوری 1969ء)

روح کی غذا

❁ قرآن صرف ایک بار پڑھ لینے کی چیز نہیں ہے بلکہ بار بار پڑھنے اور ہمیشہ پڑھتے رہنے کی چیز ہے' اس لیے کہ یہ روح کے لیے بمنزلہ غذا ہے اور جس طرح جسم انسانی اپنی بقاء و تقویت کے لیے مسلسل غذا کا محتاج ہے جو انسان کے جسدِ حیوانی کی طرح سب زمین ہی سے حاصل ہوتی ہے' اسی طرح روحِ انسانی جو خود آسمانی چیز ہے'

کلامِ ربانی کے ذریعے مسلسل تغذیہ وتقویت کی محتاج ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 14، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

بار بار پڑھی جانے والی کتاب

❁ اگر قرآن بس ایک مرتبہ پڑھ لینے کی چیز ہوتی تو کم از کم نبی اکرم ﷺ کو تو اس کے بار بار پڑھنے کی قطعاً کوئی حاجت نہ تھی۔ لیکن قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو مسلسل قرآن پڑھتے رہنے کی بار بار تاکید ہوئی۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 15، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

مؤثر ہتھیار

❁ قرآن کریم کی تلاوت مسلسل کرتے رہنا ضروری ہے اور یہ مؤمن کی روح کی غذا، اس کے ایمان کو تر و تازہ اور سرسبز و شاداب رکھنے کا اہم ترین ذریعہ اور مشکلات و موانع کے مقابلے کے لیے اس کا سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 15، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

قرآن مجید کو صحیح پڑھنا

❁ ایک عرصے سے مساجد و مکاتب کی تعلیم کے زوال اور کنڈرگارٹن قسم کے مدارس کے رواج کی بدولت یہ صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے کہ مسلمان قوم کی نوجوان نسل کی ایک عظیم اکثریت حتیٰ کہ بہت سے بوڑھے اور ادھیڑ عمر کے لوگ بھی قرآن مجید کو ناظرہ پڑھنے پر بھی قادر نہیں۔ مَیں ایسے تمام حضرات سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اس کمی کا احساس کریں اور جلد از جلد اسے دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اور خواہ وہ عمر کے کسی بھی مرحلے میں ہوں، قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کی صلاحیت لازماً پیدا کریں۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 16، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

تجوید کی اہمیت

❁ قرآن کریم کے حروف کی شناخت، ان کے مخارج کا صحیح علم اور رموزِ اوقافِ قرآنی

کی ضروری معلومات جسے اصطلاحاً تجوید کہتے ہیں' اس کے بغیر قرآن مجید کی صحیح اور رواں دواں تلاوت ممکن نہیں۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 16' طبع اوّل: جنوری 1969ء)

تعلیم کی ابتدا

❁ اپنی اولاد کے بارے میں یہ طے کرلیں کہ ان کی تعلیم کی ابتدا قرآن سے ہوگی اور سب سے پہلے وہ قرآن کے حروف کی پہچان اور ان کو صحیح مخارج سے ادا کرنا سیکھیں گے۔ اس معاملے میں حد سے زیادہ غلو تو اگرچہ اچھا نہیں' لیکن قرآن مجید کو روانی کے ساتھ صحیح اصوات و مخارج اور رموزِ اوقاف کی رعایت و لحاظ کے ساتھ پڑھنے پر قادر ہونا تو ہر معمولی پڑھے لکھے انسان کے لیے بھی لازم اور قرآن مجید کے حق تلاوت کی ادائیگی کی شرطِ اوّلین ہے۔ (مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 16)

مقدارِ تلاوت

❁ مقدارِ تلاوت مختلف لوگوں کے لیے مختلف ہوسکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار جس کی آنحضور ﷺ نے توثیق فرمائی ہے' یہ ہے کہ تین دن میں قرآن ختم کیا جائے' یعنی دس پارے روزانہ پڑھے جائیں۔ اور کم سے کم مقدار' جس سے کم کا تصوّر بھی ماضی قریب تک نہ کیا جاسکتا تھا' یہ ہے کہ ایک پارہ روزانہ پڑھ کر ہر مہینے قرآن ختم کرلیا جائے۔ (مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 17' طبع اوّل: جنوری 1969ء)

مقررہ نصاب

❁ تلاوتِ قرآن کو زندگی کے معمولات میں مستقل طور پر شامل کیا جائے اور ہر مسلمان تلاوت کا ایک مقررہ نصاب پابندی کے ساتھ لازماً پورا کرتا رہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 17' طبع اوّل: جنوری 1969ء)

حسنِ نظر اور حسنِ سماعت

❁ حسن نظر اور حسن سماعت انسان کے فطری داعیات میں سے ہیں۔ قرآن مجید کی

خوبصورت اور خوش نما کتابت سے ایک مؤمن کے حسن نظر کو حقیقی تسکین حاصل ہوتی ہے اور اس کی خوش الحانی کے ساتھ قراءت اس کے ذوق سماعت کو آسودگی عطا کرتی ہے۔ (مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 18، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

خوش الحانی

❁ قرآن کی تلاوت کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ہر شخص اپنی حد تک بہتر سے بہتر اسلوب، اچھی سے اچھی آواز اور زیادہ سے زیادہ خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 18، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

ترتیل

❁ تلاوتِ قرآن پاک کی اعلیٰ ترین صورت یہ ہے کہ نماز (خصوصاً تہجد) میں اپنے رب کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو کر انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اور توقف کرتے ہوئے قرآن پڑھا جائے، جس سے قلب پر اثرات مترتب ہوتے چلے جائیں۔ قرآن کی اصطلاح میں اس قسم کی تلاوت کا نام ترتیل ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 20، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

ظاہری و باطنی آداب

❁ قرآن کے حق تلاوت کی ادائیگی کی شرائط میں سے تلاوت کے کچھ ظاہری اور باطنی آداب بھی ہیں۔ یعنی یہ کہ انسان باوضو ہو، قبلہ رُخ بیٹھ کر تلاوت کرے، اور اس کی ابتدا تعوذ سے کرے۔ پھر یہ کہ اس کا دل کلام اور صاحب کلام دونوں کی عظمت سے معمور ہو۔ حضورِ قلب، خشوع و خضوع اور انابت و رجوع الی اللہ کے ساتھ تلاوت کرے اور خالص طلبِ ہدایت کی نیت اور قرآن حکیم کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو بدلنے کے عزم مصمم کے ساتھ قرآن کو پڑھے، اور مسلسل تذکر و تدبر اور تفہم و تفکر کرتا رہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 20، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

اصل اثاثہ

❁ ہر شخص قرآن کے اس حصے کو جو اُسے یاد ہو اپنا اصل اثاثہ اور سرمایہ سمجھے اور اس میں مسلسل اضافے کے لیے کوشاں رہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 22، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

فہمِ قرآن

❁ قرآن مجید پر ایمان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اس کا فہم حاصل کیا جائے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 23، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

قرآن سے سیری ممکن نہیں

❁ انسان خواہ کیسی ہی اعلیٰ استعداد کا مالک کیوں نہ ہو اور کتنی ہی محنت و کاوش کیوں نہ کر لے، پھر چاہے پوری کی پوری عمر قرآن پر تدبر و تفکر میں بسر کر دے، یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی بھی مرحلے پر پہنچ کر وہ سیر ہو جائے اور یہ محسوس کرے کہ قرآن مجید کا فہم کما حقہ اسے حاصل ہو گیا ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 24، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

عربی زبان کی تحصیل

❁ میرے نزدیک عربی زبان کی کم از کم اتنی تحصیل کہ قرآن مجید کا سرسری مفہوم انسان کی سمجھ میں آ جائے، ہر پڑھے لکھے مسلمان پر قرآن کا وہ حق ہے جس کی عدم ادائیگی نہ صرف قرآن بلکہ خود اپنے آپ پر بہت بڑا ظلم ہے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 28، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

صراطِ مستقیم

❁ انسان قرآن کی انگلی پکڑ کر اس کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش عملاً شروع کر دے تو صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جائے گا اور درجہ بدرجہ رشد و ہدایت میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔ (مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 36، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

سلامتی کی راہ

❁ سلامتی کی راہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ قرآن کا جس قدر علم بھی انسان کو حاصل ہو اُس پر وہ حتی الامکان فوری طور پر عمل شروع کر دے۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 39، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

ایمان کا حقیقی منبع اور سرچشمہ

❁ قرآن مجید ہی دراصل ایمان کا حقیقی منبع اور سرچشمہ ہے۔ ایمان کے ضعف اور اضمحلال کا اگر ازالہ ہو سکتا ہے تو اسی قرآن کے ذریعے ہو سکتا ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 11، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

اللہ کا فضل

❁ قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے کہ بلاشبہ محنت اور مشقت تم کرتے ہو، لیکن یہ نہ سمجھنا کہ مجھے جو کچھ ملا ہے وہ میری محنت و مشقت کا حاصل اور ثمرہ ہے، بلکہ یہی سمجھنا کہ یہ اللہ کا فضل ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 21، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

حکمت کے موتی

❁ ایک ہیرے کی کان کا تصور کیجیے، جس میں کارکن لگے ہوئے ہیں اور ہیرے برآمد کر رہے ہیں۔ لیکن ایک وقت ایسا آ کر رہتا ہے کہ کان خالی ہو جاتی ہے اور ہیرے دستیاب نہیں ہوتے۔ لیکن قرآن ایسی معدن، ایسی کان نہیں ہے کہ جس کے متعلق کبھی یہ کہا جا سکے کہ حکمت کے موتی اب اس میں سے مزید نہیں نکل سکتے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 76، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

اصحابِ یقین پیدا کرنے کا ذریعہ

❁ اگر کسی کے دل میں یقین والے ایمان کی شمع روشن ہے تو آپ اگر اس کے قریب رہیں گے، اس کی صحبت سے فیض اٹھائیں گے تو آپ کو بھی یقین کی دولت ملے گی۔

لیکن میں اس کو ثانوی اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں پہلے یہ طے کرنا پڑے گا کہ وہ صاحبِ یقین کہاں سے آئے گا۔ تو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے کہ ایسے صاحبِ یقین پیدا کرنے کا واحد ذریعہ بھی قرآن حکیم ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 78، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

ڈھال اور تلوار

❁ ذرائع ابلاغ سے معاشرے میں نفس پرستی کا جو نفوذ ہو رہا ہے اور انسان کی سوچ اور رجحانات و میلانات کو جس غلط رُخ پر ڈالا جا رہا ہے، اس سے مقابلے کے لیے بھی ہمارے پاس ڈھال اور تلوار قرآن ہی ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 85، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

قرآن کی تلوار

❁ واقعہ یہ ہے کہ آج ہماری ملی و قومی زندگی کے شعور کی گہرائیوں میں آرٹ کونسلز، ثقافتی طائفوں کے مبادلوں، راگ و رنگ کی محفلوں، رومانوی ڈراموں، افسانوں، لٹریچر اور ٹیلی ویژن کے مختلف "Cultural Shows" نے ڈیرا لگا رکھا ہے۔ ہمارے ملک کی اعلیٰ ترین شخصیات اس میٹھے زہر کی سرپرستی کر رہی ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں ہے۔ بہتر شکل یہی ہے کہ قرآن کی تلوار سے ان اربابِ اختیار کو مسلمان بنانے کی کوشش کی جائے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 87، طبع اوّل: جولائی 1984ء)

❁ نفس امارہ کو بھی مارو گے تو قرآن کی تلوار سے مارو گے، ویسے یہ نہیں مرے گا۔ اور شیطان سے لڑنے کے لیے بھی یہی تلوار کام آئے گی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں قرآن مجید کی صورت میں دی ہے۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 24)

❁ دلوں کے امراض اور شیطان کے وسوسوں اور ترغیبات کو ختم کرنے کے لیے اصل شمشیر دراصل قرآن ہی ہے۔ (اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 144، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

اصل ہتھیار

❁ دعوت وتبلیغ اور تربیت وتزکیہ کے مرحلے پر جہاد کے لیے اصل ہتھیار قرآن ہے' جبکہ اللہ کی راہ میں سربکف ہوکر میدانِ کارزار میں نکلنے کے مرحلے پر مؤمن کا ہتھیار تلوار ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 38' طبع اوّل: اپریل 2017ء)

پُراثر تریاق

❁ شیطان اپنے راستے کو بہت مزین کرکے انسان کو اس کی طرف بلاتا ہے۔ پھر انسان کے نفس میں' اس کے پورے وجود میں' اس کی دعوت خوش نما زہر بن کر سرایت کرجاتی ہے۔ لہٰذا اس زہر کے لیے تریاق بھی وہ درکار ہے جو پورے وجود میں سرایت کرسکے اور پھر جس میں حلاوت اور تاثیر بھی ہو۔ ایسا کوئی تریاق سوائے قرآن کے اور کوئی نہیں ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 88' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

کام کے نتائج

❁ الحمدللہ! قرآن کا پیغام لے کر میں دوسرے ممالک میں بھی گیا ہوں۔ صنم کدۂ ہند' عالم عرب' امریکہ اور یورپ میں چراغ روشن کیے ہیں۔ لوگوں کو آمادہ کیا ہے کہ کمر کسیں اور اس جہاد بالقرآن کے لیے میدان میں آئیں۔ ظاہر بات ہے کہ کام کے نتائج ظاہر ہونے میں وقت لگتا ہے۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 94' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

علم غیب کی تقسیم

❁ جس طرح ''شرک فی الذات'' کے ضمن میں قرآن مجید کا اہم ترین مقام سورۃ الاخلاص ہے' اسی طرح ''شرک فی الصفات'' یا بالفاظِ دیگر ''توحید فی الصفات'' کے ذیل میں قرآن مجید کا عظیم ترین مقام آیت الکرسی ہے۔

(حقیقت واقسام شرک: صفحہ 72' طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

دعوتِ دین کا مرکز و محور

❁ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعوت کا مرکز و محور قرآن حکیم تھا' آپ ﷺ نے لوگوں کی ذہنیتیں بدلیں تو اسی قرآن حکیم سے' لوگوں کی سوچ میں انقلاب برپا کیا تو اسی قرآن حکیم سے' ذہن کی تطہیر فرمائی تو اسی قرآن کی آیاتِ بینات سے' تزکیۂ نفس فرمایا تو اسی قرآن کی آیاتِ بینات اُس کا ذریعہ بنیں' خارج و باطن سے منور ہوئے تو اسی قرآن حکیم کے نور سے۔

(رسول کامل ﷺ: صفحہ 87' طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

قرآن پر ایمان کا تقاضا

❁ جو شخص بھی اس بات کو نہیں مانتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی ہے وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ (بصائر: صفحہ 80' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

رکوع

❁ عام طور پر تلاوت کی وہ مقدار جو ایک رکعت میں بآسانی پڑھی جا سکتی ہو ایک رکوع پر مشتمل ہوتی ہے۔ رکوع رکعت سے ہی بنا ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 49' طبع اوّل: فروری 2006ء)

تفسیر

❁ تفسیر کا معنی ہے کسی شے کا کھولنا' واضح کر دینا' کسی شے کو روشن کر دینا' لیکن یہ زیادہ تر مفردات اور الفاظ سے متعلق ہوتی ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 86' طبع اوّل: فروری 2006ء)

تاویل

❁ کلام کی اصل حقیقت' اصل مراد' اصل مطلوب' اصل مدلول کو پا لینا تاکہ انسان اصل مقصود تک پہنچ جائے' اسے تاویل کہتے ہیں۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 86' طبع اوّل: فروری 2006ء)

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب

❁ جس ترتیب سے اس وقت قرآن مجید موجود ہے، اصل مُحکم یہی ہے، یہی اصل ترتیب ہے، یہی لوحِ محفوظ کی ترتیب ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 88، طبع اوّل: فروری 2006ء)

قرآن سے ہم کلام ہونا

❁ انسان کو اتنی عربی ضرور آتی ہو کہ وہ قرآن سے ہم کلام ہو جائے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 90، طبع اوّل: فروری 2006ء)

قرآن پر تدبر

❁ تدبر گہرائی میں غوطہ زن ہونے کو کہتے ہیں۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 91، طبع اوّل: فروری 2006ء)

❁ چودہ صدیوں میں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں گزرا، جس نے ضخیم سے ضخیم تفسیر لکھنے کے بعد بھی اس امر کا دعویٰ کیا ہو کہ اس نے قرآن حکیم پر تدبر کا حق ادا کر دیا اور اس کا فہم کما حقہٗ حاصل کر لیا۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 321، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

آیت کا مطلب

❁ آیت کا مطلب نشانی ہے۔ نشانی اسے کہتے ہیں، جس کو دیکھ کر ذہن کسی اور شے کی طرف منتقل ہو جائے۔ آپ نے قلم یا رومال دیکھا تو ذہن دوست کی طرف منتقل ہو گیا، جس سے ملے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا تھا اور اس کا کبھی خیال ہی نہیں آیا تھا۔ ہمارا ایک ازلی دوست ہے ''اللہ'' وہی ہمارا خالق ہے، ہمارا باری ہے، ہمارا رب ہے، اس کی دوستی پر کچھ پردے پڑ گئے ہیں، اس پر کچھ ذہول طاری ہو گیا ہے، قرآن اس دوست کی یاد دلانے کے لیے آیا ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 91، طبع اوّل: فروری 2006ء)

❁ آیت کے معنی نشانی کے ہیں۔ قرآنی آیت گویا اللہ کے علم و حکمت کی نشانی ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 152، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآن پر عبور ناممکن ہے

❁ بعض لوگ غیر محتاط انداز میں یہ الفاظ استعمال کر دیتے ہیں کہ ''انہیں قرآن پر بڑا عبور حاصل ہے''۔ یہ قرآن کے لیے بڑا توہین آمیز کلمہ ہے۔ عبور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن کا تو کنارہ ہی کوئی نہیں ہے۔ کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ قرآن پر عبور حاصل کرے۔ یہ ناممکنات میں سے ہے۔ اسی طرح اس کی گہرائی تک پہنچ جانا بھی ناممکن ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 91، طبع اوّل: فروری 2006ء)

تقرب الی اللہ

❁ تقرب الی اللہ اور وصل الی اللہ کا مؤثر ترین ذریعہ قرآن حکیم ہی ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 131، طبع اوّل: فروری 2006ء)

صاحبِ قرآن

❁ صاحبِ قرآن سے مراد صرف حافظِ قرآن یا ہمارے ہاں پائے جانے والے قاری نہیں ہیں، بلکہ وہ حافظ اور قاری مراد ہیں جو قرآن کے علم و حکمت سے بھی واقف ہیں، اس کو پڑھتے بھی ہیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہیں۔ جنّت میں اس قرآن کے ذریعے ان کے درجات میں ترقی ہوتی چلی جائے گی اور ان کا آخری مقام وہاں معیّن ہوگا جہاں ان کا سرمایہ قرآن ختم ہوگا۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 131)

حبل اللہ

❁ حبل اللہ کے بارے میں مفسرین کے ہاں بہت سے اقوال ملتے ہیں کہ حبل اللہ سے مراد قرآن ہے، کلمہ طیبہ ہے، اسلام ہے۔ یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر درست ہیں لیکن احادیث نبویؐ کی روشنی میں اس کا مصداق کامل قرآن ہی ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 133، طبع اوّل: فروری 2006ء)

❁ حبل اللہ ایک طرف اہل ایمان کو اللہ سے جوڑ رہی ہے اور دوسری طرف اہل ایمان

کو آپس میں جوڑ رہی ہے۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 133، طبع اوّل: فروری 2006ء)

بنیانِ مرصوص

❁ یہ قرآن مجید ہی ہے جو اہل ایمان کے دلوں کو جوڑتا اور ان کو باہم پیوست کرتا ہے، اور یہ دلی تعلق اور دلی ہم آہنگی ہی ہے جو مسلمانوں کو بنیانِ مرصوص بنانے والی ہے۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 134، طبع اوّل: فروری 2006ء)

قرآن مجید کے حقوق کی ادائیگی

❁ قرآن مجید کے حقوق کو ادا نہ کرنا قرآن کو ترک کر دینے کے مترادف ہے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 136، طبع اوّل: فروری 2006ء)

قرآن کو پھیلاؤ!

❁ قرآن کو بیان کرو، قرآن کو عام کرو، قرآن کو پھیلاؤ۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 146، طبع اوّل: فروری 2006ء)

قوتِ بیان

❁ قوتِ بیان کا اصل مصرف یہ ہے کہ اسے قرآن کے لیے استعمال کیا جائے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 147، طبع اوّل: فروری 2006ء)

الذکر

❁ قرآن اپنے آپ کو "الذکر" کہتا ہے، لیکن تم نے ذکر کے نت نئے طریقے ایجاد کر لیے ہیں۔ سب سے مضبوط ذکر یہ قرآن ہے، لیکن اس پر توجہ ہی نہیں، جبکہ ذکر و اذکار اور ادو وظائف کے مجموعے توجہات کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 150، طبع اوّل: فروری 2006ء)

جدید سائنس کی ترقی

❁ جدید سائنس جیسے جیسے ترقی کرے گی، قرآن میں سے نئے نئے ہیرے نکلتے چلے آئیں گے۔ (تعارفِ قرآن: صفحہ 163، طبع اوّل: فروری 2006ء)

علم وحکمت کے موتی

❁ ہیروں کی ایک کان سے آپ ہیرے نکالتے رہیں تو ایک وقت آئے گا کہ معلوم ہوگا کان خالی ہوگئی۔ لیکن قرآن ایسی کان نہیں ہے جو کبھی خالی ہو جائے' اس میں سے ہیرے نکلتے رہیں گے۔ اس میں غور وفکر اور تدبر کے نتیجے میں علم وحکمت کے موتی ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ (تعارف قرآن: صفحہ 163' طبع اوّل: فروری 2006ء)

دعوت الی القرآن

❁ لوگوں سے یہ کہنا کہ قرآن پڑھو اور پھر انہیں قرآن پڑھانا' لوگوں کو دعوت دینا کہ قرآن سمجھو اور پھر انہیں سمجھانا دعوت الی القرآن ہے۔

(تعارف قرآن: صفحہ 165' طبع اوّل: فروری 2006ء)

صراطِ مستقیم

❁ قرآن مجید ہی دراصل وہ صراطِ مستقیم ہے جس کی ایک بندہ مؤمن کو احتیاج ہے۔ یہی اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام واکرام ہوا' جو نہ گمراہ ہوئے اور نہ اُن پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ (مطالبات دین: صفحہ 9' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

قرآن مجید کی دعوت

❁ قرآن مجید کی دعوت کو اگر ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو وہ ہے ''عبادتِ رب'' یا ''بندگیٔ ربّ''۔ گویا قرآن مجید کی پوری دعوت کا خلاصہ یہی ہے کہ ''اللہ کی بندگی اختیار کرو!'' (مطالبات دین: صفحہ 13' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

❁ قرآن مجید کی دعوت تو یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں سے اپنا دامن پاک کر کے میدان میں آؤ' باطل کو للکارو' اقامتِ دین کی جدوجہد میں شامل ہو جاؤ۔ البتہ فحاشی کی ہر شکل اور ہر نوع سے بچو' یہ سب سے زیادہ اندیشہ کی بات ہے۔

(توحید عملی: صفحہ 197' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

جامع اور کامل نمونہ

❁ قرآن تو نبی اکرم ﷺ پر اس لیے نازل کیا گیا تھا تاکہ اس کے مطابق نظام زندگی بالفعل قائم ہو اور دنیا کے سامنے اللہ کے دین کا جامع اور کامل نمونہ آجائے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 78، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

قرآن کا اعجاز

❁ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی آیات میں نہایت اہم مضامین کا احاطہ کر لیتا ہے اور اس طرح کوزے میں سمندر بند ہونے کا محاورہ قرآن حکیم کی ہر آیت پر سو فی صد راست آتا ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 110، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

❁ یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ اسے پڑھتے رہیے، پڑھتے رہیے، سینکڑوں دفعہ پڑھ جایئے، ہر دفعہ آپ کو نئی چیزیں ملیں گی، نئے نکتے ملیں گے۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 162، طبع اوّل: فروری 2006ء)

ہدایتِ ربانی کا کامل ایڈیشن

❁ تمام آسمانی کتب اور صحیفے دراصل ایک ہی کتابِ ہدایت کے مختلف ایڈیشن ہیں۔ پہلی کتابیں بھی حق تھیں، لیکن وہ محفوظ نہ رہیں، محرّف ہو گئیں۔ اب ہدایتِ ربانی کا آخری اور کامل ایڈیشن یہ قرآن مجید ہے، جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 111، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

تعلیم و تعلّم قرآن

❁ اگر علمی و فکری کام کرنے کی استعداد رکھتے ہوں تو تعلیم و تعلّم قرآن کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیں اور کتاب اللہ کے علم و حکمت کی تحصیل و اشاعت میں مصروف ہو جائیں۔

(پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور: صفحہ 39، طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

ہر آیت میں عملی رہنمائی

❁ قرآن مجید کی ہر آیت میں علمی نکات بھی ہیں، حکمت وفلسفہ کے مسائل بھی ہیں اور عملی رہنمائی بھی ہے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 6، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

ہمہ وقت کام

❁ فروری 71ء میں مَیں نے حرم شریف میں بیٹھ کر یہ طے کیا کہ اب ہمہ وقت یہی کام (قرآن حکیم کا پڑھنا، پڑھانا اور سیکھنا، سیکھانا) کروں گا۔ چنانچہ میں نے مطب بند کیا، پریکٹس چھوڑی اور اُس وقت کے بعد سے میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا کوئی بھی لمحہ فکر معاش میں بسر نہیں ہوا۔ میں نے اپنی ساری توانائیاں اور قوتیں اسی کام میں لگائی ہیں۔ (اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 103، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

کبیرہ گناہوں سے اجتناب

❁ قرآن مجید میں تین مقامات پر یہ مضمون آیا ہے کہ اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے صغیرہ گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 191، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

ایمان کا سرچشمہ

❁ فرد کی اصلاح کا معاملہ ہو یا پورے معاشرے کی اصلاح کا سوال ہو تو اس کے لیے اصل ضرورت ہے ایمان۔ اور ایمان کا سرچشمہ اور منبع ہے قرآن۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 81، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

❁ درحقیقت انقلاب کے لیے، حکومت الٰہیہ کے قیام کے لیے، معاشرے کو بدلنے کے لیے جو ایمان درکار ہے، اُس کا واحد منبع اور سرچشمہ قرآن حکیم ہے۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 124، طبع اوّل: جون 2005ء)

عظیم تبدیلی

❁ ہمارے ہاں نصابِ تعلیم ایسا رائج ہو جس میں سائنٹیفک طریقے سے علم الحقائق

یعنی قرآن حکیم سمویا ہوا ہو تو دیکھتے ہی دیکھتے ہماری نئی نسلوں کے اذہان میں عظیم تبدیلی آسکتی ہے۔ (اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 89، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

کتابِ ہدایت

❁ آج ہم جس المیہ سے دوچار ہیں وہ دراصل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس کتابِ ہدایت سے ہمارا تعلق نہ صرف یہ کہ مضمحل اور کمزور ہو گیا ہے بلکہ اگر آپ حضرات برا نہ مانیں تو میں عرض کروں کہ تقریباً معدوم کے درجے میں آ گیا ہے۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 146، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

ہدایت کی ضمانت

❁ ہماری ہدایت کی ضمانت اعتصام بالقرآن ہے اور اس کو چھوڑنے کا لازمی نتیجہ ضلالت و گمراہی ہے، جس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔

(اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 147، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

قرآن کی تذکیر

❁ قرآن کی تذکیر صرف اسی انسان کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہے جس کی فطرت میں نیکی و بدی کی تمیز زندہ ہو۔ ایسے انسان کی پہچان یہ ہے کہ اگر اسے نیکی کی توفیق ملتی ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے اور اگر اس سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے تو اسے فوراً پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔

(قلب قرآن سورۂ نمل کی مختصر تشریح: صفحہ 50، طبع اوّل: مئی 2017ء)

نورِ فطرت

❁ سلیم الفطرت لوگوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ ان کے اندر نورِ فطرت تو پہلے سے موجود ہوتا ہے اور جیسے ہی ان کے سامنے نورِ وحی آتا ہے تو ان کا آئینہ قلب جگمگا اُٹھتا ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 31، طبع اوّل: اپریل 2017ء)

روح کی غذا

❁ روح کا تعلق عالم بالا سے ہے۔ اس کی غذا بھی عالم بالا سے آتی ہے' اور یہ غذا اللہ کا کلام ہے۔ (سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 25' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

قرآن مجید کے حقوق

❁ قرآن مجید کے حقوق ادا کریں گے تو یہ ہمارے حق میں حُجّت بنے گا' ورنہ یہ ہمارے خلاف حُجّت ہوگا اور ہمارے خلاف گواہی دے گا۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 34' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

معروف و منکر

❁ قرآن نیکی کو معروف کہتا ہے یعنی یہ لوگوں کے نزدیک جانی پہچانی شے ہے اور برائی اور گناہ کو منکر کا نام دیتا ہے۔ یعنی اس سے انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 35' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

قرآن کا اثر

❁ جن لوگوں کی روح مر چکی ہے' جن کے جسم چلتے پھرتے مقبرے بن چکے ہیں اور روح اُن کے اندر دفن ہو چکی ہے' ان پر قرآن کا بھی اثر نہیں ہوگا۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 107' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

مقناطیس

❁ ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن کو مقناطیس کے سے انداز میں معاشرے میں بڑے پیمانے پر گھمایا پھرایا جائے' تاکہ سلیم الفطرت لوگ اس کی جانب کھنچے چلے آئیں۔ (سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 107' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

سب سے بڑا معجزہ

❁ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو جو معجزہ دیا گیا' وہ قرآن ہے اور یہ سب سے بڑا معجزہ ہے۔ باقی سارے معجزے خواہ کتنے ہی بڑے نظر آئیں' صرف

رسول ﷺ کی زندگی میں تھے' بعد میں نہیں رہے۔

(سیرتِ خیر الانام علیہ السلام: صفحہ 144' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

سابقہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات

- عصائے موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص تھا۔ کہا جاتا ہے وہ لاٹھی اب بھی تابوتِ سکینہ میں موجود ہے جو یہودیوں کے بقول مسجدِ اقصیٰ کے نیچے تہہ خانوں میں دبا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک مرتبان بھی ہے' جس میں یہود کے لیے گندم کی شکل میں جو ''من'' اترتا تھا (وہ محفوظ ہے)۔ لیکن ان چیزوں میں اب اثر نہیں۔ کیونکہ اس طرح کے معجزات رسول کی زندگی کے لیے تھے۔ حضور ﷺ کو جو معجزہ دیا گیا وہ قرآن ہے' جس کی تاثیر تا قیامِ قیامت رہے گی۔

(سیرتِ خیر الانام علیہ السلام: صفحہ 144' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

روح اور قرآن

- روح اور قرآن دونوں ایک جگہ سے آئے ہیں۔ روح بھی اللہ کے پاس سے آئی ہے' یہ زمین کی شے نہیں ہے' جیسا کہ ہمارا جسدِ خاکی زمین کی شے ہے۔ اور قرآن بھی اللہ کے پاس سے آیا ہے۔ لہٰذا جب قرآن کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو روح اس کی جانب کھنچتی ہے۔

(سیرتِ خیر الانام علیہ السلام: صفحہ 148' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

قرآن حکیم پر عمل

- انسان کو قرآن حکیم کی جو نعمت بھی ملتی ہے وہ محض پڑھنے پڑھانے سے نہیں ملتی' بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو قرآن حکیم کی جو تھوڑی بہت سمجھ دے دی ہو اُس پر وہ عمل کر رہا ہو تو پھر اس پر مزید دروازے کھلتے ہیں۔

(اُمّ المسبّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 18' طبع اوّل: جون 2005ء)

نور اور ظلمات

- نور ایک بسیط حقیقت ہے اور تاریکی کے بے شمار shades ہیں۔ مثلاً کفر' شرک'

الحاد، انسانی حاکمیت کا تصور، مادہ پرستی، شہوت پرستی، دولت پرستی، شہرت پرستی، قوم پرستی، خود پرستی، نفس پرستی اور اس طرح کی بے شمار پرستشیں۔ یہ سب ظلمات ہی کے مختلف سائے ہیں، یہ تمام اندھیرے ہیں اور ان تمام اندھیروں سے نکال کر نورِ ایمان میں لانے والی شے قرآن حکیم کی آیاتِ بیّنات ہیں۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 122، طبع اوّل: جون 2005ء)

الہدیٰ سے مراد

❁ الہدیٰ سے مراد قرآن ہے۔ یہ هُدًى لِّلنَّاس ہے، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْن ہے، جس میں ہدایت خداوندی مکمل ہو چکی ہے، اتمام کو پہنچ چکی، درجہ تکمیل کو پہنچ چکی اور حضور ﷺ کا معجزہ بھی یہی ہے۔

(اُمّ المسبّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 289، طبع اوّل: جون 2005ء)

قرآن مجید کا مقصدِ نزول

❁ اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ بتانا اور صراطِ مستقیم اور سواء السبیل کی طرف رہنمائی کرنا قرآن مجید کا مقصدِ نزول ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 20، طبع دہم: اپریل 2019ء)

قرآن کی گہرائیاں

❁ پوری پوری زندگیاں کھپانے کے باوجود کوئی انسان کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے قرآن کی گہرائیوں کو ناپ لیا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 28، طبع دہم: اپریل 2019ء)

کتابِ زندہ

❁ قرآن مجید اور فرقان حمید ہمیشہ اسی طرح تابندہ، پائندہ اور تروتازہ کلام رہے گا، جس طرح اپنے نزول کے وقت تھا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 270، طبع دہم: اپریل 2019ء)

امانتِ خداوندی

❁ عقلاً اور نقلاً ہر اعتبار سے یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ایک خاص ترتیب سے نبی اکرم ﷺ کے سینہ مبارک میں جمع کیا اور اسی ترتیب کے ساتھ آنحضور ﷺ نے امت کو قرآن سکھایا اور یاد کرایا اور امانتِ خداوندی کو کامل دیانت کے ساتھ اُمّت کے حوالے کر دیا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 296، طبع دہم: اپریل 2019ء)

علم وحکمت کے نئے نئے پہلو

❁ قرآن حکیم کی ہر آیت اپنی جگہ علم وحکمت کا ایک حسین موتی ہے۔ لیکن جب اسے ایک سلسلہ کلام کی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے، ایک مرکزی مضمون کے ساتھ اس کا ربط قائم ہوتا ہے تو اس کے حسن میں ایک نئی شان پیدا ہوتی ہے اور اس ربط باہم سے علم وحکمت کے نئے نئے پہلو آشکارا ہوتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 85، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

دل کی سختی کا علاج

❁ دل اگر سخت ہو گئے ہیں تو ان کو نرم کرنے کے لیے نصیحت بھی قرآن ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 18، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

شفاءٌ لما فی الصُّدور

❁ قرآن اس حوالے سے یہ کام کرتا ہے کہ لوگوں کے سینوں میں جو روگ ہیں، یعنی مال کی محبت، شہرت کی محبت، اقتدار، دولت وجائیداد کی محبت، ان محبتوں کو کھرچ کھرچ کر نکال دیتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو دل میں اس طرح داخل کرتا ہے کہ اصل محبوب اللہ تعالیٰ ہو جائے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 18، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

❁ باطنی اور روحانی بیماریوں کا مؤثر اور تیر بہدف علاج قرآن حکیم ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 103، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآن کی ناقدری

- ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور پھر بھی وہ کسی دوسرے شخص کے بارے میں یہ سوچے کہ اُس پر اللہ کا فضل و کرم مجھ سے زیادہ ہوا ہے (کہ اُس کو اللہ نے محل دے دیا ہے' اتنی لمبی کار دی ہے) تو اُس نے قرآن کی بہت ناقدری کی۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 18' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

الرحمٰن

- اللہ کے ناموں میں سب سے پیارا نام ''الرحمٰن'' ہے۔ اہل عرب میں ''اللہ'' کا لفظ زیادہ معروف تھا اور وہ ''رحمٰن'' کے لفظ سے بدکتے تھے' لیکن قرآن نے آ کر جس نام کو زیادہ نمایاں کیا وہ ''رحمٰن'' ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 19' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

- رحمٰن وہ ہستی ہے' جس کی رحمت ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند ہے' جس کی رحمت میں انتہائی جوش و خروش ہے۔

(سورۃ الفاتحہ: صفحہ 19' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

عظیم ترین نعمت کے تقاضے

- نعمت قرآنی کا استعمال ایک تو یہ ہے کہ قرآن پڑھو پڑھاؤ' سیکھو اور سکھاؤ' اس کے نور کو عام کرو' چہار دانگ عالم کو اس روشنی اور ہدایت سے منور کر دو۔ لیکن اس کا دوسرا معاملہ یہ ہے کہ اس کتاب کے نظام کو قائم کرنے کے لیے تن من دھن کی بازی لگاؤ۔ یہ صرف پڑھنے کے لیے نہیں آئی ہے' یہ اس لیے آئی ہے کہ ہمارے سارے فیصلے اس کے مطابق ہوں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 27' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

سورۃ الرحمٰن کی پہلی تین آیات

- 1۔ صفاتِ باری تعالیٰ میں سے چوٹی کی صفت ''رحمٰن''۔

2۔ اللہ نے انسان کو جو علم عطا فرمایا' اس میں چوٹی کا علم ''قرآن''۔
3۔ جو کچھ اُس نے پیدا فرمایا' اس میں چوٹی کی تخلیق ''انسان''۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 45' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اصل ضرورت

❁ اصل ضروت اس بات کی ہے کہ قرآن حکیم کی طرف ہمارا رجوع ہو۔ ہماری تقدیر اُس وقت تک نہیں بدلے گی جب تک اس قرآن کے ساتھ ہم اپنے تعلق کو از سرِ نو مضبوط نہیں کر لیتے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 66' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اتحاد کی بنیاد

❁ ہمارے اتحاد کی اگر کوئی بنیاد ہے تو قرآن ہے' ہمارے عروج و بلندی کے لیے اگر کوئی زینہ ہے تو قرآن ہے' اور ذلت و رسوائی سے نجات کا کوئی راستہ ہے تو قرآن ہے۔ ہماری قسمت اسی کتاب کے ساتھ وابستہ ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 66)

علم و معرفت کے موتی

❁ انسانی ذہن کا ظرف جتنا وسیع اور کشادہ ہوگا' اسی کی مناسبت سے قرآن مجید سے ہدایت اور علم و معرفت کے موتی انسان اپنے دامن میں سمیٹ سکے گا۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 77' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

کلام اللہ کی قدر

❁ ہم نے انگریزی اتنی پڑھ لی کہ انگریزوں کو پڑھا سکتے ہیں' مختلف فنون حاصل کر لیے' سائنسی علوم میں بڑی سے بڑی ڈگریاں حاصل کر لیں' لیکن نہیں پڑھی تو عربی نہیں پڑھی۔ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے اس سوال کا کیا جواب ہوگا کہ تم نے میرے کلام کی کیا قدر کی؟ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 109' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

خطباتِ الٰہیہ

❁ عرب یا تو شعروں سے واقف تھے یا خطبوں سے۔ قرآن مجید اُس دور کی سب

سے زیادہ معروف اصناف (شاعری اور خطبہ) میں خطبے کے اسلوب پر ہے۔ اس اعتبار سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن حکیم مجموعہ خطباتِ الٰہیہ ہے' جس میں ہر سورت ایک خطبہ کی مانند ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 147' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآن کا اصل موضوع

❁ جیسے کسی راستے پر چلنے والے کو ''روڈ سائنز'' کی ضرورت ہوتی ہے کہ اِدھر نہ جانا' اِدھر خطرہ ہے' ہلاکت ہے' اسی طرح انسان کو سفرِ حیات میں ان cautions کی ضرورت ہے کہ ادھر خطرہ ہے یہ تمہارے لیے ممنوع ہے' یہ حرام ہے' یہ نقصان دہ ہے' اس میں ہلاکت ہے۔ چاہے تمہیں ہلاکت نظر نہیں آ رہی' لیکن تم ادھر جاؤ گے تو تمہارے لیے ہلاکت ہے' درحقیقت یہ قرآن کا اصل موضوع ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 188' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

لوحِ محفوظ کی ترتیب

❁ جس ترتیب سے اس وقت قرآن مجید موجود ہے' اصل حجت یہی ہے' یہی اصل ترتیب ہے' یہی لوحِ محفوظ کی ترتیب ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 196' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

اقتصادی تعلیمات

❁ آج کے اقتصادی مسائل کیا ہیں؟ پیپر کرنسی کی حقیقت کیا ہے؟ اقتصادیات کے اصول و مبادی کیا ہیں؟ بینکنگ کی اصل بنیاد کیا ہے؟ کس طرح لوگوں نے اس پوری نوعِ انسانی کو معاشی اعتبار سے بے بس کیا ہوا ہے۔ اس حقیقت کو جب تک نہیں سمجھیں گے تو آج کے دور میں قرآن حکیم کی اقتصادی تعلیمات واضح کرنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 201' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآن کے معارف

❁ جب تک کوئی شخص انقلابی جدوجہد میں شریک نہیں ہوگا' قرآن حکیم کے معارف کا

بہت بڑا خزانہ اُس کے لیے بند رہے گا۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 207، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

کلام اللہ کا منبع اور سرچشمہ

❁ قرآن کو پڑھ کر اور سن کر روح انسانی محسوس کرتی ہے کہ اس کا منبع اور سرچشمہ وہی ہے جو میرا ہے۔ جہاں سے میں آئی ہوں، یہ کلام بھی وہیں سے آیا ہے۔ یقیناً اس کلام کا منبع اور سرچشمہ وہی ہے جو میرے وجود، میری ہستی اور میری روح کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 210، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

سب سے اونچی صلاحیت

❁ جو سب سے اونچی صلاحیت ہے یعنی بیان، اس کو سب سے اونچے علم ''قرآن'' پر صرف کرو۔ قرآن کو بیان کرو، قرآن کو عام کرو، قرآن کو پھیلاؤ۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 254، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

ہدایت صرف قرآن سے

❁ سائنس سے ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے تو آپ کو کچھ چیزوں کے استعمال کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ ہدایت صرف قرآن سے ملے گی۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 266)

تلاوت و قراءت

❁ قرآن کو پڑھنے کے لیے اصل قرآنی اصطلاح ''تلاوت'' ہی کی ہے۔ اس لیے بھی کہ یہ لفظ صرف آسمانی صحیفوں کے پڑھنے کے لیے خاص ہے، جبکہ قراءت ہر چیز کے پڑھنے کے لیے عام ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 306، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآن کو یاد کرنا

❁ ہر مسلمان مسلسل زیادہ سے زیادہ قرآن یاد کرنے کے لیے کوشاں رہے تاکہ اس قابل ہو سکے کہ رات کو اپنے رب کے حضور میں کھڑے ہو کر اس کا کلام اسے سنا سکے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 314، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

عربی کی تحصیل

❁ عربی کی اس قدر تحصیل کہ انسان قرآن مجید کا ایک رواں ترجمہ از خود سمجھ سکے اور تلاوت کرتے ہوئے بغیر متن سے نظر ہٹائے' اس کے سرسری مفہوم سے آگاہ ہوتا چلا جائے' ہر پڑھے لکھے مسلمان کے لیے فرضِ عین کا درجہ رکھتا ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 319' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

قرآن حکیم کا حق

❁ ماننے' پڑھنے' سمجھنے اور عمل کرنے کے علاوہ قرآن مجید کا ایک اور حق بھی ہر مسلمان پر حسبِ صلاحیت واستعداد عائد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ اسے دوسروں تک پہنچائے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 339' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

دعوتِ نبوی کا مرکز ومحور

رسول اکرم ﷺ کی دعوت کا مرکز ومحور قرآن حکیم تھا۔ آپؐ نے لوگوں کی ذہنیتیں بدلیں تو اسی قرآن حکیم سے' لوگوں کی سوچ میں انقلاب برپا کیا تو اسی قرآن حکیم سے' ذہن کی تطہیر فرمائی تو اسی قرآن کی آیاتِ بینات سے' تزکیہ نفس فرمایا تو اسی قرآن کی آیاتِ بینات اُس کا ذریعہ بنیں' خارج وباطن سب منور ہوئے تو اسی قرآن حکیم کے نور سے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 145' طبع دوم: جولائی 2014ء)

آلہ انقلاب

❁ انقلابِ نبوی ﷺ کا اساسی منہج عمل پورے کا پورا گھومتا ہے قرآن مجید کے گرد' یا سادہ الفاظ میں یوں کہہ لیا جائے کہ آنحضور ﷺ کا آلہ انقلاب ہے قرآن حکیم۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 192' طبع دوم: جولائی 2014ء)

❁ رسول اللہ ﷺ کا آلہ انقلاب قرآن تھا۔ آج بھی یہی قرآن ہمارا آلہ انقلاب ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 462' طبع دوم: جولائی 2014ء)

قرآن مجید سے دُوری

❁ میرے نزدیک مسلمانوں کی زبوں حالی اور اس کا زوال وانحطاط دراصل قرآن مجید سے دوری کا نتیجہ ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 241، طبع دوم: جولائی 2014ء)

معجزہ

❁ حضور ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ تو اللہ کا نازل کردہ قرآن حکیم ہے اور دوسرا عظیم معجزہ خود نبی اکرم ﷺ کی اپنی ذات اور شخصیت ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 255، طبع دوم: جولائی 2014ء)

دعوت وتربیت

❁ ''دعوت وتربیت'' کے ضمن میں نبی اکرم ﷺ کا اُسوہ یہ ہے کہ ان دونوں کا مرکز، مبنیٰ، مدار اور محور قرآن اور صرف قرآن رہا ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 308)

قرآن مجید

❁ دل کے تمام امراض دینیہ واخلاقیہ کے لیے شفاء یہ قرآن مجید ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 313، طبع دوم: جولائی 2014ء)

موعظہ حسنہ

❁ قرآن کہتا ہے کہ موعظہ حسنہ اور نصیحت یہ قرآن ہی ہے۔ دلوں میں اترنے والی چیز یہ قرآن ہے، جذبات کو جلا بخشنے والی چیز یہ قرآن ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 314، طبع دوم: جولائی 2014ء)

دعوت کا سرچشمہ

❁ رسول اللہ ﷺ کے انقلابی فکر کا منبع وسرچشمہ قرآن تھا اور اس منہج پر اب جو بھی دعوت اٹھے گی، اس کا منبع بھی یہی قرآن ہوگا۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 446)

قرآن کی مقناطیسی حیثیت

❁ میرے نزدیک قرآن کی حیثیت مقناطیس کی ہے جو سلیم الفطرت لوگوں کو اپنی

طرف کھینچ لیتا ہے' اور جن لوگوں کی فطرت مسخ ہو چکی ہو ان پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ جیسے آپ کو معلوم ہے کہ مقناطیس لوہے کے ٹکڑوں کو تو کھینچ لے گا لیکن لکڑی کے ٹکڑوں کو نہیں کھینچے گا۔ لہٰذا قرآن کے مقناطیس کو اس معاشرے میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 462' طبع دوم: جولائی 2014ء)

ہدایت کا طالب

❁ کوئی ہدایت کا طالب ہے تو قرآن موجود ہے' جو سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اور کوئی ہدایت کا طالب نہیں ہے تو بڑے سے بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے گا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 498' طبع دوم: جولائی 2014ء)

قرآنی ہدایات کو امام بنائیں!

❁ الحمد للہ! اس دور میں ایک خاص سطح پر تبلیغ و دعوت کے لیے ایک بہت وسیع حرکت ہو چکی ہے۔ اس کے حجم کا جہاں تک تعلق ہے وہ بڑا متاثر کن ہے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد اس گلوب پر ہر وقت حرکت میں رہتے ہیں۔ لیکن میں پوری ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ تبلیغ اور دعوت کے لیے اگر ہم نے قرآنی ہدایات کو اپنا امام نہ بنایا اور ان کے مطابق کام نہ کیا جا سکا تو مطلوبہ نتائج برآمد نہ ہوں گے۔ (جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 179' طبع ششم: اپریل 2015ء)

تریاق

❁ اگر زہر ایسا ہے جو پورے وجود میں سرایت کرتا ہے تو یہ قرآن بھی وہ تریاق ہے جو پورے وجود میں سرایت کرتا ہے۔ ظاہر ہے اگر تریاق زہر سے زیادہ مؤثر نہ ہو تو زہر کا اثر کیسے زائل ہوگا۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 207' طبع ششم: اپریل 2015ء)

نفس اور شیطان سے کشمکش

❁ نفس اور شیطان سے کشمکش کے لیے ہمارے ہاتھ میں واحد تلوار قرآن مجید ہے۔

(جماعتِ شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی: صفحہ 210' طبع ششم: اپریل 2015ء)

قربِ الٰہی

اللہ غیور ہے

❁ اللہ تعالیٰ بہت غیور ہے اور وہ اپنے کسی ولی کی ذلت و رسوائی کو برداشت نہیں کرتا۔

(قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 20، طبع اوّل: جون 1988ء)

قربِ الٰہی

❁ شریعت کے معنی بھی چلنا، طریقت کے معنی بھی چلنا اور سلوک کے معنی بھی چلنا ہیں۔ تینوں الفاظ کے مفاہیم میں باریک سا فرق ہے، لیکن تینوں میں چلنے کا مفہوم مشترک ہے، چلنا کس لیے ہوتا ہے؟ کسی منزل سے قریب ہونے کے لیے! منزل کیا ہے؟ وہ ہے قربِ الٰہی۔

(قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 25، طبع اوّل: جون 1988ء)

محفوظیت اور معصومیت

❁ محفوظیت و معصومیت صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے۔ لہٰذا بڑے سے بڑے ولی کو بھی کسی وقت شیطان چکمہ دے سکتا ہے۔

(قربِ الٰہی کے دو مراتب: صفحہ 28، طبع اوّل: جون 1988ء)

قادیانیت

مبارک فیصلہ

❁ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم پر اللہ کا بڑا کرم ہوا تھا کہ اس ملک میں 1974ء میں قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کا فیصلہ ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ بہت ہی مبارک فیصلہ تھا۔ اس کے لیے جو تحریک اُٹھی وہ بھی بہت عمدہ تھی' بہت پرامن تھی' بہت منظم تھی۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 13' طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

ذہین و فطین لوگوں کی تربیت

❁ قادیانی مبلغین کا انداز بڑا جارحانہ ہے اور ایک عام آدمی تو کجا اچھا بھلا پڑھا لکھا' بلکہ عالم دین بھی ان کے مناظرین و مبلغین کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ ان قادیانی مناظرین و مبلغین کو جس طرح خاص موضوعات پر تربیت دی گئی ہے' اس کے ردّ اور ابطال کے لیے جب تک ہمارے ذہین و فطین لوگوں کو اسی طرح ٹریننگ نہ ملے' یہ مسئلہ حل نہ ہوگا۔

(جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 28' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

دیسی یہودیت

❁ عالمی صہیونیت کے علاوہ ایک پاکستانی کی دیسی یہودیت بھی ہے' جس سے مَیں اپنے پاکستانی مسیحی بھائیوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ میری مراد قادیانیت سے ہے' اور جہاں تک میری معلومات ہیں' یہ قادیانی پاکستانی مسیحیوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

(بصائر: صفحہ 79' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

مرتد کی حد

قادیانیوں نے مظلومیت کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جس روز بھی (قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کا) فیصلہ ہوا' ساتھ ہی واضح کر دیا جاتا کہ آج کی اس تاریخ سے پہلے پہلے جو قادیانی ہیں وہ تو اقلیت قرار پائیں گے' لیکن اس فیصلے کے نفاذ کے بعد جو شخص بھی قادیانیت اختیار کرے گا' اس پر قتل مرتد کی حد جاری کی جائے گی۔ جب تک یہ نہیں ہوگا اس فتنے کا استیصال تو دور کی بات ہے' اس کو کوئی گزند بھی نہیں پہنچ سکتی۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 482' طبع دوم: جولائی 2014ء)

مرد اور عورت

رازوں کی امین

- بیوی فطری طور پر گھر کے رازوں کی امین ہوتی ہے' لیکن اگر وہ خود ہی اس امانت کی حفاظت نہ کر سکے تو عائلی زندگی جن الجھنوں کا شکار ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے' اس کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ (عائلی زندگی کے بنیادی اُصول: صفحہ 18' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)
- اگر شوہر نے کوئی راز کی بات بیوی کو بتائی ہو اور بیوی اس راز کو افشا کر دے تو یہ بھی خیانت ہے۔ (عائلی زندگی کے بنیادی اُصول: صفحہ 36' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)
- شوہر کے رازوں سے بیوی سے زیادہ کوئی دوسرا آگاہی رکھ سکتا ہی نہیں۔ ایک صالح بیوی کا طرزِ عمل یہ ہوگا کہ وہ شوہر کے رازوں اور کمزوریوں کو چھپائے' ان کی حفاظت کرے۔ اگر وہ ان کو افشا کرتی ہے تو یہ طرزِ عمل اس کردار کے بالکل منافی اور متضاد ہوگا جو کتاب وسنّت سے ایک صالح اور آئیڈیل بیوی کا ہمارے سامنے آتا ہے۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 49' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

عورت کی بھلائی اور برائی

- عورت کے اندر اگر بھلائی' نیکی اور خیر ہے تو وہ اسی کے لیے ہے اور اگر برائی' بدی اور سرکشی ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر آئے گا۔

(عائلی زندگی کے بنیادی اُصول: صفحہ 40' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

پردہ

- اگر ہم نے پردہ چھوڑا ہے تو خود چھوڑا ہے' لہٰذا مجرم بھی ہم خود ہیں۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 68' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

مرد اور عورت میں فرق

- مرد اور عورت میں بحیثیت انسان کوئی فرق نہیں' صرف انتظامی اعتبار سے فرق

ہے۔ ازروئے الفاظِ قرآنی: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (النساء:۳۴) ''مرد عورتوں پر قوام ہیں''۔ یعنی مرد کو خاندان کے ادارے کے سربراہ کی حیثیت حاصل ہے' لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرد افضل ہے اور عورت کمتر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی عورت اپنے اخلاق اور کردار کے اعتبار سے کروڑوں مَردوں سے اوپر چلی جائے۔ کتنے مرد ہوں گے جو حضرت مریم' حضرت آسیہ' حضرت خدیجہ' حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن کے مقام کو اس طرح دیکھیں گے جیسے آپ آسمان کو دیکھتے ہیں۔

(رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 31' طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

مرد اور عورت کی کمائی

- مرد کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی میں عورت حصہ دار نہیں ہوگی اور اسی طرح عورت کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی سے مرد کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 20' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

- عورت کوئی خیر کمائے گی تو اُس کا صلہ اور اجر وثواب اسی کو ملے گا۔ اسی طرح اگر مَرد کوئی نیکی کماتا ہے تو اُس کا اجر وثواب اسی کے لیے ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 401' طبع دہم: اپریل 2019ء)

معاشی کفالت کی ذمہ داری

- اسلام معاشی کفالت کا تمام بوجھ مرد کے کاندھوں پر ڈالتا ہے اور اپنی جسمانی ساخت' توانائیوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے وہی اس بوجھ کو اٹھانے کے لائق اور قابل بھی ہے۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 23' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

نیک بیوی

- اس دنیا کی زندگی کو گزارنے اور برتنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں' ان میں سب سے بڑی نعمت نیک بیوی ہے۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 38' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

عورت کی عزّت وناموس

❁ جب تک شادی نہیں ہوئی تھی، عورت کی عصمت اُس کی ذاتی اور خاندان والوں کی آبرو اور عصمت تھی، جب وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر ایک شخص کی بیوی بن گئی ہے تو اس میں اضافی طور پر اُس کے شوہر کی عزّت وناموس بھی شامل ہو گئی۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 49، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

بلاسبب طلاق

❁ مرد کسی حقیقی سبب سے طلاق دیتا ہے تو اُس کو مکمل اختیار ہے، لیکن اگر بلاسبب اُس نے طلاق دے کر کسی خاتون کی زندگی تباہ کی ہے، جس کا اختیار بہرحال اُسے حاصل ہے، تو ایسا شخص جان رکھے کہ وہ اللہ کے ہاں بہت بڑا مجرم بن کر پیش ہوگا۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 50، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

❁ بغیر کسی حقیقی سبب کے عورت کو طلاق دے دینا انتہائی ظلم ہے۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 59، طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

عورت اشتہارات کی زینت

❁ عورت کو اشتہارات کی زینت کے لیے جو ایک ارزاں جنس بنالیا گیا ہے، اس پر قدغن لگائی جائے۔ یہ نہ صرف عورت کی عظمت کی تذلیل وتوہین ہے بلکہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 88، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

عورت کا لباس

❁ عورت کا لباس اتنا تنگ نہیں ہونا چاہیے کہ جسم کے سارے نشیب وفراز نظر آرہے ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو لباس پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں۔ (اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 137، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

چراغِ خانہ سے شمع محفل

❁ اب بے پردگی، نیم عریانی، خواتین کی رنگین ومزین تصاویر کو تہذیب وتمدن کی

ناگزیر ضرورت قرار دیا گیا ہے اور اس طرح عورت کو چراغ خانہ سے شمع محفل اور اس سے بڑھ کر اشتہاری جنس بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ہمارے اخبارات و رسائل (الا ماشاء اللہ) اور دوسرے ذرائع ابلاغ اس میں مسابقت کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں' اس کو وقت اور زمانے کا تقاضا سمجھ لیا گیا ہے۔ دین تو رہا ایک طرف' ہماری جو معاشرتی' تہذیبی اور مجلسی اقدار تھیں' ان سب کو بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ (جہاد بالقرآن اور اُس کے پانچ محاذ: صفحہ 83' طبع اوّل: جولائی 1984ء)

کامل شخصیت

❁ عورت بھی مرد کی طرح ایک کامل شخصیت کی حامل ہے اور اسے اپنے دین و ایمان اور فلاح و نجات کی فکر خود کرنی چاہیے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 51)

پردہ کا لزوم

❁ اسلام نے عورت کے لیے پردے کو لازم کیا ہے تاکہ شوہر کی پوری توجہ بیوی پر اور بیوی کی شوہر پر مرتکز رہے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 148' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

سوچنے کی بات

❁ سوچیے کیا پی آئی اے میں کھانے اور ناشتے کی ٹرے مرد نہیں پیش کر سکتا؟

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 150' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

بے اعتمادی کا ماحول

❁ شوہر کا بیوی سے اعتماد اٹھ جائے اور بیوی کا شوہر پر سے تو آپ اندازہ لگائیں کہ اس ماحول میں جو اولاد پروان چڑھے گی' اس کے اندر منفی رجحانات کے سوا کیا ہوگا۔ اس بے اعتمادی میں بچوں کے اندر مثبت اوصاف کہاں سے پیدا ہوں گے؟

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 149' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

❁ اگر کسی معاشرے میں بدچلنی کا رواج ہو جائے' شوہر کو بیوی پر اعتماد نہ رہے اور بیوی کا شوہر پر سے اعتماد اُٹھ جائے اور بے اعتمادی باہمی اعتماد کی جگہ لے لے تو اس

معاشرے میں اعلیٰ اوصاف کبھی ترقی نہیں کریں گے۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 20، طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

عورت کی آزادی

- عورت بھی یقیناً انسان ہے، اس کے حقوق بھی ہیں، اس کے احساسات بھی ہیں۔ اس کا اپنا ایک مقام ہے، معاشرے کے اندر اس کی ایک حیثیت ہے۔ وہ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہے، اس کی عزّت بھی ہونی چاہیے، لیکن اسے اس طرح کی آزادی نہیں دی جاسکتی کہ خاندانی نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے۔

(اُمُّ الصَّبِیحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 282، طبع اوّل: جون 2005ء)

- اسلام نے عورت کے لیے یقیناً ستر و حجاب کے احکام دیے ہیں، مگر ان احکام کی پابندی کے باوجود عورت کو بہت زیادہ آزادی حاصل ہے، عورت کاروبار کر سکتی ہے اور اپنی جائیداد رکھ سکتی ہے۔ بس! شرط یہ ہے کہ معاشرت مخلوط نہ ہو۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 149، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

عورت کا اصل دائرۂ کار

- عورت کا اصل دائرۂ کار اس کا گھر ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 425)

مرد کا ستر

- اسلام کی رو سے مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے کے نچلے حصہ تک ہے، اس پر کسی کی نگاہ نہیں پڑنی چاہیے، یہ ہر حال میں ڈھکا رہنا چاہیے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 426، طبع دہم: اپریل 2019ء)

معاشرت اور معاشرتی نظام

- انسان کی معاشرت اور اُس کا معاشرتی نظام درحقیقت عورت اور مرد کے تعلقات کے صحیح بنیادوں پر استوار ہونے سے ہی برقرار رہ سکتا ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 73، طبع دوم: جولائی 2014ء)

مشاورت

باہمی مشورہ

❁ امیر کا انداز تحکمانہ نہیں ہونا چاہیے' بلکہ اسے باہمی مشورے سے معاملات طے کرنے چاہئیں۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 42' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

مشورہ میں شرکت

❁ مشورہ امیر کی ضرورت ہے' لہٰذا وہ اپنے ساتھیوں کو مشورہ میں شرک کرے گا' لیکن حتمی فیصلے کا اختیار امیر کو ہوگا۔ پس! ایک اسلامی جماعت اور تحریک کا نظم یہی ہوسکتا ہے' اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 130' طبع اوّل: جون 2006ء)

مشورہ دینا فرض ہے

❁ اظہارِ رائے یا مشورہ دینا حق نہیں ہے بلکہ فرض ہے۔ تم اپنی رائے دو' مشورہ دو' اس کے بعد تم فارغ ہو' تمہاری ذمہ داری ادا ہوگئی۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 192' طبع اوّل: جون 2006ء)

شورائیت کا نظام

❁ اسلامی ریاست کے معاملات کو چلانے کے لیے شورائیت کا نظام از روئے قرآن مجید لازم ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 452' طبع دہم: اپریل 2019ء)

مغربی تہذیب

شرم وحیا

❁ مشرقی ممالک میں ابھی شرم وحیا کا کچھ عنصر جو باقی ہے اور خاندانی نظام کسی حد تک برقرار ہے تو مغرب کی طرف سے ایک زبردست تحریک چل رہی ہے کہ اس کو بھی ختم کر دیا جائے' یہ بھی ہم جیسے ہو جائیں' ان میں بھی لبرل ازم اور روشن خیالی آ جائے۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل' صفحہ 16)

مغربی معاشرے کا مشاہدہ

❁ آپ یورپ اور امریکہ جا کر وہاں کے معاشروں کا مشاہدہ کیجیے' وہاں موجودہ دور میں بڑھاپا سب سے بڑی لعنت سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ وہاں حکومت کی سطح پر بوڑھوں کے لیے ادارے قائم ہیں' ان کی دیکھ بھال ہو رہی ہے' لیکن وہ جو محبت کی پیاس ہوتی ہے' اس پیاس کی تسکین کا ان اداروں میں کوئی سامان نہیں ہے' وہ اپنی اولاد کو دیکھنے تک کے لیے تڑپتے رہتے ہیں۔ (اسلام کا معاشرتی اور سماجی نظام: صفحہ 13)

ماڈرن ازم

❁ یہ جو تجدد پسندی اور دین کے اندر ماڈرن ازم پیدا کرنے کی جدّوجُہد ہو رہی ہے' اس کے خلاف عملی مزاحمت اسی طرح ممکن ہے کہ ہم خود کو اتنے ہی زیادہ سُنّت رسول ﷺ کے ساتھ پیوستہ کر لیں' جس شدّت سے دشمن اس فتنے کو پھیلا رہا ہے۔

(ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 39' طبع اوّل: اگست 2014ء)

میرا جسم' میری مرضی!

❁ نفس یہ کہتا ہے کہ یہ وجود میرا ہے' اس پر میرا حکم چلے گا' مجھے اس سے غرض نہیں کون خدا ہے' کیا اس کا حکم ہے؟ (جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 27' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

مخلوط محافل

❁ جہاں بے پردگی اور مَردوں کے ساتھ اختلاط کا معاملہ ہو تو ہمارا دین اس میں حصہ لینے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 88، طبع اوّل: اپریل 1984ء)

تہذیبِ مغرب

❁ جو تہذیب ہم اپنے ملک میں نافذ کرنے کے لیے امریکی چمچے بنے ہوئے ہیں، وہ تہذیب یورپ اور امریکہ میں اپنی موت آپ مر رہی ہے۔

(بصائر: صفحہ 106، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

آزادیٔ نسواں

❁ ہم اپنے معاشرے میں پھیلے ہوئے منکرات کا جائزہ لیں تو ان میں ایک بہت بڑا منکر آزادیٔ نسواں کا فتنہ ہے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 111، طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

کلچر

❁ کلچر کے نام پر شیطان نے رقص و سرود اور ان جیسی نہ معلوم کتنی چیزیں ایجاد کی ہیں، جن کا مقصد انسان کو ان مشاغل میں اس طرح مصروف رکھنا ہے کہ کبھی اللہ کی طرف اس کا دھیان ہی نہ ہو۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 59، طبع اوّل: اپریل 2017ء)

ہم جنسیت

❁ آج مغرب میں مکمل انفرادی آزادی ہے کہ جو چاہے کرو، چاہے ننگے ہو کر بازاروں میں نکل آؤ۔ دو مرد باہم شادی کرنا چاہیں تو انہیں اس کی آزادی ہے۔ ہم جنسیت کے حق میں دلائل کے انبار لگائے جا رہے ہیں اور لمبے چوڑے قوانین وضع کیے جا رہے ہیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 283، طبع اوّل: جون 2005ء)

مادر پدر آزادی

❁ فرد کو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے اور آپ کو اس کی آزادی میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں۔ وہ جس طرح سے چاہتا ہے اپنی جنسی خواہش پوری کرے' آپ اسے روک نہیں سکتے۔ جب ایک مرد اور ایک عورت اپنی آزاد مرضی سے زنا کریں تو یہ جرم ہے ہی نہیں' البتہ اگر زنا بالجبر ہو تو وہ جرم ہے۔ ہر مرد و زن اپنے جسم کا مالک ہے' اسے اس پر پورا اختیار ہونا چاہیے' زیادہ سے زیادہ شوہر یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے حق پر دست درازی ہو گئی ہے۔ وہ جا کر سول کورٹ میں کیس کرے۔ اگر کسی کی بیوی اپنی مرضی سے کسی دوسرے شخص کے ساتھ تعلقات قائم کر لیتی ہے تو اس معاملے میں کوئی کریمنل کیس نہیں بنے گا۔ اب یہ آزادی کی انتہا ہے' جسے مادر پدر آزادی کہا جاتا ہے۔ مغربی معاشرہ اس انتہا کو نکل گیا ہے۔ اب فرد اور اجتماعیت میں کیا توازن ہو' یہ نہایت پیچیدہ مسئلہ ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 284' طبع اوّل: جون 2005ء)

رقص و موسیقی

❁ رقص اور موسیقی کا اسلامی معاشرے میں سدّ باب کیا گیا ہے' کیونکہ یہ بھی جنسی جذبے میں ہیجان پیدا کرتی ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 425' طبع دہم: اپریل 2019ء)

مطالباتِ دین

کتاب وسُنّت

❁ ہمارے دین کے دو بنیادی ماخذ ہیں' قرآن وحدیث۔ انہی کو اصطلاحاً کتاب وسُنّت بھی کہا جاتا ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 375' طبع دوم: جولائی 2014ء)

شکر

❁ شکر یہ ہے کہ انسان کو نعمت کا احساس ہو اور وہ اس کا اظہار کرے۔

(مقامِ عزیمت: صفحہ 15' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

جنّت کے خریدار

❁ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ابدی جنت کے خریدار ہوں لیکن آپ کو کوئی مشقت نہ اُٹھانی پڑے' کوئی مشکل پیش نہ آئے' کوئی محنت اور ایثار نہ کرنا پڑے' کوئی قربانی نہ دینی پڑے اور کوئی نقصان نہ جھیلنا پڑے؟

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 16' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

جماعت کی ضرورت

❁ اقامتِ دین کی جدّوجہد کے لیے التزامِ جماعت فرض ہے۔

(تنظیم اسلامی کی دعوت: صفحہ 28' طبع اوّل اکتوبر 1995ء)

نیک، انسان کی تمنّا

❁ جو شخص خود نیک ہوگا اور سیدھے راستے پر زندگی بسر کر رہا ہوگا' اس کی لازماً تمنا ہوگی کہ اُس کے اہل وعیال بھی اسی راستے پر چلیں اور وہ بھی تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کریں۔ (بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 32' طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

ایفائے عہد

❁ معاملاتِ زندگی میں ایفائے عہد کی بڑی اہمیت ہے' ہمارے سارے معاملات معاہدوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ (نیکی کی حقیقت: صفحہ 23' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

اطاعت

❁ نبی اکرم ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی توقیر و تعظیم کا پہلا لازمی نتیجہ آپ ﷺ کی مکمل اطاعت ہے۔ (نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 12)

پیغامِ حق

❁ بنی نوع انسان آج بھی ہدایتِ ربانی کی محتاج ہے۔ دنیا آج بھی طاغوتی شکنجے میں گرفتار ہے۔ آج بھی ہر اُس شخص پر جو خود کو مسلمان سمجھتا ہے' یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان تک حق کا پیغام پہنچائے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 31' طبع: مارچ 2020ء)

محبتِ رسول ﷺ

❁ اگر ایک مسلمان کے دل میں حضور ﷺ کی محبّت اپنے تمام اعزّہ و اقارب اور تمام انسانوں سے بڑھ کر جاگزیں نہیں ہوئی ہے تو وہ شخص حقیقتاً مؤمن نہیں۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 13' طبع اوّل: مارچ 1974ء)

اچھا بدلہ

❁ صرف وہ محنت اور وہ کوشش لازماً نتیجہ خیز ہوگی جو اللہ کے لیے کی گئی ہو' اس کا بدلہ مل کر رہے گا۔ (عقل' فطرت اور ایمان: صفحہ 32' طبع اوّل: اپریل 1997ء)

توکّل علی اللہ

❁ عالم اسباب میں محنت و کوشش اپنی جگہ ضروری ہے اور امکانی حد تک اسباب و وسائل کی فراہمی اور ان کا استعمال بھی لازمی ہے' لیکن توکّل صرف اور صرف اللہ کی ذات پر ہوگا۔ (ایمان اور اس کے ثمرات: صفحہ 33' طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

مجرم کون؟

❁ شریعت کے جس حکم پر عمل ہوسکتا ہو اور ہم نہ کریں تو مجرم ہم خود ہیں۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 68، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

ہم کامیاب ہیں!

❁ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نوسو برس تک دعوت دیتے رہے اور نتیجہ صفر نکلا۔ اگر بالفرض ہمارا نتیجہ بھی صفر نکلے، لیکن ہم اس کام کو کرتے ہوئے جان دے دیں تو اللہ کی قسم، ہم کامیاب ہیں۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 71، طبع اوّل: نومبر 2011ء)

راہِ عزیمت

❁ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عائد کردہ حلال و حرام کی جملہ قیود کی پابندی کا عہد کریں اور اس معاملے میں رخصتوں کے بجائے عزیمت کی راہ پر گامزن ہونے کے لیے آمادہ ہوں۔ (عزمِ تنظیم: صفحہ 50، طبع اوّل: جون 1991ء)

بندگیٔ ربّ

❁ اللہ تعالیٰ کو اپنے مالک اور معبود کی حیثیت سے پہچانیے اور تسلیم کیجیے۔ اس کی ہدایت کو مانیے اور پھر پوری زندگی کو اُس کی عبادت میں دے دیجیے۔

(عزمِ تنظیم: صفحہ 61، طبع اوّل: جون 1991ء)

توجہات

❁ اللہ سے دوری کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اُس کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ وہ تو ہر جگہ، ہر آن موجود ہے، ہماری توجہات کسی اور طرف ہیں۔

(عظمتِ صیام و قیام رمضان المبارک: صفحہ 36، طبع اوّل: مارچ 1991ء)

فیصلہ کرنا ہوگا

❁ جسے بھی اللہ تعالیٰ آپ میں سے قبول فرمالے، اسے پہلا فیصلہ یہ کرنا ہوگا کہ مجھے اپنی زندگی سے حرام کو نکال دینا ہے، فرائض و واجبات کی پابندی کرنی ہے اور ارکان

دین کی بجا آوری تمام شرائط کے ساتھ کرنی ہے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 42، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

دعوتِ دین اور خدمتِ خلق

❁ دعوتِ دین اور خدمتِ خلق کا ایسا چولی دامن کا ساتھ ہے کہ ایک کو دوسرے سے علیحدہ کرنا ممکن نہیں، بلکہ بلاخوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ دین کا وہ داعی جو خادم خلق نہ ہو اپنی دعوت میں دولتِ اخلاص سے محروم ہے۔

(تعارفِ تنظیم اسلامی: صفحہ 33، طبع اوّل: فروری 1991ء)

دین کی خدمت

❁ دین کی خدمت نہایت وسیع و عظیم کام ہے اور اس کے گوشے بے شمار ہیں۔ ہم ان تمام جماعتوں اور اداروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو کسی بھی گوشے میں دین کی خدمت کا کام کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ ان کے ساتھ ہمارا رویہ تعاون و تائید ہی کا ہوگا۔ (تعارفِ تنظیم اسلامی: صفحہ 36، طبع اوّل: فروری 1991ء)

بندگی کا تقاضا

❁ بندگی کا تقاضا ہے کہ اللہ کے سامنے محتاجی ہی محتاجی ہو۔ اس لیے کہ عبد تو ہے ہی محتاج اور مقامِ عبدیت تو ہے ہی مقامِ احتیاج۔

(حقیقت و اقسامِ شرک: صفحہ 114، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

قربانی پر آمادہ کرنے والا مؤثر جذبہ

❁ عوام کو قربانی پر آمادہ کرنے والا سب سے مؤثر جذبہ مذہبی ہی ہوتا ہے، جس کے زیر اثر لوگ جانیں دے دینے کو سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔

(بصائر: صفحہ 127، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

غور کا مقام

❁ نوعِ انسانی تک قرآن کی یہ دعوت پہنچانا اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے، لیکن بجائے

اس کے کہ ہم اس دعوت کو لے کر اٹھتے اور اپنے قول و عمل سے اسے نوعِ انسانی کے سامنے پیش کرتے' ہم پستی کی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ سب سے پہلے ہم خود محتاج ہیں کہ ہم کو یہ دعوت پہنچائی جائے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 35' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

نادان شخص

❁ وہ شخص بڑا ہی نادان ہے جو شہادتِ حق اور اس سے بھی بڑھ کر اقامتِ دین کے مراحل میں ایک زوردار چھلانگ لگا کر پہنچنا چاہے' جب کہ اسے نہ اقامتِ صلوٰۃ کی کوئی فکر ہو اور نہ ادائے زکوٰۃ کی' نہ تو اس کی نماز ہی درست ہو اور نہ ہی اسے زکوٰۃ کے احکام تک معلوم ہوں۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 66' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

فریبِ نفس

❁ نظامِ باطل کے خاتمے اور اسلام کے نظامِ عدل و قسط کے قیام کے لیے شاندار جلسے' جلوس اور منظم مظاہرے صرف اسی وقت مفید ثابت ہو سکتے ہیں جب کہ ان میں حصہ لینے والے ﴿فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ﴾ پر عامل ہوں۔ اس کے بغیر یہ جلسے' جلوس' فلک شگاف نعرے اور مظاہرے گھاٹے کے سودے ہیں اور ان کی حیثیت فریبِ نفس سے زیادہ نہیں' بلکہ اندیشہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زبردست گرفت اور محاسبے کا باعث بن جائیں۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 67' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

مسخ شدہ تصوّرِ دین

❁ جو لوگ پس نماز ہی کو پورا دین سمجھ بیٹھیں' روزوں کی پابندی' حج کی ادائیگی اور کچھ اَوراد و وظائف پر مطمئن ہو کر بیٹھ رہیں' جبکہ ان کی زندگی کے دوسرے معاملات اللہ کی اطاعت سے خالی ہوں' نہ دین کی مغلوبیت ان میں کوئی غیرت و حمیت پیدا کرے اور نہ جہاد و قتال کی منازل ان کے سامنے ہوں' تو جان لیجیے کہ وہ سخت

مغالطے میں ہیں' کیونکہ ان کا تصورِ دین محدود ہی نہیں' مسخ شدہ بھی ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 67' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

طرفہ تماشا

❁ یہ عجب طرفہ تماشا ہے کہ دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کے نام سے جو قوم بس رہی ہے' وہ دعویٰ تو اس بات کا کرتی ہے کہ اصل دستور اور قانون اللہ وحدہ لاشریک کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سُنّت ہے' لیکن یہ عجیب شتر گربگی ہے کہ ان کا عمل اس دعویٰ کے بالکل برعکس ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا عطا کردہ دستور و قانون ان کی عملی و اجتماعی زندگی میں کہیں نظر نہیں آتا۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 88' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

ضابطۂ خداوندی

❁ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کریں گے اور اپنے مقصدِ وجود کو پورا کرنے کی جدوجہد نہیں کریں گے تو ضابطہ خداوندی کے مطابق خس و خاشاک کی طرح بہاد یے جائیں گے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 72' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

جدید ذہن کا تصورِ دین

❁ جدید ذہن ''دین'' کو ''مذہب'' کا مترادف سمجھتا ہے اور اسے ایک نجی (پرائیویٹ) معاملہ قرار دیتا ہے۔ بدقسمتی سے پوری دنیا میں اکثر و بیشتر مذہب کا یہی تصور راسخ ہو گیا ہے۔ یہ تصور درست نہیں ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 83' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

دین نظامِ حیات ہے

❁ ہماری بول چال کے حوالے سے آپ اسے اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھنا چاہیں تو اس کے لیے ہماری زبان کی جدید اصطلاح ''نظام حیات'' ہے جو ادائیگی و مفہوم کے اعتبار سے لفظ ''دین'' کے قریب ترین ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 83' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

دینی اصطلاحات

❁ ہمارے دین کے نظام میں دستور کی جگہ تو ''دین'' کی اصطلاح ہے اور قانون کی جگہ ''شریعت'' کی اصطلاح ہے۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 83، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

دستور و قانون

❁ کوئی دستور صحیح معنوں میں اسی وقت دستور کہلاتا ہے جب کہ وہ نافذ بھی ہو۔ قانون اسی کو کہا جائے گا جس کے مطابق عدالتوں میں فیصلے ہو رہے ہوں۔

(مطالباتِ دین: صفحہ 88، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

فقہی اختلافات

❁ فقہی جزئیات اور فروعات میں حنفی اور شافعی یا دوسرے ائمہ فقہاء کی آراء میں کہیں فرق ہے تو یہ دین کا فرق نہیں، بلکہ صرف شریعت اور قانون کی تعبیر میں آراء کا فرق ہے۔ دین تو ہمیشہ سے ایک ہے اور ہمیشہ ایک رہے گا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 90، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

مشرکانہ نظام کا دفاع

❁ مشرکین کو کسی درجہ میں یہ گوارا نہیں کہ یہ مشرکانہ نظام ختم ہو جائے اور پوری کی پوری زندگی ایک اللہ کی اطاعت کے نظام کے تحت آ جائے۔ چنانچہ وہ مزاحمت اور مخالفت پر کمر بستہ ہیں اور ان کی دن رات یہ کوشش ہے کہ دین حق کا یہ چراغ گل کر دیا جائے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 95، طبع اوّل: جولائی 1975ء)

باطل کی حقیقت

❁ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے اور اس کا ذرّہ ذرّہ اُس کے حکم کا پابند ہے، لہٰذا باطل کی یہاں کوئی گنجائش نہیں۔ باطل درحقیقت حق و باطل کا ملغوبہ ہوتا ہے اور اس میں حق کا کوئی نہ کوئی جز و شامل ہوتا ہے، جس کی تاثیر سے وہ کچھ نشوونما پاتا

ہے۔اس کی مثال آکاس بیل کی ہے جو کسی ہرے بھرے درخت کے طفیل نشوونما پاتی ہے۔ (مطالباتِ دین: صفحہ 109' طبع اوّل: جولائی 1975ء)

اجتماعیت ناگزیر

❁ آپ کو کوئی بھی چھوٹا بڑا کام کرنا ہو' خواہ وہ بھلائی کا ہو یا برائی کا' اس کے لیے اجتماعیت ناگزیر ہے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 17' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

نظریاتی حدود کی حفاظت

❁ اس ملک کی نظریاتی حدود بھی ہیں۔ وہ نظریاتی حدود ''حدود اللہ'' ہیں' جن کی ہمیں حفاظت کرنی ہے۔ (اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 82' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی

❁ ہمیں اپنا کام کرتے رہنا چاہیے اور اپنی دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہرگز کسی غفلت یا تساہل کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 120' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

نیک نیتی سے اختلاف

❁ خلوص واخلاص اور نیک نیتی سے دین کا کام کرنے والوں میں بھی اختلاف ہوسکتا ہے' رائے کا بھی اور طریقہ کار کا بھی۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 146)

اپنی اصلاح مقدّم

❁ دین کا کام کیجیے اور یکسو ہو کر کیجیے۔ اپنی اصلاح کو مقدّم رکھیے۔ جس جماعت پر دل ٹھک جائے' اس میں پوری دل جمعی کے ساتھ شامل ہو جایئے۔ اللہ کے ہاں آپ اپنے خلوص واخلاص کے باعث ماجور ہوں گے۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 179)

خود فریبی

❁ کبھی کبھی ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں ذمہ داریاں ہیں' ذرا

ان سے نمٹ لیں' پھر ہمہ وقت دین کے کام میں لگ جائیں گے۔اس سے بڑی خودفریبی اور کوئی نہیں ہے۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 180' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

اصل ضرورت

❁ پُرمعصیت اور طاغوتی ماحول میں اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ کبائر سے بچو' ان سے بالکلیہ اجتناب کرو۔ساتھ ہی صغائر سے بھی بچنے کی فکر ہو اور اس نظام کو بدلنے کی کوشش کرو۔باطل سے پنجہ آزمائی کے لیے میدان عمل میں نکلو' منظم و متحد ہو کر اسے للکارو۔خود بھی موحد بنو اور نظام کو موحد بنانے کے لیے تن من دھن لگا دو۔ اور اگر ضرورت متقاضی ہو تو اللہ کی راہ میں اپنی گردن کٹا کر سرخرو ہو جاؤ۔دین کا اصل مطالبہ اور اصل ضرورت یہ ہے۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 194' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

دین کا مزاج

❁ ہمارے دین کا مزاج یہ ہے کہ وہ پورے نظام اجتماعی کو درست کرنا چاہتا ہے۔لہٰذا دنیا میں جب بھی نظام عدل وقسط قائم ہوگا تو وہ کامیابی سے چل ہی نہیں سکتا' جب تک کہ مجرموں' ظالموں' زیادتی کرنے والوں کو سزا نہ دی جائے۔عدل وقسط کا تقاضا یہی ہے۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 208' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

نظامِ عدل وقسط

❁ جہاں صرف دعوت وتبلیغ کی بات ہوگی' وہاں بتایا جائے گا کہ معاف کرو' لوگ تمہیں گالیاں دیں تم انہیں دعائیں دو' لوگ تم پر پتھراؤ کریں تم ان کی خدمت میں پھول پیش کرو۔ایک مرحلہ یہ بھی ہوتا ہے' اور ایک مرحلہ وہ بھی ہے کہ نظامِ عدل وقسط قائم کرنے کے لیے باضابطہ میدان میں آ کر مقابلہ کرو۔وہ نظام قائم ہوگا تو اس میں تعزیرات بھی ہیں' حدود بھی ہیں' سزائیں بھی ہیں' بدلے بھی ہیں۔

(توحیدِ عملی: صفحہ 210' طبع اوّل: مارچ 1985ء)

نظامِ باطل

❁ نظامِ باطل کو کسی درجے میں بھی گوارا نہ کیا جائے' یہ ظالمانہ نظام ہے۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 160' طبع اوّل: مئی 2017ء)

داعیٔ حق

❁ بندۂ مؤمن اور داعیٔ حق کو حالات کی نامساعدت و ناموافقت سے ہرگز ہراساں نہیں ہونا چاہیے' اور اسے اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا فرض ادا کیے چلے جانا چاہیے۔ رہے نتائج تو انہیں بالکلیہ اللہ کے حوالے کر دینا چاہیے' وہ اپنی حکمت بالغہ اور قدرتِ کاملہ سے جب چاہے گا کامیابی کی صورتیں پیدا فرما دے گا۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 100' طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

صابر و شاکر

❁ اہل ایمان کو اس دنیا میں ہر قسم کے حالات سے سابقہ پیش آ سکتا ہے' اصحابِ کہف کی سی کسمپرسی اور بے یار و مددگار ہونے کی حالت سے بھی اور حضرت ذوالقرنین کی سی حکومت و سلطنت و شوکت سے بھی۔ لیکن بندہ مؤمن کا کام یہ ہے کہ ہر حال میں صابر و شاکر رہے اور ہر حالت کو ابتلاء و آزمائش پر محمول کرے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 135' طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

دنیا کی حقیقت

❁ جس طرح اس دنیا کی دولت و ثروت اور عزّت و وجاہت بے حقیقت ہے' اسی طرح یہاں کے مصائب و آلام بھی سراب ہی کی حیثیت رکھتے ہیں' بلکہ بسا اوقات وہی چیز انسان کے حق میں موجب خیر و برکت ہوتی ہے جسے وہ اپنی لاعلمی اور ناسمجھی میں باعثِ خسران و نقصان و موجبِ ذلّت و رسوائی سمجھ رہا ہوتا ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 135' طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

حقوق والدین

❁ انسان پر خدا کے بعد سب سے زیادہ اور سب سے زیادہ مقدم حقوق والدین ہی کے ہیں۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 55' طبع اوّل: مارچ 1978ء)

دولت کی گردش

❁ دولت کی گردش ایک خاص طبقہ کے بجائے پورے معاشرے میں یکساں ہونی چاہیے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 158' طبع اوّل: اپریل 2017ء)

اعلانِ جنگ

❁ آپ حیران ہوں گے کہ کسی اور گناہ پر اعلانِ جنگ نہیں کیا گیا۔ اگر اعلانِ جنگ آیا ہے تو وہ سُود پر آیا ہے' مگر ہم اس سُود کو بہت ہلکی چیز سمجھے بیٹھے ہیں!

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 123' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

نظام کا الگ معاملہ

❁ جس طرح مقناطیس لوہ چون کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے' اسی طرح ہمارا دین جو دین فطرت ہے' وہ بھی سلیم الفطرت انسانوں کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے اور وہ اس کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن نظام کا معاملہ الگ ہے' اس کے ساتھ اصحابِ اقتدار لوگوں کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس نظام سے خصوصی مراعات حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بگڑے ہوئے لوگ محض دعوت سے ماننے والے نہیں' ان کو منوانے کے لیے کچھ اور کرنا پڑے گا۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 161' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

دل کی آنکھ

❁ حقیقت کو دیکھنے والی آنکھ ظاہر کی آنکھ نہیں' یہ دراصل دل کی آنکھ ہے۔ اسی طرح حقیقت کی طرف متوجہ ہو جانے والے کان بھی دل کے کان ہیں۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 27' طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

مکمل صحیح اور مکمل غلط

❁ کوئی بھی آدمی مکمل صحیح نہیں ہوتا اور نہ کوئی مکمل غلط ہوتا ہے۔ مکمل صحیح صرف اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور مکمل غلط عزازیل نامی شیطانِ لعین ہے۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 52، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

اکابرین کے افکار

❁ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ بڑوں کے غلط افکار کی وجہ سے اُن کی صحیح بات بھی قبول نہ کی جائے، اور کسی کی عقیدت کی وجہ سے اُس کی غلط بات بھی ردّ نہ کی جائے۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 52، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

شارع

❁ شارع (قانون ساز) صرف اللہ تعالیٰ ہے اور رسول ﷺ اللہ کے نمائندے ہیں۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 96، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

مواخاتِ باہمی

❁ انقلابی جماعت کا لازمہ یہ ہے کہ انقلابی کارکن ایک دوسرے سے رشتہ اخوت میں جڑے ہوئے ہوں۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 100، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

کانٹوں بھرا بستر

❁ دعوتِ حق پھولوں کی سیج نہیں ہے، کانٹوں بھرا بستر ہے۔ جنّت لینی ہے تو یہ سب کچھ برداشت کرنا ہوگا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 164، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

حقوق کی بات

❁ آج ہمارا معاشرہ سارا تلپٹ ہوا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ حقوق کی بات سب کرتے ہیں، فرض کی بات کوئی کرنے کو تیار نہیں۔ اگر انسان کی توجہ ذرا فرائض کی طرف منعکس ہو جائے تو تمام معاملات درست ہو جائیں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 192، طبع اوّل: جون 2006ء)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری

❁ اسلامی حکومت قائم ہے تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس کی ذمہ داری ہے' لیکن اگر اسلامی حکومت قائم نہیں ہے تو اب یہ ذمہ داری ایک ایک فرد پر منتقل ہو جاتی ہے اور یہ ہر فرد کے ایمان کا عین تقاضا ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 223' طبع اوّل: جون 2006ء)

اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون

❁ حق صرف یہ ہے کہ زمین اللہ کی ہے' اس پر قانون اللہ کا چلے گا۔ اس سے انحراف ہی تو ظلم ہے۔ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 228' طبع اوّل: جون 2006ء)

اصل کامیابی

❁ اصل کامیابی تو یہ ہے کہ تم بس اللہ کی راہ میں اپنا تن من دھن لگا دو۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 254' طبع اوّل: جون 2006ء)

صاحبِ امر

❁ اجتماعیت کا منطقی تقاضا یہ ہے کہ آپ نے اپنا معاملہ صاحبِ امر کے حوالہ کر دیا ہے' اب یہ اُس پر منحصر ہے کہ وہ آپ کے عذر کو قابل قبول سمجھتا ہے یا نہیں ۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 295' طبع اوّل: جون 2006ء)

ذرا سوچیے!

❁ آپ سوچیے کہ اگر آپ اللہ کے کام میں لگے ہوئے ہوں تو کیا اللہ آپ کے کام میں نہیں لگے گا؟ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 297' طبع اوّل: جون 2006ء)

اللہ کو قرضِ حسنہ

❁ جو شخص اللہ کو قرض حسنہ دے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسے بڑھاتا اور دوگنا کرتا رہے گا۔ واضح رہے کہ یہ صرف دوگنا کرنا نہیں' بلکہ دوگنا کرتے رہنا ہے۔ یعنی جو

مال تم نے دیا ہے وہ تو واپس ملے گا ہی' ساتھ اضافی طور پر بھی بہت کچھ ملے گا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 137' طبع اوّل: جون 2005ء)

❁ دنیا میں تمہارا قرضِ حسنہ کا تصوّر یہ ہے کہ صرف اصل زر واپس آئے گا' مزید کچھ نہیں ملے گا' لیکن تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اس کو بڑھاتا رہے گا اور انفاق کرنے والے کو اصل مال سے بڑھ کر دوگنا' چوگنا' سوگنا' بلکہ سات سو گنا تک ملے گا ہی' بہترین اجر و ثواب اضافی طور پر اس کے علاوہ ہوگا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 104' طبع اوّل: جون 2005ء)

حضور ﷺ کا معمول

❁ قرضِ حسنہ کے ضمن میں حضور ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ کبھی کسی سے قرض لیتے تھے تو واپس کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دیتے تھے۔ لیکن واپس کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر کچھ بڑھا دینا یہ ہدیہ کے درجہ کی شے ہے' اگر قرض میں پہلے سے کوئی اضافہ معیّن ہو تو وہ سُود اور حرام مطلق ہے۔ (اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 137' طبع اوّل: جون 2005ء)

اللہ کے مددگار

❁ اگر آپ اللہ کے وفادار بن کر دنیا میں اُس کی حکومت قائم کرنے کے لیے اپنا تن' من' دھن لگا رہے ہیں تو آپ لازماً اللہ کے مددگار ہیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 183' طبع اوّل: جون 2005ء)

کرب کا احساس

❁ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ حالات اتنے بگڑ جائیں کہ زبانوں پر تالے ڈال دیے جائیں' زبان بندی ہو جائے' تو دل میں یہ احساس ضرور رہے' صدمہ ضرور رہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے' ایک شدید کرب کا احساس باقی رہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 84' طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمان کے مدّعی

❁ اگر ہم اللہ پر ایمان لانے کے مدّعی ہیں اور ہم نے دلی یقین کے ساتھ اللہ کو مانا ہے تو ہم پر لازم اور واجب ہے کہ ہم کوئی ایسا کام اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں، جس سے اللہ کا کوئی حکم ٹوٹتا ہو یا اس کی نافرمانی کا ارتکاب ہوتا ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 235، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ہمارا طرۂ امتیاز

❁ بندے کو یہ حقیقت پہچان لینی چاہیے کہ میں بندہ ہوں، آقا نہیں ہوں، آقا تو صرف ایک ہے اور وہ اللہ ہے، باقی بڑے سے بڑا انسان بھی بندہ ہے اور عبدیت ہی درحقیقت ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 346، طبع دہم: اپریل 2019ء)

رزق کی ذمہ داری

❁ رزق کے ٹھیکے دار تم نہیں ہو بلکہ اس کی پوری ذمہ داری اللہ پر ہے۔ وہی تمہیں رزق دیتا ہے اور وہی تمہاری آئندہ نسلوں کو بھی کھلائے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 422، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایفائے عہد

❁ اگر کسی معاشرے میں ایفائے عہد کا رواج ہو جائے اور لوگ واقعتاً اپنے وعدوں کی پابندی کریں اور اس میں جانبین کو یہ اعتماد ہو کہ جو بات ہو رہی ہے وہ یونہی پوری ہو گی تو اندازہ کیجیے کہ اس معاشرے میں کتنا سکون و اطمینان ہو گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 436، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ناپ تول میں کمی

❁ تم سمجھتے ہو کہ ناپ تول میں کمی کر کے تم نے کچھ بچایا ہے اور چند سکّوں کی صورت میں زیادہ نفع کمایا ہے، حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ تم مجرم ضمیر لیے ہوئے گھر کو لوٹے ہو۔

حقیقت میں خیر یہ نہیں' بلکہ خیر تو یہ ہے کہ پورے مطمئن قلب کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 438' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اجتماعی جدّ و جُہد

- اللہ کے دین کو برپا کرنا اور اسے قائم و نافذ کرنا کسی ایک فرد بشر کا کام نہیں۔ یہ ایک نہایت عظیم کام اور بہت اونچا نصب العین ہے اور اس کے لیے ایک بڑی بھرپور اجتماعی جدّ و جُہد کی ضرورت ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 118' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

مشکل حالات

- ابھی حالات ذرا خراب ہیں' لیکن درحقیقت جتنے بھی حالات خراب ہیں اتنے ہی اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کے مواقع زیادہ ہیں۔ حالات آسان ہو جائیں تو نیکی کا وہ اجر و ثواب نہیں ہوتا جو مشکل حالات میں کی گئی نیکی کا اجر و ثواب ہوتا ہے۔ مشکل حالات تو اہل ہمت کی ہمت میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 515' طبع دوم: جولائی 2014ء)

نعمت کا احساس

- شکر یہ ہے کہ انسان کو نعمت کا احساس ہو اور وہ اس کا اظہار کرے۔

(مقام عزیمت: صفحہ 15' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

ایمان کی رمق

- اگر برائیوں پر دل کی کڑھن بھی موجود نہ رہے تو معلوم ہوا کہ ایمان کی رمق بھی اندر باقی نہیں رہی ہے۔

(مقام عزیمت: صفحہ 22' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

مقصد و نصب العین

حقیقی نصب العین

- میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنا اصل محور اور حقیقی نصب العین آخرت میں رضائے الٰہی کا حصول بنائیں۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ، صفحہ 240، طبع اوّل، دسمبر 2015ء، طبع اوّل، دسمبر 2015ء)

- تمام نصب العینوں میں بلند ترین نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے۔

(شہادت علی الناس، صفحہ 11، طبع اوّل، اپریل 2001)

- نصب العین کے درجہ میں سوائے اللہ کی رضا اور اخروی فلاح کے دنیا کی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے۔ (توحیدِ عملی: صفحہ 189، طبع اوّل: مارچ 1985ء)
- اسلامی انقلاب کے لیے ہم اس لیے جدوجہد کرتے ہیں کہ یہ ہمارے دینی فرائض میں شامل ہے۔ ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم سے اللہ راضی ہو جائے اور ہمیں آخرت کی فلاح حاصل ہو جائے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: صفحہ 98، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)
- نصب العین صرف ایک ہے اور وہ ہے اُخروی نجات، جنّت کا حصول اور اللہ کی رضا اور ان میں بھی بلند ترین شے اللہ کی رضا ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 82، طبع اوّل: جون 2006ء)

انسان کہلانے کا حق دار

- درحقیقت انسان کہلانے کا مستحق وہی انسان ہے جس کا کوئی نہ کوئی ہدف اور نصب العین ہو۔ اگر انسان بغیر کسی مقصد اور نصب العین کے زندگی بسر کر رہا ہے تو واقعہ یہ ہے کہ وہ انسان نما حیوان ہے اور حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہا ہے۔

(شہادت علی الناس، صفحہ 10، طبع اوّل، اپریل 2001)

اعلیٰ اور عمدہ تر شخصیت

❁ قوم و وطن کے امتیاز کے بغیر انسان کی خدمت' انسان سے محبت' یہ یقیناً بلند تر نصب العین ہے' اس کی بنا پر ایک اعلیٰ تر اور عمدہ تر شخصیت وجود میں آئے گی۔

(شہادت علی الناس' صفحہ 11' طبع اوّل' اپریل 2001)

مقصدِ حیات

❁ اگر حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں کا نصب العین اور مقصد حیات ﴿اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانعام) نہ ہو تو ان کا ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کا دعویٰ غیر معتبر ہے۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 27' طبع: مارچ 2020ء)

کائنات کا وجود بے مقصد نہیں!

❁ جب اس کائنات کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی بے مقصد پیدا نہیں کی گئی تو کیسے ممکن ہے کہ یہ کل کائنات بحیثیت مجموعی اور خاص طور پر اس کا نقطہ عروج یعنی انسان بے مقصد پیدا کیا گیا ہو اور اس کے افعال و اعمال کا کوئی نتیجہ نہ نکلے؟

(عقل' فطرت اور ایمان: صفحہ 19' طبع اوّل: اپریل 1997ء)

سچے دل کے ساتھ عزم

❁ سچے دل کے ساتھ عزم کریں اور یہ طے کریں کہ میری زندگی کا اولین مقصد اور ترجیح اللہ کے دین کو قائم کرنا ہے' جبکہ میرا کیریئر' میرا کاروبار' میرے دوسرے دنیاوی مفادات' میرے کنبے اور خاندان کے معاملات دوسرے نمبر پر ہیں۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 70' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

افسوس اور پچھتاوا

❁ اگر ہم اللہ کے دین کے غلبہ و سربلندی کے لیے جدّوجُہد کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں بناتے تو پھر ہمارے لیے افسوس اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

(توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 73' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

مالک وخالق کی پہچان

❁ اگر اپنے مالک وخالق حقیقی کو پہچان لیا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ انسان اُسی سے دل لگائے' اُسی سے لو لگائے' اُسی کو مطلوب ومقصود بنائے' اُسی کی عبادت واطاعت کرے۔ (عیدالاضحیٰ اور فلسفہ قربانی: صفحہ 10' طبع اوّل: ستمبر 1983ء)

مقصد اور نصب العین کے ساتھ وابستگی

❁ کسی بھی انقلابی کارکن کے لیے اپنی انقلابی جدّوجُہد میں ثابت قدم رہنے کا دارومدار اپنے مقصد اور نصب العین کے ساتھ پوری یکسوئی کے ساتھ وابستگی اور لگاؤ پر ہے۔ اپنے نصب العین سے اُس کی وابستگی جس قدر گہری ہوگی' ذہن اور قلب کے اندر اس کی جڑیں جتنی گہری اتری ہوئی ہوں گی' اسی قدر وہ اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو برداشت کرے گا' مصائب کو جھیلے گا' امتحانات میں کامیابی سے درّاتا ہوا گزر جائے گا اور آزمائشوں کی بھٹیوں میں سے سرخرو ہو کر نکلے گا۔

(اہل ایمان کو پیشگی تنبیہ: صفحہ 10' طبع اوّل: جولائی 2003ء)

صبر

❁ کسی مقصد کی تکمیل کی خاطر یا کسی نصب العین اور منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کرنے کی جدّوجُہد میں جو تکالیف آئیں اور اس راہ کی رکاوٹوں سے نبرد آزما ہونے میں جو مصائب آئیں' انہیں ثابت قدمی کے ساتھ جھیلنا اور برداشت کرنا صبر ہے۔ (اہل ایمان کو پیشگی تنبیہ: صفحہ 20' طبع اوّل: جولائی 2003ء)

مکمل یکسوئی

❁ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تاجر تھے' لیکن آپؐ نے دین کے لیے مکمل طور پر تجارت چھوڑ دی۔ ایک بڑے مقصد یعنی ملک وملت کی راہبری کے لیے ایک چھوٹے مقصد کو اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ترک کرنا ہوتا ہے تاکہ یکسوئی کے ساتھ تمام تر توجہ سے منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ یعنی قومی سطح پر لیڈر بننا ہے تو اسے اپنا کام ترک کرنا ہوگا۔

(اسلام میں عورت کا مقام: صفحہ 128' طبع اوّل: اپریل 1984ء)

اُمّتِ محمد یہ ﷺ کا مقصدِ بعثت

❁ اُمّتِ محمد ﷺ اپنے فرضِ منصبی کو پہچانے اور اُس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ایک عزمِ نو کے ساتھ کمر بستہ ہو جائے' تاکہ بعثتِ محمدی ﷺ کا مقصد بتمام وکمال پورا ہو اور پورے کرہ ارضی پر دینِ محمدی ؐ کا پرچم لہرا اُٹھے۔

(نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت: صفحہ 44' طبع اوّل: اپریل 1978ء)

فساد فی الارض

❁ اس زمین پر اللہ کا حق ہے کہ اُسی کی حکومت قائم ہو۔ لیکن اگر یہاں کسی اور نے اپنی حکمرانی کا تخت بچھایا ہوا ہے اور کسی فرعون یا نمرود کی مرضی یہاں رائج ہے تو قرآن حکیم کی اصطلاح میں فتنہ ہے جو فساد فی الارض کی بدترین شکل ہے۔ اس فتنے کو ختم کرنا اور اس بغاوت کو فرو کرنا ایک بندہ مؤمن کا مقصدِ حیات بن جانا چاہیے۔ (بصائر: صفحہ 112' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

دعوت الی القرآن کا مقصد

❁ دعوت الی القرآن کا مقصد یہ بھی ہے کہ اپنی انفرادی زندگی میں بھی قرآن پر عمل کرو اور اجتماعی زندگی میں بھی اسے ایک نظام کی حیثیت سے قائم کرو۔

(تعارفِ قرآن: صفحہ 165' طبع اوّل: فروری 2006ء)

اجتماعی نصب العین

❁ باعزّت و باوقار قوم وہی ہوگی' جس کے سامنے کوئی اجتماعی نصب العین ہو۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 7' طبع اوّل: مئی 2017ء)

معیّن نصب العین کے بغیر زندگی

❁ جو لوگ بغیر کسی معیّن نصب العین کے زندگی بسر کرتے ہیں' وہ انسانیت کی نسبت حیوانیت سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 72' طبع اوّل: مارچ 1978ء)

نصب العین کا انسانی شخصیت پر اثر

❁ انسان جو نصب العین اختیار کر کے اُس کے حصول کے لیے جدّ و جُہد کرتا ہے' اُس کی اپنی شخصیت بھی اسی رُخ پر تعمیر ہوتی ہے۔ گویا نصب العین پست ہو تو اُس کے لیے سعی و جہد کے نتیجے میں ایک پست سیرت وجود میں آتی ہے اور نصب العین اعلیٰ و ارفع ہو تو اُس تک رسائی کے لیے جو محنت و مشقت کی جائے گی' اُس سے خود انسانی شخصیت کو بھی ترفّع حاصل ہوگا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب: صفحہ 72' طبع اوّل: مارچ 1978ء)

فرض منصبی سے پہلو تہی

❁ اگر تم نبی ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے اپنے مشن سے روگردانی اور اپنے فرض منصبی سے پہلو تہی کرو گے تو اللہ تمہیں ہٹا کر اپنے دین کا جھنڈا کسی اور قوم کے ہاتھ میں تھما دے گا۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 120' طبع اوّل: اپریل 2017ء)

طے کر لیں

❁ ہم ایک دفعہ یہ طے کر لیں کہ ہمیں چلنا شریعت ہی پر ہے' یہ طے کر لینے کے بعد میں دعوے سے کہتا ہوں کہ راستہ کوئی نہیں روک سکتا۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 150' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

مطلوب و مقصود شے

❁ جماعت خود کوئی مطلوب و مقصود شے نہیں ہوا کرتی' جماعت تو کسی ہدف اور کسی مقصد کے لیے وجود میں آتی ہے۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 217' طبع اوّل: جون 2006ء)

اپنے موقف کی بنیاد

❁ اپنے موقف کی بنیاد توہمات پر نہ رکھو' بلکہ عقل سے استدلال کرو' سمع و بصر سے کام لو

اور نتیجہ اخذ کرو۔ (اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 45' طبع اوّل: جون 2005ء)

مطلوب و مقصود اللہ ہے!

❁ زندگی بجائے خود مطلوب و مقصود نہیں ہے' مطلوب و مقصود تو اللہ ہے۔ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰہ۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 110' طبع اوّل: جون 2005ء)

حق اور باطل

❁ حق ہر وہ چیز ہے جو بامقصد ہو' جس کے پیچھے کوئی حکمت کارفرما ہو اور اس کے مقابلہ میں باطل و عبث ہر وہ فعل ہے جو بے مقصد ہو اور جس کی پشت پر کوئی حکمت نہ ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 217' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اعلیٰ شخصیت کی تعمیر

❁ اگر مقصد اور نصب العین اعلیٰ ہے تو اس کے لیے جدّ و جُہد کر کے انسان خود بھی ایک بلند اور اعلیٰ شخصیت کی تعمیر کر سکے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 36' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نصب العین واضح ہو

❁ یہ نفسیاتی اعتبار سے بہت اہم مسئلہ ہے۔ خاص طور پر ہر اُس شخص کے لیے جو دین کی کسی خدمت کا بیڑا اٹھائے اور اس کے لیے کمر کس لے' اس پر یہ بات پوری طرح واضح ہونی چاہیے کہ اس کا نصب العین سوائے آخرت کی فلاح اور اللہ کی رضا کے کوئی اور نہ ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 479' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

رسول اکرم ﷺ کی سعی و جُہد کا ہدف

❁ ہم اگر حضور ﷺ کا اتباع کرنے کے خواہشمند ہیں تو ہمارے لیے سب سے اہم بات یہ طے کرنے کی ہوگی کہ حضور ﷺ کی زندگی کا رُخ کیا تھا؟ آپؐ کے

سامنے کیا مقصد تھا؟ کس ہدف کے حصول کے لیے آپؐ نے سعی و جہد فرمائی تھی؟

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 341، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حضور ﷺ کی اتباع کا پہلا نتیجہ

- حضور ﷺ کی محبت اور آپؐ کے اتباع کا پہلا نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ ہماری زندگی کا مقصد وہی ہو جائے جو آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد ہے۔ باقی تمام چیزیں اس کے تابع ہو جائیں۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 353، طبع دوم: جولائی 2014ء)

اتباعِ رسول ﷺ کی پہلی منزل

- اتباعِ رسول ﷺ کی پہلی منزل یہ ہوگی کہ ہر مسلمان شعوری طور پر اپنی زندگی کا ہدف معیّن کر لے کہ میری زندگی کا مقصد، میری زندگی کا ہدف، میری بھاگ دوڑ کی منزلِ مقصود وہی ہے جو جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی تھی اور وہ ہے اللہ کے دین کا غلبہ۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 354، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حاکمیت کی بجائے خلافت

- انسانی حاکمیت نہ تو فردِ واحد کی بادشاہت کی شکل میں قابل قبول ہے نہ کسی قوم کی دوسری قوم پر حاکمیت کی شکل میں، جیسے انگریز ہم پر حکمران ہو گیا تھا۔ اور نہ ہی عوام کی حاکمیت جائز ہے۔ حاکمیت (sovereignty) کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اور انسان کے لیے خلافت ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 439، طبع دوم: جولائی 2014ء)

منکرینِ حدیث

حضور ﷺ کا فرضِ منصبی

❁ قرآن مجید میں اگر کوئی شے تشریح طلب ہو تو اُس کو واضح کرنا حضور ﷺ کا فرضِ منصبی ہے۔ منکرین حدیث تو حضور ﷺ کا یہ حق بھی تسلیم نہیں کرتے' جبکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ آپؐ کا فرضِ منصبی ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 267' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

''اہل قرآن'' کون؟

❁ ہماری بہت سی غلطیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جن لوگوں نے غاصبانہ طور پر اپنے لیے ''اہل قرآن'' کا عنوان اختیار کیا' ہم نے بھی ان کو اسی نام سے پکارنا شروع کر دیا' حالانکہ یہ نام انہوں نے حدیث کے بارے میں اپنے گمراہ کن نظریات پر پردہ ڈالنے کے لیے اختیار کیا تھا۔ ان کا اصل نام ہونا چاہیے تھا ''منکرین سُنّت'' یا ''منکرین حدیث''۔ ہماری یہ بڑی نادانی ہے کہ ہم نے ان کے اس قبضہ غاصبانہ کو تسلیم کر لیا اور ان کو یہ نام الاٹ کر دیا' جس کے وہ ہرگز اہل نہیں ہیں! یہ خطاب تو آنحضور ﷺ نے اپنی اُمت کو دیا تھا' منکرین حدیث کو نہیں!

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 43' طبع: مارچ 2020ء)

اس دور کا بڑا فتنہ

❁ انکارِ حدیث اس دور کا خاصا بڑا فتنہ ہے اور ہمارے جدید تعلیم یافتہ لوگ اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (اطاعت کا قرآنی تصور: صفحہ 18' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

❁ فتنہ انکارِ حدیث کا راستہ روکنے میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا بڑا رول رہا ہے' انہوں نے سُنّت کی آئینی حیثیت کو بہت عمدہ طریقے سے بیان کیا۔

(ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 35' طبع اوّل: اگست 2014ء)

منکرین حدیث کے ہتھکنڈے

❁ ہمارے آج کل کے جدید دانشور اور منکرین حدیث بڑے شدّ و مدّ کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ نبی پر جادو کا اثر نہیں ہوتا' حالانکہ بخاری شریف میں حضور اکرم ﷺ پر جادو کی روایت موجود ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ یہ بات عصمتِ انبیاء کے منافی ہے کہ نبی پر جادو کا کچھ اثر واقع ہو' لہٰذا یہ حدیث صحیح نہیں ہو سکتی۔ اس طرح کے بے بنیاد استدلال قائم کر کے وہ صحیح بخاری ہی نہیں پورے ذخیرۂ احادیث پر سے عوام الناس کا اعتماد ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ وہ ہتھکنڈے ہیں جو آج کل منکرین حدیث کی جانب سے استعمال ہو رہے ہیں۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 100' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

منکرات

معروف و منکر

❁ قرآن نے نیکی کے جملہ اعمال و مظاہر کے لیے جو اصطلاح اختیار کی ہے وہ ہے ''معروف''۔ معروف کے معنی ہیں ''جانی پہچانی چیز''۔ اس کے برعکس بدی کے لیے قرآن کی اصطلاح ''منکر'' ہے۔ منکر اُس چیز کو کہتے ہیں جو پہچان میں نہ آئے' جس سے انسان کی طبیعت کو نفرت ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 81' طبع دہم: اپریل 2019ء)

حکومت کا فرض

❁ ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ قوت و طاقت کے ساتھ منکرات کو روک دے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 33' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

فریضہ نہی عن المنکر

❁ مذہبی جماعتوں کے کرنے کا اصل کام فریضہ نہی عن المنکر کی ادائیگی ہے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 99' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

نہی عن المنکر باللّسان

❁ ہم غلط کو غلط کہیں گے' حرام کو حرام کہیں گے' خواہ کسی کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

(اُمتِ مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل: صفحہ 103' طبع اوّل: اکتوبر 1990ء)

سُود کا غبار

❁ سُود کا غبار اور دُخان تو میرے اور آپ کے اندر جائے گا ہی' لیکن براہِ راست تو ملوث نہ ہوں' بینکوں میں رقم رکھ کر اس پر سُود لے کر نہ کھائیں یا سُود پر رقم لے کر کاروبار نہ چمکائیں۔ (توبہ کی عظمت اور تاثیر: صفحہ 68' طبع اوّل: نومبر 2011ء)

انسدادِ منکرات مہمات

❁ انقلابی تنظیم کے تربیت یافتہ جلوس نہ بسوں کو جلائیں گے' نہ نیون سائن اور ٹریفک سگنلز توڑیں گے' نہ ہی وہ نجی یا سرکاری املاک کو نقصان پہنچائیں گے۔ ان جلوسوں اور مظاہروں کا مطالبہ یہ ہوگا کہ فلاں فلاں کام شریعت کی رو سے منکر ہیں' حرام ہیں' ہم ان کو کسی حال میں نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت گرفتار کرے تو مظاہرین کوئی مزاحمت نہیں کریں گے۔ لاٹھی چارج کرے تو اسے جھیلیں گے۔ آنسو گیس کے شیل برسائے تو برداشت کریں گے۔ حتیٰ کہ گولیاں برسائے تو خوشی خوشی اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔ لیکن نہ پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی اپنے موقف کو چھوڑیں گے۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 357' طبع اوّل: جون 1987ء)

رائے کا اظہار

❁ یہ نہیں ہے کہ اندھے' بہرے اور گونگے بن کر چلو' بلکہ تم اپنی رائے کو برقرار رکھو۔ اپنی سوچ اور عقل پر پہرے نہ بٹھاؤ' اس کو بروئے کار لاؤ۔ اللہ نے جو استعدادات دی ہیں' ان کو بھرپور طریقے پر استعمال کرو اور تمہاری جو رائے ہو اُس کے بیان کرنے میں کبھی بھی کوئی ہچکچاہٹ' کوئی جھجک' کسی کا رعب یا کسی کی عقیدت مانع نہ آئے۔ کسی ملامت کرنے والے کے خوف سے اپنی زبانوں پر تالے مت ڈالو! (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 191' طبع اوّل: جون 2006ء)

برائیوں سے صرفِ نظر

❁ جس معاشرے میں برائیوں کو گوارا کیا جائے' ان سے صرفِ نظر اور اعراض کیا جائے' ان کو روکنے اور مٹانے سے غفلت اختیار کی جائے تو اُس معاشرے میں نیکیوں کے فروغ اور نشوونما کے لیے ماحول قطعی ناسازگار ہو جائے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 83' طبع دہم: اپریل 2019ء)

حضرت مہدی و مسیحؑ

کُل روئے زمین پر دین کا غلبہ

- احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو وہ دجال اور یہود کا خاتمہ کردیں گے اور پھر کل روئے زمین پر اللہ کا دین غالب ہو جائے گا۔

(ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 46' طبع اوّل: اگست 2014ء)

مشرقِ وسطیٰ پر حملہ

- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عیسائی دنیا 80 جھنڈوں تلے جمع ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوگی اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ گویا مجموعی طور پر نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج مشرقِ وسطیٰ پر حملہ کرے گی۔ اُس وقت حضرت مہدی اور مسیح علیہ السلام اس یلغار کا مقابلہ کریں گے' ان دونوں شخصیات کی مدد کے لیے حدیث کے الفاظ میں ''خراسان کے علاقے سے مسلمان پہنچیں گے۔''

(بصائر: صفحہ 100' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

حضرت مہدی

- حضرت مہدی اگرچہ ہوں گے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہی میں سے' لیکن ان کی پیدائش قیامت کے قریب عام انسانوں کی طرح عبداللہ نامی شخص کے گھر میں ہوگی۔ (سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 114' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

عظیم صلیبی جنگ کے لیے میدان کی تیاری

- ایک عظیم ''صلیبی جنگ'' کے لیے میدان تیزی کے ساتھ ہموار ہو رہا ہے' جو احادیث نبویہؐ کے مطابق بہت طویل ہوگی اور جس کے کئی مراحل ہوں گے۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 120' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

حق و باطل کے مابین عظیم جنگ

❁ عیسائیوں کی روایات میں بھی اس دنیا کے خاتمے سے قبل ایک عظیم جنگ کا ذکر موجود ہے جو حق اور باطل کے مابین ہوگی۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 121، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

خروجِ دجال

❁ جب حضرت مہدی کی قیادت میں اور مشرق سے آنے والی کمک کی مدد سے مسلمانانِ عرب کامیابیاں حاصل کرنی شروع کریں گے تو یہودی بھی جنگ میں کود پڑیں گے اور یہی مرحلہ "المسیح الدجال" کے خروج کا ہوگا۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 122، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

نزول مسیح علیہ السلام

❁ حضرت مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کے ہاتھوں نہ صرف یہ کہ دجال قتل ہوگا، بلکہ پوری قوم بنی اسرائیل پر بھی اللہ کا وہ عذابِ استیصال نازل ہو جائے گا جس کے مستحق وہ اب سے دو ہزار سال قبل حضرت مسیح علیہ السلام کا انکار کر کے ہو چکے تھے۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل: صفحہ 122، طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

تثلیث

❁ حضرت مسیح علیہ السلام کے کسی قول کے اندر تثلیث موجود نہیں ہے۔ آپ چاروں اناجیل پڑھ جایئے، اگرچہ یہ تحریف شدہ اناجیل ہیں، پھر بھی کہیں بھی آپ کو تثلیث کا جملہ نہیں ملے گا۔ یہ سینٹ پال کی ایجاد ہے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 35، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

ظہور و خروجِ دجال قریب ہے

❁ دنیا کے موجودہ حالات جو رُخ اختیار کر چکے ہیں، ان کے پیشِ نظر تو بالکل ایسے محسوس

ہوتا ہے کہ مسیح دجال کے ظہور و خروج کے لیے سٹیج بھی بالکل تیار ہو چکا ہے۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 122' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

مقام لُد

حضرت مسیح علیہ السلام مقام لُد پر دجال کو قتل کریں گے۔ یہ وہی لیڈا (Lydda) ہے جو اسرائیل کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 28' طبع اوّل: مئی 2017ء)

معاملہ بہت قریب پہنچ چکا

- احادیث میں علاماتِ قیامت' خروج دجال' عرب میں قیادتِ مہدی کا ظہور' مشرق سے فوجوں کی آمد' آسمان سے حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول' اس کے نتیجے میں یہود کا استیصال اور پھر عالمی سطح پر اسلام کے نظام خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ وہ حالات ہیں جو میرے اندازے میں تو زیادہ دُور نہیں ہیں۔ قرائن و شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ قریب پہنچ چکا ہے۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 58' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

یہودیت کا خاتمہ

- دجالِ اکبر مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ یہودی دنیا سے اسی طرح نیست و نابود کر دیے جائیں گے' جیسے قومِ نوح' قومِ عاد' قومِ ثمود' قومِ لوط اور اصحابِ مدین وغیرہ وقت کے رسولوں کی تکذیب کے جرم میں اس دنیا سے بھی نسیاً منسیاً کر دی گئیں اور آخرت کا عذاب تو ان کا مقدر ہے ہی۔

(منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 104' طبع اوّل: جون 1987ء)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معیارِ کامل

❁ ہمارے لیے نیکی کا معیارِ کامل ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 15، طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

مرکزی شخصیت

❁ مسلمان چاہے مشرقِ بعید کے رہنے والے ہوں یا مغربِ بعید کے، غرض دنیا کے کسی خطے میں بسنے والے مسلمان ہوں، ان سب کے درمیان ایک مناسبت، ہم رنگی اور یکسانیت نظر آتی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ ان کے لیے مرکزی شخصیت ہمیشہ ہمیش کے لیے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

(مسلمانوں کی سیاسی وملی زندگی کے رہنما اُصول: صفحہ 25، طبع اوّل: اپریل 2001ء)

ایمان ویقین کا تعلق

❁ اُمتِ مسلمہ میں اگرچہ سادات اور ہاشمی بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں، لیکن عظیم اکثریت یقیناً اُن لوگوں کی ہے جن کا کوئی نسل اور خون کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں ہے۔ بایں ہمہ ہر اُمتی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک نسبت وتعلق حاصل ہے اور یہی تعلق سب سے اہم اور سب سے مضبوط تعلق ہے یعنی ایمان کا تعلق، اس یقین کا تعلق کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جو پورے عالم کے لیے ہادی ورہنما بنا کر مبعوث کیے گئے اور جو تمام بنی نوع آدم کے لیے بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 9، طبع: مارچ 2020ء)

بھاری بوجھ اور ذمہ داری

❁ وہ لوگ جن کے مفادات پر ضرب پڑ رہی ہو وہ کتنا ہی راستہ روکیں اور مزاحمت

کریں' وہ لوگ جن کی جھوٹی مذہبی قیادتیں خطرے میں پڑ گئی ہوں' وہ چاہے کتنی مخالفتیں کریں' کتنی ہی صعوبتیں پہنچائیں' ظلم وتشدد کا کتنا ہی بھیانک مظاہرہ کریں اور جور وتعدی کے کتنے ہی پہاڑ توڑیں' ان تمام مخالفتوں' مظالم اور استبداد کے علی الرغم' ان تمام موانع کے باوجود اور ان تمام شدائد ومصائب کے باوصف نبی اکرم' سرورِ عالم' محبوبِ خدا' رحمت للعالمین' خاتم الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل تھا کہ تکبیر رب کا جھنڈا بلند کرنے کے لیے طاغوتی طاقتوں سے پنجہ آزمائی کریں' باطل قوتوں سے نبرد آزما ہوں اور اس راستے میں ہر نوع کے شدائد ومصائب اور ہر طرح کے طنز واستہزاء اور طعن وتشنیع کے وار برداشت کریں۔ یہ وہ بھاری بوجھ اور بھاری ذمہ داری تھی جو محمد رسول اللہ ﷺ کے کاندھوں پر ڈالی گئی تھی۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 26' طبع: مارچ 2020ء)

مقصدِ بعثت

- نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت صرف تبلیغ نہیں ہے بلکہ غلبہ دین حق ہے۔ ان دونوں باتوں میں زمین وآسمان کا فرق موجود ہے۔ اگر فقط تبلیغ کرنی ہوتی تو شاید حضور ﷺ کبھی ہاتھ میں تلوار نہ لیتے۔ لیکن غلبہ دین حق کے لیے ہاتھ میں تلوار لیے بغیر چارہ نہیں۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 21' طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)
- توحید کی دعوت دینا' شرک کا ابطال کرنا اور اللہ کے دین کو عملاً غالب اور قائم کرنا محمد رسول اللہ ﷺ کا مقصدِ بعثت تھا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 31' طبع: مارچ 2020ء)

ہجرتِ مدینہ

- اس ہجرت کا تصور کیجیے جو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف فرمائی تھی۔ انہوں نے اپنے گھروں اور اپنے مال ومتاع کو چھوڑا' اپنے آباء واَجداد کا شہر چھوڑا' انہوں نے وہ سرزمین

چھوڑی جہاں ان کے باپ دادا کی ہڈیاں دفن تھیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے دنیا کا سب سے قیمتی اور مقدس مقام ''خانہ کعبہ'' تک چھوڑ دیا۔ تصور کیجیے کہ یہ ہجرت کس غرض کے لیے تھی؟ کیا یہ لوگ اپنا معیارِ زندگی بلند کرنا چاہتے تھے؟ کیا انہیں بہتر کاروباری مواقع کی تلاش تھی؟ کیا وہ دولت و جائیداد کے اعتبار سے پھلنا اور پھولنا چاہتے تھے؟ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی شے بھی ان کو مطلوب نہ تھی۔ ان کی یہ ہجرت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تھی' اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے تھی۔ اس کے علاوہ کوئی اور مقصد ان کے سامنے نہ تھا۔

(اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت: صفحہ 9' طبع اوّل: ستمبر 1996ء)

جامع ترین شخصیت

❁ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شخصیت میں جو جامعیت ہے وہ پوری انسانی تاریخ حتیٰ کہ انبیاء و رُسل علیہم السلام کی مقدس جماعت میں بھی کہیں اور نظر نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ مسجدِ نبوی کے پنج وقتہ امام بھی ہیں اور خطیب بھی' اصحابِ صُفّہ کے لیے مدرس و معلّم بھی ہیں' تمام صحابہ کرامؓ کے لیے آپ مزکی و مربی بھی ہیں' آپ ﷺ ہی سپہ سالار بھی ہیں۔ صلح کی گفتگو ہو رہی ہے تو آپ ﷺ ہی کر رہے ہیں' باہر سے جو وفود آ رہے ہیں تو ان سے آپ ﷺ ہی معاملہ کر رہے ہیں' مقدمات و تنازعات ہیں تو وہ آپ ﷺ کی عدالت میں پیش ہو رہے ہیں۔ تصور تو کیجیے کہ کون سا میدان اور کون سا پہلو ہے' جہاں یہ محسوس ہو کہ ہمیں حضور ﷺ کی زندگی میں نمونہ نہیں مل سکتا؟ (بصائر: صفحہ 112' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

اُسوۂ حسنہ و کاملہ

❁ اُسوۂ حسنہ و کاملہ یعنی تمام نیکیاں' تمام بھلائیاں' تمام خیرات و حسنات اگر ایک شخص واحد میں معتدل' متوازن اور جامعیت کے ساتھ دیکھنی ہوں تو وہ نمونہ اور کسوٹی ہیں حضرت محمد ﷺ۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 55' طبع دہم: اپریل 2019ء)

- نبی اکرم ﷺ کا اُسوۂ حسنہ ہر اعتبار، ہر پہلو اور ہر حیثیت سے اکمل واتم ہے۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 15، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

- نبی اکرم ﷺ زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشے کے اعتبار سے ایک اُسوۂ کامل ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 255، طبع دوم: جولائی 2014ء)

مصائب وآلام

- رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کیا کچھ ستم روا نہیں رکھا گیا۔ آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں، جس سے آپ کے پاؤں مبارک زخمی ہو جاتے ہیں۔ یہ کام رات کے اندھیرے میں کیا جاتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ علی الصبح تاروں کی چھاؤں میں نماز کے لیے باہر نکلا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے مکان میں گندگی پھینکنے کو معمول بنالیا جاتا ہے اور یہ دونوں کام کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ کے پڑوسی اور رشتے میں آپ ﷺ کے سگے چچا اور چچی یعنی ابولہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل۔

(اُسوۂ رسول ﷺ: صفحہ 60، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

غارِ حرا میں عبادت کی نوعیت

- غارِ حرا میں حضور ﷺ کی جو عبادت تھی وہ غور وفکر اور سوچ بچار پر مشتمل تھی۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 18، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

جوشِ گریہ

- نبی اکرم ﷺ کی صلوٰۃِ لیل کی یہ کیفیت روایات میں بیان ہوئی ہے کہ قرآن پڑھتے ہوئے جوشِ گریہ سے آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے کوئی ہانڈی چولہے پر پک رہی ہو۔

(مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق: صفحہ 21، طبع اوّل: جنوری 1969ء)

قضا کے اُصول

- آج بھی اس دنیا میں ''قضا'' کے سلسلے میں جس قدر اصول اختیار کیے گئے ہیں، وہ

سب کے سب محمد رسول اللہ ﷺ کے عطا کردہ ہیں۔ مثلاً کسی بھی مقدمے میں ایک فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ کیا جائے' جب تک کہ فریق ثانی کو بھی سن نہ لیا جائے۔ (عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 9' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

عالمی عدالتی نظام کے اصول

❁ یہ اصول بھی محمد رسول اللہ ﷺ ہی نے بنایا ہے کہ سو مجرم چھوٹ جائیں تو کوئی حرج نہیں' لیکن کسی بے گناہ کو سزا نہ ملے۔ عالمی سطح پر پورا عدالتی نظام انہی اصولوں پر قائم ہے۔ (عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 9' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

یوم طائف

❁ حضور ﷺ کے لیے ذاتی طور پر جو سخت ترین مرحلہ آیا وہ یوم طائف تھا' جس کی گواہی حضور ﷺ کے اپنے قول میں موجود ہے۔

(عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 31' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

مقصدِ بعثتِ نبوی ﷺ

❁ بعثتِ محمدی ﷺ کا مقصد بتمام وکمال صرف اس وقت پورا ہوگا جب کہ کل روئے ارضی پر اور پورے عالم انسانیت پر اللہ کا دین غالب ہوگا۔

(عظمتِ مصطفی ﷺ: صفحہ 53' طبع اوّل: جولائی 2001ء)

محیر العقول کارنامہ

❁ نسل انسانی کی پوری تاریخ میں کوئی دوسری مثال موجود نہیں ہے کہ کسی ایک ہی شخص نے انقلابی فکر بھی پیش کیا ہو' پھر دعوت کا آغاز بھی خود ہی کیا ہو' پھر تنظیمی مراحل بھی آپ ہی طے کیے ہوں اور پھر اس انقلابی جدوجہد کو کشمکش اور تصادم کے جملہ مراحل اور ہجرت و جہاد وقتال کی تمام منازل سے گزار کر کامیابی سے ہمکنار بھی کر دیا ہو۔ (نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت: صفحہ 40' طبع اوّل: اپریل 1978ء)

نورِ مجسم

❁ نبی کریم ﷺ کی شخصیت مبارکہ چونکہ بلند ترین ہے تو آپ ﷺ کی نورانیت

بھی اتنی کامل ہے کہ اُس نے خاکی وجود کی ظلمانیت کو بالکل معدوم کر دیا ہے۔ اس معنی میں اگر کہا جائے کہ نبی اکرم ﷺ نورِ مجسم ہیں تو غلط نہیں ہے۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 45، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

بشر بھی اور نور بھی

❁ نبی اکرم ﷺ بیک وقت بشر بھی ہیں اور نور بھی ہیں۔

(حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 45، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

محمد ﷺ کا علم

❁ اللہ تعالیٰ نے جتنا علم چاہا محمد رسول اللہ ﷺ کو دے دیا۔ ہم کون ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے علم کو ناپیں؟ (حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 73، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

اپنا کام خود کرو

❁ محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ تلقین کی ہے کہ حتی الامکان کسی سے مدد نہ مانگو، بلکہ اپنے کام خود کرو۔ نبی اکرم ﷺ کا اپنا مزاج گرامی تو یہ تھا کہ اگر آپؐ اونٹنی پر سوار ہوتے اور کوڑا زمین پر گر جاتا تو کسی اور سے کہنے کے بجائے اونٹنی کو بٹھاتے اور اتر کر خود ہی کوڑا اٹھا لیتے۔ (حقیقت واقسامِ شرک: صفحہ 115، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

منصبِ رسالت کا نقطۂ عروج

❁ منصبِ رسالت جس مقدس ہستی پر اپنے نقطۂ عروج اور نقطۂ کمال کو پہنچا، وہ ہے ذاتِ محمد ﷺ۔ (رسولِ کامل ﷺ: صفحہ 19، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

ولادت باسعادت

❁ جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخ کا تعلق ہے، محتاط اندازوں کے مطابق آپ ﷺ 9 ربیع الاول عام الفیل کو پیدا ہوئے جو انگریزی تقویم کے مطابق اغلباً 20 اپریل 571ء بنتی ہے۔

(رسولِ کامل ﷺ: صفحہ 26، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

زبیر بن عبدالمطلب کی کفالت

❁ کچھ عرصہ تک نبی اکرم ﷺ اپنے بڑے تایا زبیر بن عبدالمطلب کے زیر کفالت بھی رہے۔ (رسول کامل ﷺ: صفحہ 27، طبع اوّل: دسمبر 1983ء)

صراطِ مستقیم

❁ صراطِ مستقیم درحقیقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نقوشِ پا کا نام ہے۔ بس ایک بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں آپ ﷺ کے نقوشِ پا کو دیکھتے ہوئے اس یقین سے چلتا جائے کہ بس یہی صراطِ مستقیم ہے۔

(قلب قرآن سورہ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 26، طبع اوّل: مئی 2017ء)

خیر کے عظیم ترین داعی

❁ نبی آخرالزماں ﷺ خیر کے سب سے بڑے اور عظیم ترین داعی ہیں۔

(سیرت خیرالانام ﷺ: صفحہ 31، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

فارقلیط

❁ ''فارقلیط'' کے معنی اُس ہستی کے ہیں جس کی تعریف کی جائے۔ آپ ﷺ کے اسم گرامی ''محمد ﷺ'' کے یہی معانی ہیں۔

(سیرت خیرالانام ﷺ: صفحہ 50، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

مسجدِ نبوی ﷺ کی تعمیر

❁ بیت اللہ کی دیواریں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے اُٹھائی تھیں تو مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں محمد رسول اللہ ﷺ کی توانائیاں اور آپ ﷺ کی محنت کا پسینہ شامل تھا۔ (منہج انقلاب نبوی ﷺ: صفحہ 124، طبع اوّل: جون 1987ء)

سُنّتِ رسول ﷺ سے عملی راہنمائی

❁ قرآن مجید کو سمجھنے اور زندگی کے پیچیدہ مسائل و معاملات میں عملی رہنمائی کے حصول

کے لیے ہم سُنّتِ رسول ﷺ کے محتاج ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 181، طبع دہم: اپریل 2019ء)

❁ معاذ اللہ! کوئی صاحبِ ایمان قرآن کے متعلق ہرگز یہ تصوّر اور خیال نہیں رکھتا کہ قرآن سُنّت کا محتاج ہے، البتہ تمام مسلمانوں کا اجماعی و متفق علیہ موقف یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کو سمجھنے اور اس کی رہنمائی پر عمل پیرا ہونے کے لیے سُنّتِ رسول ﷺ کے محتاج ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 299، طبع دہم: اپریل 2019ء)

سراپا رحمت و شفقت

❁ نبی اکرم ﷺ سراپا رحمت و شفقت ہیں۔ آپ ﷺ کی یہ شان خود اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ آپ ﷺ رؤف و رحیم ہیں، آپ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 399، طبع دہم: اپریل 2019ء)

عظیم ترین داعیٔ انقلاب

❁ نبی اکرم ﷺ صرف داعی اور مبلغ نہ تھے، آپ محض مبشر اور نذیر نہ تھے، آپ صرف مزکّی، مربی اور معلم نہ تھے، آپ ﷺ تاریخ انسانی کے عظیم ترین انقلاب کے داعی اور نقیب بھی تھے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 111، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

❁ اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ ''داعی انقلاب'' کا اطلاق اگر نسل آدم کے کسی فرد پر بتمام و کمال ہو سکتا ہے تو وہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 179، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حیاتِ طیبہ

❁ حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور آپ ﷺ کا اُسوہ نہایت جامع اور نہایت متوازن ہے، اور اس میں دین و دنیا کا مکمل اور خوبصورت امتزاج ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 649، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

معلّم

❁ تعلیم کے لیے معلّم کی ضرورت ناگزیر ہے۔ تو یہ جان لیجیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ معلّم بن کر آئے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 47، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

سب سے بڑی سند

❁ ہمارے لیے سب سے بڑی سند اللہ کا کلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔
(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 59، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

مطلوب طرزِ عمل

❁ اب دنیا اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دے کر ہم پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور ہمیں بنیاد پرست (Fundamentalist) کی گالی دے کر چاہتی ہے کہ ہمارے اندر معذرت خواہانہ رویہ پیدا کر دے، مگر ہمارا طرزِ عمل یہ ہونا چاہیے کہ ان باتوں سے قطعاً متاثر ہوئے بغیر دین کے عملی پہلو کے بارے میں پیچھے سے پیچھے جاتے ہوئے ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ﴾ تک پہنچ جائیں!
(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 204، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

عظیم ترین صاحبِ یقین

❁ دُنیا کے سب سے عظیم صاحبِ یقین، جن سے بڑا کوئی صاحبِ یقین ہو ہی نہیں سکتا، خاتم النبیین، سیّد المرسلین حضرت محمد ﷺ ہیں۔
(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 479، طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

نظامِ مصطفیٰ ﷺ

❁ محمد رسول اللہ ﷺ جو نظام لے کر آئے، وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہے، وہ ایک طرف، اخلاقی تعلیم کا حسین ترین مرقع ہے تو دوسری طرف، اجتماعی زندگی سے متعلق نہایت اعلیٰ وارفع، معتدل و متوازن اور منصفانہ نظام کا حامل ہے۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 81، طبع دوم: جولائی 2014ء)

حد درجہ عظیم معجزہ

❁ یہ ایک نہایت محیر العقول کارنامہ اور حد درجہ عظیم معجزہ ہے نبی اکرم ﷺ کا کہ آپ نے ایک فردِ واحد سے دعوت کا آغاز فرما کر کل 23 برس میں' اور وہ بھی شمسی نہیں قمری' انقلابِ اسلامی کی تکمیل فرما دی اور ایک وسیع و عریض خطے پر دین حق کو اپنے سماجی' معاشی اور سیاسی ڈھانچے سمیت بالفعل قائم و نافذ کر دیا۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 186' طبع دوم: جولائی 2014ء)

شارع اور اُس کے نمائندے

❁ شارع (قانون ساز) صرف اللہ تعالیٰ ہے اور رسول ﷺ اس کے نمائندے ہیں

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 439' طبع دوم: جولائی 2014ء)

پوری انسانیت کے لیے بعثت

❁ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پہلے اور آخری رسول ہیں' جن کی بعثت پوری نوع انسانی کے لیے ہوئی ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 503' طبع دوم: جولائی 2014ء)

معراج النبی ﷺ

❁ جیسے نبوت و رسالت کے سلسلے کی تکمیل نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوئی ہے' اسی طرح ان مشاہدات کے بارے میں بھی چوٹی کا مشاہدہ اور ذاتی تجربات کے ضمن میں بھی بلند ترین تجربہ وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کو ہوا' جسے ہم معراج کے نام سے جانتے ہیں۔

(معراج النبی ﷺ: صفحہ 12' طبع اوّل: مارچ 1984ء)

نبوت ورسالت

رسولوں کی بعثت

❁ رسولوں کی بعثت رحمت ہے۔ جو انکار کرنے والے ہیں‘ ان کے لیے دنیا اور آخرت میں یہی چیز موجبِ عذاب اور موجبِ سزا بھی ہے۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 38‘ طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت

❁ نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت صرف تبلیغ نہیں ہے بلکہ غلبہ دین حق ہے۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 81‘ طبع اوّل‘ دسمبر 2015ء)

نبوت ورسالت: ایک فریضہ منصبی

❁ نبوت ورسالت ایک فریضہ منصبی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء ورُسل علیہم السلام کو تفویض کیا جاتا ہے۔ یعنی بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ دکھانا‘ نیند کے ماتوں کو جگانا‘ انسان کو شرک کے اندھیاروں میں سے نکال کر توحید کے روشن صراطِ مستقیم پر لا کھڑا کرنا‘ اسے اعمالِ صالحہ اور مکارمِ اخلاق کا خوگر بنانا‘ انسان پر سے انسان کی خدائی کو ختم کرنا‘ معاشرے میں سے ہر قسم کے جور واستبداد اور استحصال کا خاتمہ کرنا‘ اور انسان کو یہ یقین دلانا کہ ایک دن وہ بھی آنے والا ہے کہ جس روز انسان کو اپنے مالک وآقا اور خالق کے سامنے محاسبہ کے لیے کھڑا ہونا ہوگا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 19‘ طبع اوّل: مارچ 1974ء)

نبوت ورسالت کی اصل غرض وغایت

❁ انبیاء ورسل علیہم السلام کی پوری شخصیت نوع انسانی کے لیے ایک اُسوہ اور نمونہ ہوتی ہے کہ اپنے تمام بشری تقاضوں کے باوصف وہ وحی الٰہی کی اس تعلیم پر عمل کر کے دکھائیں

اور اس کا ایک عملی نمونہ پیش کر دیں، تا کہ لوگوں کے پاس اپنی بے عملی اور غلط روی کے لیے کوئی دلیل اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔ یہ ہے نبوت و رسالت کی اصل غرض وغایت! (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 42، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

رحمۃ للعالمین ﷺ

- نبوت و رسالت ہمیشہ سے رحمت ہے مگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر آ کر یہ رحمت ''رحمت للعالمین'' بن گئی۔ (ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 36، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)
- نبوت اصلاً رحمت ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے۔ آپؐ کی رحمت تمام جہانوں پر محیط ہے۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 68، طبع دوم: جولائی 2014ء)

علم غیب کی تقسیم

- انسانوں کے علم کے آگے ایک پردہ حائل کر دیا گیا ہے اور علم کو شہادہ اور غیب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ جس کو نبوت عطا کرتا ہے تو اسے غیب والے علم میں سے کچھ حصہ دیتا ہے، تبھی تو وہ نبی بنتا ہے، اگر اُس کا علم بھی ہمارے علم کی طرح ہو تو وہ نبی کیسے ہو گیا؟ (حقیقت و اقسام شرک: صفحہ 70، طبع اوّل: اکتوبر 2008ء)

صحفِ ابراہیمؑ

- آج دنیا میں صحفِ ابراہیمؑ کے نام سے کوئی کتاب نہیں ہے۔ رائے ہے کہ ہندوؤں کے اپنشد درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے ہیں۔ یہ رائے میں نے اپنشد کا کچھ مطالعہ کر کے قائم کی ہے۔ (بصائر: صفحہ 89، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

معجزہ و کرامات

- انبیاءؑ کی کرامات کو عرفِ عام میں ''معجزات'' کہا جاتا ہے اور غیر انبیاء اور اولیاء کے لیے ''کرامات'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن معجزہ وہ ہے جسے اللہ کا رسول دعوے کے ساتھ پیش کرے اور چیلنج کرے۔ (تعارف قرآن: صفحہ 108، طبع اوّل: فروری 2006ء)

معصوم عن الخطا

❁ ہمارا موقف یہ ہے کہ نبی کے سوا معصوم کوئی نہیں ہوتا' غیر نبی سے خطا ہو سکتی ہے۔

(خطباتِ سیرت: صفحہ 194' طبع اوّل: مئی 2017ء)

نبوت اور رسالت میں فرق

❁ نبوت اور رسالت کے مابین ایک فرق متفق علیہ ہے کہ نبوت عام ہے اور رسالت خاص۔ ہر نبی رسول نہیں ہوتا لیکن ہر رسول لازماً نبی ہوتا ہے۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ (حصہ دوم): صفحہ 85' طبع اوّل: اپریل 2017ء)

رسول اور نبی میں فرق

❁ رسول اور نبی میں فرق ہے۔ ایک فرق یہ نوٹ کر لیجیے کہ نبی تو قتل ہو سکتا ہے لیکن رسول قتل نہیں ہو سکتا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام صرف نبی تھے' قتل ہو گئے' لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف نبی نہیں تھے' رسول بھی تھے ﴿وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ﴾ لہٰذا وہ قتل نہیں ہو سکتے تھے' وہ سولی نہیں چڑھائے جا سکتے تھے' اُنہیں زندہ آسمان پر اٹھایا گیا' اور وہ دوبارہ آئیں گے۔

(ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 32' طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

❁ انبیاء ضرور قتل ہوئے ہیں' لیکن کوئی رسول قتل نہیں ہوا۔ حضرت مسیح علیہ السلام رسول تھے' یہودیوں نے انہیں قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 198' طبع اوّل: جون 2005ء)

حضرت ابراہیمؑ

❁ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں' ابوالانبیاء ہیں اور امام الناس ہیں۔ یہ تینوں نسبتیں نہایت عظیم ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مرتبہ نبوت کے اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت بلند مقام پر فائز ہیں۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 72' طبع دوم: جولائی 2014ء)

نسلِ ابراہیمی میں سلسلۂ نبوت

- قرآن معیّن طور پر کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نبوت اور کتاب کا معاملہ صرف نسلِ ابراہیمی کے ساتھ مختص کر دیا گیا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 325' طبع اوّل: جون 2005ء)

- بنی اسرائیل میں تو مسلسل انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے' لیکن ۲۵۰۰ سال کے طویل عرصے کے دوران بنو اسماعیل کی طرف کوئی نبی یا رسول مبعوث نہ ہوا۔

(قلبِ قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 29' طبع اوّل: مئی 2017ء)

حضرت اسحاقؑ کے دو جڑواں بیٹے

- حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹوں کا تذکرہ آتا ہے حضرت عیس یا عیسوٰ اور حضرت یعقوب علیہ السلام۔ یہ دونوں توام یعنی جڑواں بھائی تھے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 329' طبع اوّل: جون 2005ء)

حضرت یوسفؑ کا خاندان

- حضرت یوسف علیہ السلام کے خاندان کو ''جشن'' کے علاقے میں آباد کیا گیا جو مصر کا بہترین اور نہایت زرخیز علاقہ تھا۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 326' طبع اوّل: جون 2005ء)

گمراہی کے ظہور کی مختلف شکلیں

- ذہنی مرض اور گمراہی ایک ہی ہے' البتہ اس کے ظہور کی شکلیں مختلف ہیں۔ یعنی رسولوں کی موجودگی میں بشریت کی بنیاد پر رسالت کا انکار اور بعد میں رسالت کی بنیاد پر بشریت کا انکار۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 223' طبع دہم: اپریل 2019ء)

نظریہ

نظریہ توحید

❁ ہمارا انقلابی نظریہ آج بھی وہی نظریہ توحید ہے اور آج بھی ہمیں ایمان کی دعوت دینی ہے، جس کا منبع وسرچشمہ قرآن ہے۔

(رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب: صفحہ 52، طبع اوّل: ستمبر 2004ء)

فکری بنیاد

❁ اسلامی انقلاب کے لیے فکری بنیاد بھی قرآن حکیم سے مہیا ہوتی ہے۔

(انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 27)

دوقومی نظریہ

❁ پاکستان دوقومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا۔

(استحکام پاکستان: صفحہ 80، طبع اوّل، مارچ 1986ء)

فکر پر پابندی ممکن نہیں

❁ آپ کسی پارٹی کو تو ban کر سکتے ہیں، لیکن فکر پر کوئی قدغنیں عائد نہیں کی جا سکتیں، فکر کے لیے کسی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود بخود پھیلتا ہے اور کسی ملک یا کسی معاشرے میں اس کو قید و بند میں ڈالنا ممکن نہیں ہے۔

(انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 26)

فکر کی تبدیلی

❁ اصل معاملہ فکر ہی کا ہے۔ اگر فکر بدلے گا، سوچ بدلے گی، تو انسان بدلے گا۔ انسان کی انفرادی تبدیلی کے لیے بھی فکر کی تبدیلی لازمی ہے اور کسی معاشرے میں

انقلاب برپا کرنے کے لیے بھی فکر کی تبدیلی ناگزیر ہے۔

(انقلاب نبوی ﷺ کا اساسی منہاج: صفحہ 26)

نظریے اور عقیدے کی محبت

❁ نظریے اور عقیدے کی محبت' خواہ وہ باطل ہی کیوں نہ ہو' انسان کو جان کی بازی لگانے پر آمادہ کر دیتی ہے۔

(مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 24' طبع اوّل: جون 1995ء)

قومی ریاست کا تصوّر

❁ قومی ریاست کا تصوّر اٹھارہویں صدی سے یورپ میں شروع ہوا کہ ایک ملک میں رہنے والے سب شہری برابر ہیں اور اُن کے اندر مذہب کا اختلاف کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 21' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

اطاعتِ رسول ﷺ

❁ اکبر نے دین الٰہی کے ذریعے سے اطاعتِ رسول ﷺ کی جڑ کاٹنے کی کوشش کی تھی' لیکن مجددِ الفِ ثانیؒ نے اُس کو دوبارہ مستحکم کیا ہے۔

(علامہ اقبال' قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 22' طبع اوّل: جولائی 2007ء)

نظریاتی جہاد

❁ اپنے پسندیدہ نظریے کو پھیلانا' عام کرنا اور اس نظریے پر مبنی نظام قائم کرنے کے لیے جہاد نظریاتی جہاد ہوگا۔

(جہاد فی سبیل اللہ: صفحہ 24' طبع اوّل: اپریل 2000ء)

انقلابی نظریہ

❁ انقلاب نام ہے انقلابی نظریے کا' جسے کسی پاسپورٹ اور ویزے کی ضرورت نہیں ہوتی' سچا انقلاب لازماً export ہوتا ہے۔

(بصائر: صفحہ 119' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

- انقلابی نظریے کو پھیلایا جائے اور عام کیا جائے۔ اس کے لیے دورِ جدید کے تمام ذرائع مثلاً پرنٹ میڈیا' الیکٹرانک میڈیا استعمال کیے جائیں۔

(بصائر: صفحہ 117' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

افکار و نظریات کی تازگی

- کسی بھی انقلابی گروہ یا جماعت کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اساسی لٹریچر کے ساتھ اپنے ذہنی ربط و تعلق کو برقرار رکھے اور اس لٹریچر کے ذریعے وقتاً فوقتاً اپنے افکار و نظریات کو تازہ کرتی رہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 182' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نفاق اور منافقین

نفاق

- اگر صرف زبان سے اقرار ہے لیکن دل میں یقین نہیں تو یہ ایمان نہیں' بلکہ اسے نفاق کہا جائے گا۔

(نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: صفحہ 8' طبع اوّل: مارچ 1974ء)

- جس طرح ایمان اور کفر ہمیشہ ساتھ رہیں گے' اسی طرح نفاق بھی ہمیشہ رہے گا اور ریاکاری و اخلاص بھی ہمیشہ رہیں گے۔ معاشروں میں نسبت و تناسب میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ دورِ نبویؐ میں اگر نفاق ہو سکتا ہے تو ہمارے دور میں اس کا زیادہ امکان ہے' اس دور میں تو سو گنا زیادہ نفاق ہو سکتا ہے۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 165' طبع اوّل: فروری 2003ء)

مؤمن کے احساس کی شدّت کا عالم

- مؤمن کے احساس کی شدّت کا عالم یہ ہوتا ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ ایک پہاڑ تلے دب گیا ہو' یا پہاڑ کا سا بوجھ اس کے سر پر آ گیا ہو۔ اس کے برعکس منافق سے جب کوئی اس طرح کا معاملہ صادر ہوتا ہے تو ایک ہلکا سا احساسِ تقصیر تو اُسے بھی ہوتا ہے' لیکن بس اتنا کہ جیسے کسی کی ناک پر ایک مکھی بیٹھی تھی اور اس نے اسے اڑا دیا۔

(جہاد سے گریز کی سزا نفاق: صفحہ 18' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

حضرت عمرؓ کی شدّتِ احساس

- ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے' جنہیں حضور ﷺ نے بطورِ راز کچھ منافقین کے نام بتا دیے تھے اور جو صاحبِ سرالنبی ﷺ مشہور تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ اے حذیفہؓ! میں اللہ کی قسم دے کر تم سے یہ سوال کرتا

ہوں کہ کہیں میرا نام تو اُن منافقین میں شامل نہیں تھا! یہ ہے شدّتِ احساس!

(جہاد سے گریز کی سزا نفاق: صفحہ 19' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

نفاق کا خوف

❁ مرضِ نفاق کے حملے کا اصل خوف مؤمن ہی کو لاحق ہوتا ہے' منافق اس سے اندیشہ محسوس نہیں کرتا' اس لیے کہ وہ تو اس بیماری کے چنگل میں جکڑا جا چکا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 201' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

ہمارا حال

❁ ہمارا حال یہ ہے کہ قرآن کو پڑھتے ہوئے جب منافقین کا ذکر آتا ہے' جب ہم ان آیات کو پڑھتے ہیں' جن میں منافقین پر سخت انداز میں گرفت کی گئی ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان آیات اور ان مضامین کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' ان آیات میں ہم سے کوئی بحث نہیں' یہ کوئی اور ہی مخلوق ہے جس کے بارے میں یہ ساری باتیں ہو رہی ہیں۔ گویا کہ قرآن مجید کے ان مقامات اور ان آیات سے ہم بالکل محروم رہ جاتے ہیں۔ (جہاد سے گریز کی سزا نفاق: صفحہ 20' طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

اللہ تعالیٰ کا غضب

❁ جن حضرات کو بھی قرآن مجید سے تھوڑا بہت شغف ہے' وہ اس بات کو جانتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب کافروں پر اتنا نہیں بھڑکتا جتنا منافقوں پر بھڑکتا ہے۔

(دینی فرائض کا جامع تصوّر: صفحہ 8)

❁ نفاق اللہ تعالیٰ کے ہاں کفر سے بھی زیادہ مغضوب و مبغوض اور ناپسندیدہ ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا غضب جس قدر منافقوں پر بھڑکا ہے' اتنا کافروں پر بھی نہیں بھڑکا۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 148' طبع اوّل: فروری 2003ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فتویٰ

❁ اگر دل میں فی الواقع ایمان موجود ہے تو یہ آرزو ضرور رہے گی کہ کوئی وقت آئے کہ

خالصتاً اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لیے ہم اللہ کی راہ میں اپنی گردنیں کٹا کر سرخرو ہو جائیں۔ اگر اس تمنّا سے سینہ خالی ہے تو اس سینے میں نفاق ہے۔ مَیں پھر عرض کر دوں کہ یہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ ہے۔

(دینی فرائض کا جامع تصور: صفحہ 26)

نفاق کی اصل بنیاد

❁ گوہ دو مُنہ والا بل اس لیے بناتی ہے کہ خطرے کے وقت جان کی حفاظت ہو سکے۔ اسی طرح منافق بھی کفر اور اسلام دونوں کے ساتھ رشتہ استوار رکھتا ہے کہ خطرے کے وقت جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 148، طبع اوّل: فروری 2003ء)

جہاد سے خائف

❁ جہاد کے موقع پر جان و مال ہی خرچ کرنے کی نوبت آتی ہے، اس لیے منافق سب سے زیادہ جہاد سے خائف ہوتا ہے۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 148، طبع اوّل: فروری 2003ء)

کذب

❁ کتاب و سُنّت کا مطالعہ کر دیکھیں، نفاق اور منافق کے بیان میں ''کذب'' (جھوٹ) کا تذکرہ کثرت سے ملے گا۔ (حقیقتِ ایمان: صفحہ 150، طبع اوّل: فروری 2003ء)

جماعتی اعتبار سے منافقت

❁ اگر آدمی طے کر لے کہ فیصلہ ہماری مرضی کے مطابق ہوگا تو ہم ساتھ دیں گے، ورنہ جن کی رائے کے مطابق ہوا ہے وہ آگے بڑھیں، تو یہ جماعتی اعتبار سے منافقت ہے۔ (حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 187، طبع اوّل: جون 2006ء)

منافقین کا غُصّہ

❁ منافقین کو یہی غُصّہ آتا تھا کہ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کا حکم آتا ہے، ﴿انْفِرُوْا

﴿خِفَافًا وَّثِقَالًا﴾ (التوبہ:۴۱) کی پکار آتی ہے تو یہ بے خوف وخطر نکل پڑتے ہیں۔ یہ کچھ سوچتے ہی نہیں' اپنا نفع ونقصان دیکھتے ہی نہیں' کوئی اندیشے' کوئی خطرات ان کے پاؤں کی بیڑی نہیں بنتے۔ موسم کو نہیں دیکھ رہے کہ شدید ترین گرمی کا موسم ہے۔ یہ نہیں دیکھ رہے کہ شیر کے منہ میں جا رہے ہیں' سلطنت روما کے ساتھ ٹکر لے رہے ہیں۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 271' طبع اوّل: جون 2005ء)

بخل اور نفاق میں مشابہت

❁ جو شخص خود بخل کرتا ہے وہ دوسروں کو بھی بخل کا مشورہ دے گا۔ جو خود آگے نہیں بڑھنا چاہتا وہ دوسروں کو بھی نہ صرف آگے بڑھنے کا مشورہ نہیں دے گا بلکہ انہیں آگے بڑھنے سے روکے گا۔ (اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 272)

نفاق کا اصل سبب

❁ نفاق کا سبب حبِّ دنیا ہے' جس کی سب سے بڑی علامت حبِّ مال ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات' یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 318' طبع اوّل: جون 2005ء)

نفاق کی اصل جڑ

❁ نفاق کی اصل جڑ اور بنیاد درحقیقت جہاد فی سبیل اللہ سے کنی کترانا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 199' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

❁ ایک خیال یہ بھی عام لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ گیا ہے اور بعض روایات سے غلط طریقے پر یہ نتیجہ اخذ کر لیا گیا ہے کہ نفاق تو پس دورِ نبویؐ ہی میں تھا' اس کے بعد اب نفاق کہیں موجود نہیں ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک ایسا نفسیاتی مرض ہے کہ کوئی انسانی معاشرہ کبھی بھی اس سے خالی نہیں رہا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 200' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

ایمان کی حفاظت

- اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نفاق سے بچانا چاہتا ہے اور نہیں چاہتا کہ کبھی اس مرض کی نجاست اسے لگے تو اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور اسے مستحکم رکھنے کی کوشش کرے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 204، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

منافقین کا معاملہ

- منافقین کا معاملہ یہ تھا کہ وہ کسی نہ کسی درجے میں نمازیں پڑھنے کو تیار تھے، لیکن جان و مال کے ساتھ جہاد سے ان کی جان جاتی تھی۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 211، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

منافقین کی روش

- جب اللہ کی راہ میں مال و جان کے ساتھ جہاد کا حکم ہوتا ہے تو مؤمنین صادقین کی روش یہ ہوتی ہے کہ وہ لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جاتے ہیں، لیکن منافقین اس سے گریز کی راہ اختیار کرتے ہیں اور جھوٹے بہانے بناتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 482، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

منافقین کا انجام

- منافقین کا شمار اگرچہ دنیا میں مسلمانوں ہی میں ہوتا ہے لیکن ان کا انجام بدترین کافروں کے ساتھ ہوگا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 219، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نفاق سے بچاؤ کی حفاظتی تدبیر

- نفاق سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ کو کثرت سے یاد رکھو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 220، طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نکاح

تسہیل نکاح

❁ اسلامی معاشرے میں زنا کے فعل قبیح کو روکنے والا اہم قدم تسہیل نکاح یعنی نکاح کو آسان بنانا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 424، طبع دہم: اپریل 2019ء)

❁ نکاح کے راستے کو آسان بنایا جائے تا کہ کسی بھی نوجوان کا دھیان غلط رُخ کی طرف نہ جائے۔

(اسلام کا معاشرتی اور سماجی نظام: صفحہ 22، طبع اوّل: جون 2000ء)

مسجد میں نکاح

❁ محبوبِ ربّ العالمین ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ ؓ کا نکاح مسجد میں ہوا تو ہم میں سے کون ہے جو اپنے آپ کو آنحضور ﷺ سے زیادہ باعزّت یا اپنی بیٹی کو سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃ سے افضل سمجھتا ہو اور اسے مسجد میں نکاح پڑھوانے سے عار محسوس ہو؟ (ایک اصلاحی تحریک مع خطبہ نکاح، صفحہ 8، طبع اوّل، مارچ 1985ء)

منہ بولے بیٹے کی قانونی حیثیت

❁ شریعت میں صلبی بیٹے کی بیوی حرام مطلق ہے، وہ بیوہ ہو جائے یا مطلقہ ہو جائے تو باپ اس سے شادی نہیں کر سکتا، وہ محرماتِ ابدیہ میں سے ہے، لیکن منہ بولے بیٹے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ اس رسم کو توڑنے کے لیے اگر خود حضور ﷺ اس پر عمل نہ کرتے تو کسی طرح بھی یہ صورت ختم نہیں ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت زینب ؓ کو جب زید بن حارثہ ؓ نے طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب ؓ کا حضور ﷺ کے ساتھ آسمان پر نکاح کر دیا۔ زمین پر یہ نکاح بعد میں ہوا ہے۔ (ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 9، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

نیکی کی حقیقت

نیکی کیا ہے؟

❁ انسان کے وہ اعمال جو اسے قلبی سکون عطا کرتے ہیں، جو ضمیر کی خلش کو مٹاتے ہیں، جو تسکین باطنی کا موجب ہوتے ہیں، انہی کو ہم نیکی کے عنوان سے منسوب کرتے ہیں۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 49، طبع دہم: اپریل 2019ء)

ایمان باللہ

❁ نیکی کے لیے قوتِ محرکہ کا منبع اور سرچشمہ ہے ایمان باللہ۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 51، طبع دہم: اپریل 2019ء)

نیکی میں تسکین

❁ نیکی میں، خیر میں، بھلائی میں، خدمتِ خلق میں، ایک عجیب تسکین بخش کیفیت ہوتی ہے، بالکل ایسی جیسا کہ کسی زخم پر مرحم کا پھایا رکھ دیا جائے۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 8، طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

نیکی اور بدی کا شعور

❁ نیکی اور بدی کا بنیادی شعور فطرتِ انسانی میں موجود ہے۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 10، طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

خلوص و اخلاص

❁ کوئی نیکی خلوص و اخلاص کے بغیر اللہ تعالیٰ کی جناب میں قبول نہیں۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 12، طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

نیکی کی معراج

❁ نیکی کا دنیا میں بول بالا کرنے کے لیے مصائب جھیلنا، فقر و فاقہ برداشت کرنا،

یہاں تک کہ جان کی بازی کھیل جانا اسلام کے نزدیک نیکی کی معراج ہے۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 24، طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

نیکی کا اپنا اپنا تصوّر

❁ ہمارے معاشرے کے جو طبقات اخلاقی اعتبار سے سب سے زیادہ گرے ہوئے شمار ہوتے ہیں، ان کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نیکی کا کوئی نہ کوئی تصوّر اُن کے ہاں بھی موجود ہے۔

(نیکی کی حقیقت: صفحہ 5، طبع اوّل: دسمبر 2002ء)

''الحمدللہ''

❁ کلمہ ''الحمدللہ'' اتنا عظیم اور اعلیٰ مرتبت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کلمہ آسمان و زمین کو اپنی برکات سے بھر دیتا ہے۔

(سورۃ الفاتحہ: صفحہ 16، طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

ہدایت کی نعمت

❁ اگر ہدایت نہیں تو نہ دولت نعمت ہے، نہ اولاد نعمت ہے، نہ صحت نعمت ہے، بلکہ یہ سب ہماری تباہی کا سامان ہے۔

(دنیا کی عظیم ترین نعمت، قرآن حکیم: صفحہ 12، طبع اوّل: نومبر 2000ء)

جنّت کی راہ

❁ آگ اور خون کی وادیوں ہی سے گزر کر انسان جنّت تک پہنچ سکتا ہے۔ کوئی ٹھنڈی سڑک جنّت کی طرف لے جانی والی نہیں ہے۔ سختیاں اور شدائد و مصائب جنّت کی راہ کے سنگ ہائے میل ہیں۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصوّر: صفحہ 12، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

اخوت

❁ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، خواہ وہ مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا، خواہ وہ گورا ہو یا کالا، وہ چاہے کسی نسل، کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو، کسی ملک کا رہنے

والا ہو اور چاہے وہ کوئی زبان بولتا ہو۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 154، طبع اوّل: نومبر 2018ء)

حق کی گواہی

❁ جب انسان کے سامنے حق آئے اور اُس کا دل گواہی بھی دے دے کہ ہاں یہ حق ہے، تو انسان اس حق کو بلا حیل و حجت فوراً تسلیم کر لے اور اس فیصلے میں کسی حمیت، عصبیت یا اپنی عزتِ نفس کے جذبے کو آڑے نہ آنے دے۔

(قلب قرآن سورۂ یٰسٓ کی مختصر تشریح: صفحہ 50، طبع اوّل: مئی 2017ء)

نور میں سکون

❁ نور سے سکون ملتا ہے اور اندھیرے سے بے چینی ملتی ہے۔

(حقیقتِ ایمان: صفحہ 172، طبع اوّل: فروری 2003ء)

ایمان اور جہاد

❁ ایمان و جہاد لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ دل میں حقیقی ایمان موجود ہو اور عمل میں جہاد نہ ہو۔ (خلافت کی حقیقت: صفحہ 172، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

نعمتِ ہدایت

❁ دنیا میں نعمت صرف ایک ہی ہے اور وہ نعمتِ ہدایت ہے، کوئی اور شے نعمت نہیں ہے۔ جنہیں ہم عام طور پر نعمتیں کہتے ہیں وہ اگر نعمتِ ہدایت کے ساتھ ہوں تو نعمت ہیں، اس کے بغیر ہوں تو زحمت ہیں۔

(حزب اللہ کے اوصاف: صفحہ 220، طبع اوّل: جون 2006ء)

نیکی کی نورانیت

❁ ہر نیکی کے اندر ایک نورانیت ہے اور یہ نور ہمیں یہاں نظر نہیں آ رہا، لیکن اس کی اصل ماہیت اور اصل حقیقت میدانِ حشر میں واضح ہو جائے گی۔

(اُمُّ المُسَبِّحات، یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 144، طبع اوّل: جون 2005ء)

اصل کامیابی

❁ اصل شے اپنے فرض کی ادائیگی ہے اور یہی اصل کامیابی ہے۔

(اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 148' طبع اوّل: جون 2005ء)

ایمان اور عمل صالح

❁ یہ ایک حقیقت ہے کہ عمل صالح سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور ایمان سے عمل صالح میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اُمُّ المُسَبِّحات 'یعنی سورۃ الحدید: صفحہ 164)

شاہراہِ نجات کے سنگ ہائے میل

❁ سورۃ العصر نجات کی جس شاہراہ کی طرف راہنمائی فرماتی ہے اور انسانی کامیابی کے لیے جس صراطِ مستقیم کی نشان دہی کرتی ہے' اس کے چار سنگ ہائے میل ہیں۔ پہلا ایمان' دوسرا عمل صالح' تیسرا تواصی بالحق اور چوتھا تواصی بالصبر۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 40' طبع دہم: اپریل 2019ء)

زخم پر مرہم کا پھایا

❁ نیکی میں' خیر میں' بھلائی میں' خدمتِ خلق میں ایک عجیب تسکین بخش کیفیت ہوتی ہے' بالکل ایسی جیسے کہ کسی زخم پر مرہم کا پھایا رکھ دیا جاتا ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 49' طبع دہم: اپریل 2019ء)

اسلام کا معاملہ

❁ اسلام کا معاملہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عین معاشرے اور تمدن کے منجدھار میں رکھ کر نیکی کی تلقین کرتا ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 62)

نیکی اور بدی

❁ فطرتِ انسانی میں نیکی اور بدی کی پہچان اللہ کی جانب سے ودیعت شدہ موجود ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 81' طبع دہم: اپریل 2019ء)

فطرت کے سوتے

❁ جس کی فطرت کے سوتے خشک ہو چکے ہوں اس میں سے شکر کا جذبہ نہ انسانوں کے لیے برآمد ہوگا نہ اللہ کے لیے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 82، طبع دہم: اپریل 2019ء)

نیکی اور بدی کی تاثیر

❁ نیکی نیکی ہے اور بدی بدی ہے۔ نیکی کی اپنی تاثیر ہے اور بدی کی اپنی تاثیر۔ اب کیسے ممکن ہے کہ دونوں برابر ہو جائیں؟

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 110، طبع دہم: اپریل 2019ء)

کائنات کا حسن

❁ کائنات کی ہر نعمت، ہر چیز، ہر حسن، ہر جمال اور ہر کمال، الغرض کوئی بھی وصف کسی کا ذاتی نہیں، بلکہ اللہ کا ودیعت کردہ ہے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 127، طبع دہم: اپریل 2019ء)

محنت اور کوشش

❁ صرف وہ محنت اور وہ کوشش لازماً نتیجہ خیز ہوگی جو اللہ کے لیے کی گئی ہو۔ اس کا اچھا بدلہ مل کر رہے گا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 177، طبع دہم: اپریل 2019ء)

عمل کی بنیاد

❁ کوئی عمل جس کی بنیاد میں ایمان نہیں ہے، وہ حقیقتاً نیکی نہیں ہے، چاہے بظاہر وہ نیکی کا کتنا ہی بڑا عمل نظر آتا ہو۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 202، طبع دہم: اپریل 2019ء)

بھلا یا برا نتیجہ

❁ کچھ لوگ اللہ کا کفر کرنے والے ہیں اور کچھ لوگ اُس کو ماننے والے ہیں، لیکن ظاہر

بات ہے کہ انسان کا رویہ اور اس کی روش بے نتیجہ نہیں رہے گی' بلکہ اس کا بھلا یا برا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 216)

اعمال میں نورانیت

- انسان کے نیک اعمال میں بھی ایک نورانیت ہے' البتہ اس دنیا میں اس کا ظہور نہیں ہوتا' میدانِ حشر میں اس کا ظہور ہوگا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 397' طبع دہم: اپریل 2019ء)

- نیک کاموں کا کمانے والا عام طور پر انسان کا داہنا ہاتھ ہوتا ہے' لہٰذا میدانِ حشر میں انسان کے نیک اعمال کا نور اس کے داہنی جانب نمایاں ہوگا۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 397' طبع دہم: اپریل 2019ء)

بخل اور نیکی

- بخل اور نیکی ساتھ ساتھ ہوں' یہ ناممکن ہے۔ آپ زاہد ہو جائیں گے' عابد ہو جائیں گے' لیکن جب تک بخل کا بریک لگا ہوا ہے' آپ نیک نہیں ہو سکتے۔

(مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد دوم: صفحہ 506' طبع ہشتم: اپریل 2019ء)

نعمتِ ہدایت

- ہدایت وہ شے ہے کہ اس کے ساتھ صحت بھی نعمت ہے اور زندگی بھی نعمت ہے۔

(قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 17' طبع چہارم: ستمبر 2015ء)

- اس دنیا میں' اس آسمان کے نیچے اور اس زمین کے اوپر حقیقتاً نعمت صرف ایک ہے اور وہ ہدایت ہے جو کہ مطلقاً نعمت ہے' سرتاپا نعمت ہے اور جو ہر نعمت کو نعمت بنانے والی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر کوئی شے نعمت نہیں ہے۔ (قرآن حکیم اور ہم: صفحہ 17)

نیکی کا حکم

- نیکی کا حکم' نیکی کی تلقین اور بدی سے روکنا' اس کو عام طور پر ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کیا جاتا۔ (مقامِ عزیمت: صفحہ 11' طبع اوّل: جنوری 1992ء)

کامیابی کا راستہ

- ہم اُسوۂ رسول ﷺ کے راستے پر چلنے کی کوشش کریں گے۔ اگر اخلاص ہمارے شامل حال رہا تو اس راہ میں پوری زندگی کھپا کر یا سر کٹا کر دُنیوی اعتبار سے ناکام ہو جانا بھی ہمارے لیے کامیابی ہے اور کامیاب ہو گئے تو پھر تو کامیاب ہیں ہی۔

(رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 332، طبع دوم: جولائی 2014ء)

امراض ذہنی ونفسیاتی

- آج کل کے دور میں امراضِ ذہنی ونفسیاتی کا بڑا چرچا ہے، یہ دراصل فسادِ فکری کا نتیجہ ہیں۔ لہٰذا اگر فکر صحیح ہوگی، سوچ درست ہوگی تو لازماً انسان کو جسمانی تندرستی بھی حاصل ہوگی۔

(سورۃ الفاتحہ: صفحہ 7، طبع اوّل: دسمبر 1997ء)

وقت

وقت کی قدر و قیمت

❁ قرآن مجید انسان کے وقت کی قدر و قیمت کے معاملہ پر بہت زور دیتا ہے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ یہی انسان کا اصل سرمایہ اور رأس المال ہے۔ اس ''وقت'' ہی سے انسان کو بنانا ہے، جو کچھ بھی بنانا ہے اور اس ''وقت'' ہی میں بننا ہے، جو کچھ بھی بننا ہے۔ (مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب جلد اول: صفحہ 322)

❁ بندۂ مؤمن کو اپنے وقت کی قدر ہوتی ہے۔

(بندۂ مؤمن کی شخصیت کے خدوخال: صفحہ 30، طبع اوّل: ستمبر 1999ء)

کام کا اصل وقت

❁ دین کے لیے کام کرنے کا اصل وقت تو وہ ہے جب جسم میں توانائی و قوت اور فہم و علم میں صلاحیت موجود ہو۔ (توحید عملی: صفحہ 180، طبع اوّل: مارچ 1985ء)

پابندی کے ساتھ وقت نکالنا

❁ پابندی کے ساتھ وقت نکالنا آسان نہیں، جب تک کہ دین کی لگن نہ ہو اور ایک فیصلہ نہ ہو کہ یہ کام مجھے کرنا ہے، اور اس طرح کے فیصلے ہم دنیا کے لیے تو کرتے ہیں، دین کے لیے نہیں۔ (عظمتِ قرآن: صفحہ 29، طبع اوّل: جنوری 1992ء)

وقت بدلے گا

❁ وقت بدلے گا اور صحیح احادیث کی رُو سے حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں اُمت کو لیڈر میسّر آئیں گے، ان کی رہنمائی میں قیامت سے قبل کل روئے زمین پر اسلام کا غلبہ حاصل ہوگا۔

(ایک یادگار انٹرویو: صفحہ 28، طبع اوّل: اگست 2014ء)

یہودی

شر کی سب سے بڑی قوت

❁ دنیا بھر کے انسانوں میں شر کی سب سے بڑی قوت یہودی ہیں۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 28، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

شیطان لعین کے سب سے بڑے ایجنٹ

❁ اس پوری کائنات میں شر کے منبع اور سرچشمہ شیطان لعین کا انسانوں میں سب سے بڑا ایجنٹ یہودی ہے اور یہود کے سب سے بڑا آلہ کار پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔

(بصائر: صفحہ 13، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

❁ اس وقت شیطان کے سب سے بڑے ایجنٹ یہودی ہیں اور پوری عیسائی دنیا ان کی آلہ کار بنی ہوئی ہے۔

(علامہ اقبال، قائداعظم اور نظریہ پاکستان: صفحہ 55، طبع اوّل: جولائی 2007ء)

❁ یہودی شیطان کے سب سے بڑے آلہ کار اور ایجنٹ ہیں اور خود اِن کے آلہ کار عیسائی، برطانیہ اور امریکہ ہیں۔ (سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 29، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

یہودیوں کی صلاحیت

❁ یہودیوں میں بہت صلاحیت ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ صلاحیت انسان کی تباہی اور گمراہی کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔

(سیرتِ خیر الانام ﷺ: صفحہ 29، طبع اوّل: اکتوبر 2013ء)

مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن

❁ اس وقت دنیا کے اندر مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن یہودی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو کہیں سیاسی قوت حاصل نہ ہونے پائے۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل، صفحہ 28، طبع اوّل، نومبر 2013ء)

یہودیوں کو خطرہ

❁ اس وقت یہودیوں کو خطرہ صرف پاکستان سے ہے' جو پاکستان کا خاتمہ چاہتے ہیں یا کم از کم یہ کہ اس کا ایٹمی اثاثہ ختم کر دیں' چاہے عسکری حملہ کر کے یا کسی اور ذریعے سے' تاکہ اس کے ایٹمی دانت توڑ کر اسے ہندوستان کے سامنے ڈال دیا جائے اور یہ اس کے سامنے سر جھکا کر رہے۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل' صفحہ 63' طبع اوّل نومبر 2013ء)

امریکی صدر کو لاحق خوف

❁ امریکی صدر ہر وقت خائف رہتا ہے کہ کہیں یہودی ناراض نہ ہو جائیں۔

(ملفوظاتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صفحہ 82' طبع اوّل' دسمبر 2015ء)

یہود کا بینکنگ کا نظام

❁ یہودی آج جو پوری دنیا میں تعداد کے لحاظ سے صرف تیرہ چودہ ملین یعنی ڈیڑھ کروڑ سے بھی کم ہیں' اپنے بینکنگ نظام کے ذریعہ پوری دنیا پر چھا گئے ہیں اور یہاں تک کہ امریکہ جیسی سپر یم پاور کی رگِ جان ان کے ہاتھ میں ہے۔

(عیسائیت اور اسلام: صفحہ 25' طبع اوّل: اکتوبر 1995ء)

❁ سب سے پہلا بینک ''بینک آف انگلینڈ'' برطانیہ میں قائم ہوا' یہ بھی یہودیوں کی ایجاد ہے۔ (بصائر: صفحہ 13' طبع اوّل: مارچ 2006ء)

سازشی ذہن

❁ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جتنا سازشی ذہن یہودی قوم کا ہے اور اس ضمن میں جو بے پناہ مہارت اس قوم کو حاصل ہے' اس کا کوئی دوسری قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔

(مثیل عیسیٰؑ۔ علی مرتضیٰؓ: صفحہ 17' طبع اوّل: جون 1995ء)

پنجہ یہود

❁ اس وقت کرہ ارضی کی سیاسی قسمت بالفعل یہود کے ہاتھ میں ہے' اس لیے کہ وہ

علامہ اقبال کے قول ''فرنگ کی رگِ جاں پنجہ یہود میں ہے!'' کے مصداق وقت کی ''واحد سپریم پاور'' یعنی ریاست ہائے امریکہ کی سیاست' معیشت اور ثقافت' سب پر پوری طرح قابض اور قابو یافتہ ہیں' اور امریکہ کا صدر ہو یا سینٹ' اور کانگریس ہو یا پینٹا گون' سب ان کے اثر ورسوخ اور بالخصوص ذرائع ابلاغ پر ان کے کنٹرول کے آگے بے بس ہیں۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 7' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

دنیا کی دولت پر قابض

- سونے چاندی کی بجائے کاغذی کرنسی کے رواج اور بینک' انشورنس اور اسٹاک ایکسچینج کے شیطانی جال پر تسلّط کے ذریعے اس وقت دنیا کی دولت کے بڑے حصے پر یہود کا قبضہ ہے۔ چنانچہ ایک جانب ان میں سے بیسیوں افراد ایسے موجود ہیں جو کئی کئی بلین ڈالر کا ایک ایک چیک جاری کر سکتے ہیں تو دوسری جانب عالمی اقتصادیات کا لیور یا ہینڈل ان کے ہاتھ میں ہے کہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں مالی بحران پیدا کر کے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو ریزہ ریزہ کر دیں۔

(سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل: صفحہ 8' طبع اوّل: اکتوبر 1993ء)

یہودی پالیسیاں

- یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ اور خاص طور پر امریکہ میں سب سے اوپر یہودی سرمایہ دار ہیں جو اپنی سرمایہ داری کے بل بوتے پر ذرائع ابلاغ پر بھی مسلط ہیں اور نہایت حقیر اقلیت ہونے کے باوجود ایوان حکومت میں بھی یہود ہی کی پالیسیاں اثر انداز بلکہ نافذ العمل ہوتی ہیں۔

(اصلاح معاشرہ کا قرآنی تصور: صفحہ 83' طبع اوّل: نومبر 2018ء)

اسلامی بنیاد پرستی کا ہوا

- اس وقت صہیونیت جس طرح اسلام کے نور کو بجھانے کی فکر میں ہے اور جس تیزی سے یہود اپنے منصوبے رُوبہ عمل لا رہے ہیں' اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ دنیا کی

سب سے بڑی حکومت اور sole supreme power کے سر پر بھی وہی سوار ہیں۔ انہوں نے پوری دنیا میں اسلامی بنیاد پرستی کا ہوا بنا کر کھڑا کر دیا ہے۔

(خلافت کی حقیقت: صفحہ 20، طبع اوّل: اکتوبر 1996ء)

یہودیوں کی سوچ

- یہودی سمجھتے ہیں کہ دراصل انسان تو صرف ہم یہودی ہیں، باقی جو مختلف نسلوں کے انسان ہیں، یہ انسان نما حیوان ہیں۔ ان کی شکلیں انسانوں کی سی ہیں، حقیقت میں یہ حیوان ہیں۔ اور ان کے لیے یہودی Goyims اور Gentiles کی اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں۔ (رسول اکرم ﷺ اور ہم: صفحہ 502)

- یہودی سمجھتے ہیں کہ دراصل انسان تو صرف ہم یہودی ہیں، باقی جو مختلف نسلوں کے انسان ہیں، یہ انسان نما حیوان ہیں۔ ان کی شکلیں انسانوں کی سی ہیں، حقیقت میں یہ حیوان ہیں۔ (ختم نبوت کے دو مفہوم: صفحہ 34، طبع اوّل: ستمبر 2002ء)

یہودیوں کے اوّلین آلہ کار

- یہودیوں کا جو پروگرام اس وقت دنیا میں چل رہا ہے، ان کے اولین آلہ کار برطانیہ اور امریکہ ہیں، یہ دونوں یک جان دو قالب ہیں، باقی عیسائی دنیا بھی ان کے تابع ہو چکی ہے۔ (بصائر: صفحہ 15، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

مسیح الدجال

- حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے قبل ایک جھوٹا مسیح، فریبی مسیح، مسیح الدجال (Anti-Christ) لازماً آئے گا اور وہ یقیناً یہود میں سے ہوگا۔

(بصائر: صفحہ 79، طبع اوّل: مارچ 2006ء)

یہودیوں کا قبرستان

- کوئی غیبی ہاتھ ہے جو پوری دنیا سے یہودیوں کو کھینچ کھینچ کر فلسطین میں جمع کر رہا ہے، جسے بالآخر ان کا قبرستان بنا دیا جائے گا۔

(قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ: صفحہ 132، طبع اوّل: رمضان المبارک 1398ھ)

عیسائیوں اور یہودیوں کا مشترک دشمن

- عیسائیوں اور یہودیوں کا مشترک دشمن اسلام اور مسلمان ہیں اور ان کا سب سے بڑا ٹارگٹ پاکستان ہے۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل، صفحہ 44، طبع اوّل نومبر 2013ء)

9/11 کا واقعہ

- امریکہ میں 11 ستمبر کا واقعہ اسرائیل کی ''موساد'' نے ہی امریکہ میں بہت اعلیٰ مناصب پر فائز یہودیوں کے تعاون سے کرایا جو وہاں کی انتظامیہ کے اندر گھسے ہوئے ہیں، ورنہ یہ ناممکن تھا۔

(موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل، صفحہ 64، طبع اوّل نومبر 2013ء)